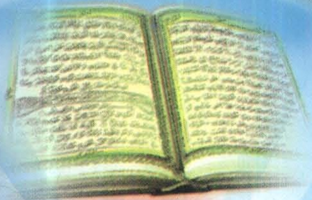
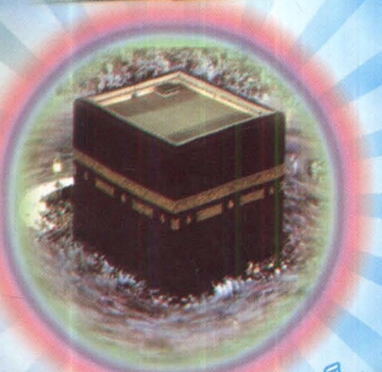




فُرَصُ كَسْبِ الثَّوَاب

ثواب کمانے کے مواقع

اور جنت میں داخل ہونے کے 175 سے زیادہ اسباب

تأليف الفقير إلى عفو ربه

نايف بن ممدوح بن عبد العزيز آل سعود

غفر الله له ولوالديه وذريته وأهل ومشائخه ولجميع المسلمين

ترجمہ

(ڈاکٹر) حافظ محمد اسحاق زاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com



ثواب کمانے کے مواقع

یہ رسالہ بعض اہل خیر کے نفقہ پر مفت تقسیم کے لیے چھپوایا گیا ہے۔اس سے فائدہ اٹھانے والے تمام حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مؤلف کے لیے اوراس کی طباعت کا اہتمام کرنے والوں کے لیے دعائے خیر کریں۔

ملنے کے پتے

* مکتبۃ حسین محمد، مسجد علی المرتضٰی، نور روڈ، صدیقیہ کالونی
بادامی باغ، لاہور **فون**: 7281350

* رانا طاہر محمود، گلی نمبر۳ مکان نمبر۷، اسلام پارک نزد دین اسلام سکول،
بینک سٹاپ ۷ اکلومیٹر فیروز پور روڈ، لاہور
فون: 0333-4237720

اہتمام: مرکز الفلاح الخیری لاھور

فُرَصُ كَسْبِ الثَّوَابِ

ثواب کمانے کے مواقع

اور جنت میں داخل ہونے کے ۱۷۵ سے زیادہ اسباب

اور کچھ اوصاف جنت اور اہلِ جنت کی نعمتوں کے بارے میں

تأليف الفقير إلى عفو ربه

نايف بن ممدوح بن عبد العزيز آل سعود

غفر الله له ولوالديه وذريته وأهل ومشائخه ولجميع المسلمين

ترجمہ

(ڈاکٹر) حافظ محمد اسحاق زاہد

فہرست موضوعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

بہت بڑی خوشخبریاں

✿ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُوتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَّلَهُمْ فِيْهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾ [البقرة:۲۵]

''اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبریاں دیجئے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ۔ جب کبھی انھیں پھلوں کا رزق دیا جائے گا اور ان کے پاس ہم شکل (پھل) لائے جائیں گے تو کہیں گے: یہ وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا تھا۔ان کیلئے پاکیزہ بیویاں ہیں اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

✿ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة:۷۲]

''اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی ۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اور ہمیشہ رہنے والے باغات میں عمدہ مکانوں کا وعدہ بھی کیا ہے۔اور اللہ کی خوشنودی سب سے بڑھ کر ہوگی ۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہوگی۔''

✿ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ * فَاكِهِيْنَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ *كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ * مُتَّكِئِيْنَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِيْنٍ﴾

[الطور: ۱۷-۱۹]

''بے شک اللہ ڈرنے والے لوگ باغات اور نعمتوں میں ہونگے۔ ان کا رب انھیں جو نعمتیں دے گا وہ ان سے لطف اندوز ہونگے۔ اور ان کا رب انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا۔ (ان سے کہا جائے گا) تم لوگ دنیا میں جو (نیک) عمل کرتے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ وہ ایک دوسرے سے ملے قطار میں بچھے تختوں پر ٹیک لگائے ہونگے۔ اور ان کی شادی کشادہ اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے۔''

✿ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے:

﴿جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا * لَا يَسْمَعُونَ فِيْهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا * تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا﴾

[مریم: ۶۱-۶۳]

''ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں رہیں گے جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کیا ہے۔ بے شک اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ اُس میں وہ لوگ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ صرف ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے سنیں گے۔ اور

اس میں صبح وشام ان کی روزی انھیں ملتی رہے گی۔ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے بنائیں گے جو پرہیز گار ہوگا۔"

✿ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً ۞ خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلاً﴾ [الکہف: ۱۰۷۔۱۰۸]

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کیے ان کی ضیافت کیلئے فردوس کے باغات ہونگے۔ وہ ان میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے اور وہ ان سے نکلنا نہیں چاہیں گے۔"

✿ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً ۞ أُوْلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا﴾ [الکہف: ۳۰۔۳۱]

"بے شک جو لوگ ایمان لائیں گے اور اچھے عمل کریں گے ہم اچھا کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔ ان کو ہمیشہ رہنے والے باغات ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ وہاں انھیں سونے کے زیورات پہنائے جائیں گے اور وہ باریک اور دبیز ریشم کے ہرے کپڑے پہنیں گے۔ وہ ان میں آرام دہ کرسیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہونگے۔ کتنا اچھا بدلہ ہوگا۔ اور جنت اچھی آرام گاہ ہوگی۔"

✿ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ٭ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴾ [الزمر:۷۳۔۷۴]

”اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم خوشحال رہو، تم اس میں ہمیشہ کیلئے چلے جاؤ۔ یہ کہیں گے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں ٹھہریں۔ سو عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔“

✿ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴾ [الزمر:۵۳]

”آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنھوں نے (گناہوں کا ارتکاب کرکے) اپنے اوپر زیادتی کی ہے! تم اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہی تو ہے جو بڑا معاف کرنے والا اور بے حد مہربان ہے۔“

✿ نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَنْ أَبٰى ، قِيْلَ : مَنْ أَبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى)[البخاری : ۷۲۸۰]

''میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہونگے سوائے اس کے جس نے انکار کردیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! انکار کون کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کردیا۔''

مقدمة

الحمد لله رب العالمین ، وصلی الله وسلم وبارك علی عبده ورسوله المبعوث بالحق رحمة للعالمین، وعلی آله وصحبه ومن تبع سنته إلی یوم الدین ۔ أما بعد

میرے مومن اور مکرم بھائی اور میری مومنہ اور قابلِ احترام بہن! یہ چند صفحات ہیں جن میں میں نے کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث سے فضائلِ اعمال جمع کئے ہیں۔ اور میں نے اس رسالے کا نام رکھا ہے:

(فرص کسب الثواب)

"ثواب کمانے کے مواقع"

یاد رہے کہ اس رسالے کا یہ ایڈیشن پچھلے ایڈیشن سے مختلف ہے کیونکہ اس میں میں نے کچھ اضافے بھی کئے ہیں اور کہیں کہیں اختصار بھی کیا ہے۔ مقدمہ مختصر کردیا ہے اور ان کتابوں اور کیسٹوں کی فہرست حذف کردی ہے جنھیں پڑھنے اور سننے کی میں نصیحت کرتا ہوں۔ ایسا میں نے اس لئے کیا تاکہ کچھ ابواب کا اضافہ کرکے اسے قاری کیلئے زیادہ سے زیادہ مفید بنا سکوں۔ اور میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے مذکورہ کتابوں اور کیسٹوں کو ایک مستقل مقالہ کی شکل میں جمع کرنے کی توفیق دے۔ اسی طرح اس رسالے میں میں نے جنت کے اوصاف اور اہلِ جنت کی نعمتوں کے باب میں بھی کچھ اضافے کئے ہیں۔

میں نے اِس رسالے میں حتی الامکان اختصار کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ میں

نے جان بوجھ کر اس میں حواشی نہیں لگائے۔اور بعض مشکل الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے علمائے کرام کی شروحات سے بس ان کے اقوال ہی نقل کر دیئے ہیں تا کہ رسالہ طویل نہ ہو۔اور میں نے صرف صحیح احادیث ہی ذکر کی ہیں کہ جنھیں اِس فن کے محقق اہلِ علم نے معتمد قرار دیا ہے۔

اِس رسالے میں قاری شاید اِس بات کو محسوس کرے کہ اس کے موضوعات اور ابواب مرتب نہیں ہیں۔تو ایسا میں نے جان بوجھ کر کیا ہے تا کہ مختلف ابواب کو پڑھنے کا شوق اور اس کی رغبت باقی رہے۔

یہ ہے میرا وہ منہج جو میں نے اس رسالہ میں اختیار کیا ہے۔میں اللہ تعالی کا شکر گذار ہوں اور اسی سے قبولیت کی دعا بھی کرتا ہوں۔اور جو شخص اس میں کسی غلطی یا کمی وکوتاہی پر مطلع ہو یا کوئی ایسا فائدہ جو مجھ پر مخفی رہا ہو کیونکہ انسانی کوشش کی حد تک ایسا ممکن بھی ہے تو میں اس سے امید رکھتا ہوں کہ وہ برائے مہربانی مجھے اس سے ضرور آگاہ کرے اور میری راہنمائی کرے۔یہاں میں بھی وہی بات کہنا چاہتا ہوں جو العماد الأصفہانی رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے:

”میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص کسی دن جب کتاب لکھتا ہے تو اس سے اگلے روز وہ یہ کہتا ہے کہ اگر اس میں یہ تبدیلی کر دی جائے تو زیادہ اچھا ہوگا،اگر اس میں یہ اضافہ کر دیا جائے تو اور بہتر ہوگا،اگر یہ چیز پہلے ذکر کی جائے تو افضل ہوگا اور اگر اس چیز کو ذکر نہ کیا جائے تو زیادہ خوبصورت ہوگا۔اور اس میں یقینی طور پر بہت بڑی عبرت ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ تمام انسانوں پر نقص غالب ہے۔“

اور کمال صرف اور صرف اللہ تعالی کی کتاب کیلئے ہے۔لہذا میں دعا کرتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو میرے عیبوں کے متعلق میری راہنمائی کرے۔
آخر میں میں اُس اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ اُس نے مجھ پر احسان فرمایا اور اِس چھوٹے سے کام کی تکمیل کو آسان فرمایا۔ پھر میں اپنے ان والدین گرامی کا شکر گذار ہوں جن کا اللہ تعالیٰ کے بعد مجھ پر بڑا احسان ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور پھر والدین کی شفقت نہ ہوتی تو نہ جانے میں کس حال میں ہوتا! میں ان کیلئے دعا کرتا ہوں کہ ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾ ''اے میرے رب ! ان پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔'' نیز اللہ تعالیٰ انھیں میری طرف سے بہترین بدلہ دے جو کہ ایک بیٹے کی طرف سے اس کے والد کو دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح میں نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے میرا اور میرے والدین کا اور تمام مسلمانوں کا انجام اچھا کرے۔ اور میرا یہ عمل میرے والدین اور ہر وہ شخص جس کا مجھ پر کسی بھی طرح سے کوئی احسان ہے اس کی نیکیوں میں شامل فرمائے۔ اور مجھے بھی اس کے اجر وثواب سے محروم نہ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ اس عمل کو اخلاص پر مبنی عمل بنائے جس میں کوئی ریاء نہ ہو، تعریف سننے کی خواہش اور من پسندی نہ ہو۔ اور اسے قبول فرمائے۔

اسی طرح میں اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنے نیک بخت بیٹے عبد اللہ بن نایف بن ممدوح بن عبد العزیز کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اپنا کچھ وقت اِس رسالے کو پڑھنے، اس کا مراجعہ کرنے اور اس کی پروف ریڈنگ کرنے میں صَرف کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے بھائیوں کو ہدایت اور علم کا امام بنائے اور ان کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس کی چاہے اصلاح فرمائے۔
﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴾ [الفرقان : ٧٤]

”اے ہمارے رب! تو ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔“

میں اُس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس کی عظمت بہت بڑی ہے کہ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہر خیر کی توفیق دے، ہمیں ہر شر، آزمائش اور فتنے سے محفوظ رکھے، ہمیں راہنمائی کرنے والے اور ہدایت یافتہ بنائے، ہمیں گمراہی سے بچائے اور گمراہ کرنے والا نہ بنائے۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جو اجر وثواب کے مواقع اور اس کے دروازوں کو غنیمت جان کر ان کے حصول کیلئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہمیں، ہمارے والدین، ہمارے ذمہ دارانِ حکومت، ہمارے علمائے کرام، مبلغین اور تمام مسلمان بھائیوں کو دنیا اور آخرت میں اپنے قول ثابت پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ اور ہمیں اوران سب کو معاف فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ـ وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله الأمين ومن تبع سنته واقتفى أثره إلى يوم الدين ـ

كتبه الفقير إلى عفو ربه

نايف بن ممدوح بن عبد العزيز آل سعود

غفر الله له ولوالديه وذريته وذويه وجميع المسلمين

۲۰/۷/۱۴۲۴ھ

ص.ب ۳۴۰۰۲۵ الریاض ۱۱۳۳۳

ای میل : naayef25@hotmail.com

ویب سائٹ: www.nayefibnmamdooh.com

جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان

(۱) جنت کے دروازے

ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴾ [الزمر:۷۳]

"اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم خوشحال رہو، تم اس میں ہمیشہ کیلئے چلے جاؤ۔"

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ * سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد:۲۳-۲۴]

"ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں وہ داخل ہو جائیں گے اور ان کے آباء، ان کی بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک لوگ ہونگے وہ بھی ان میں چلے جائیں گے۔ اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ حضرات پر آپ کے صبر کی بدولت اللہ کی سلامتی ہے۔ آخرت کا وہ گھر کیا ہی اچھا گھر ہے۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: " جنت کے آٹھ دروازے ہونگے ، ان میں

سے ایک دروازے کا نام (**الریان**) ہوگا جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔" [رواہ البخاری]

✿ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: "بے شک جنت کے دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ جو چالیس سال میں طے ہوسکتا ہے۔ اور ایک دن آئے گا جب وہ سب رش کی وجہ سے پُر ہونگے۔" [رواہ مسلم]

(۲) اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہونگی۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے لوگوں کی صورتیں آسمان پر سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی طرح ہونگی۔ انھیں پیشاب وپاخانہ کی ضرورت نہیں ہوگی اور وہ بلغم اور تھوک سے پاک ہونگے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور ان کے جسم سے نکلنے والے پسینے کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا۔ ان کی بیویاں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ہونگی۔ ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہونگے اور وہ سب کے سب اپنے باپ آدم (علیہ السلام) کی صورت پر ہونگے۔ اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔"

[بخاری: ۳۳۲۷، مسلم: ۲۸۳۴]

(۳) جنت کے سب سے نچلے درجہ میں جنتی کیسے ہوگا؟

✿ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالی سے سوال کیا کہ جنت میں سب سے نچلے درجے والا جنتی کیسا ہوگا ؟ تو اللہ تعالی نے جواب دیا : وہ وہ آدمی ہوگا جو جنت والوں کے جنت میں چلے جانے کے بعد آئے گا۔ اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہے گا : اے میرے رب! میں کیسے جاؤں جبکہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے گھر سنبھال لئے ہیں اور سب نے اپنا اپنا انعام وصول کرلیا ہے! اسے کہا جائے گا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی پوری مملکت جیسی مملکت تجھے عطا کردی جائے ؟ وہ کہے گا : اے رب ! میں راضی ہوں؟ اللہ تعالی کہے گا : میں نے تجھے اس کی مملکت جیسی ایک مملکت ، اس جیسی ایک اور، اس جیسی ایک اور، اس جیسی ایک اور، اس جیسی ایک اور مملکت عطا کردی ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب ! میں راضی ہوں۔

پھر اللہ کہے گا : (هٰذَا لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ) "یہ بھی تیرے لئے ہے اور میں تجھے اس جیسی دس مملکتیں اور عطا کرتا ہوں۔ اور تیرے لئے ہر وہ چیز ہے جس کی تو تمنا کرے گا اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت ملے گی۔"

وہ کہے گا: اے میرے رب ! میں راضی ہو گیا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب ! (یہ تو ہوا نچلے درجے والا جنتی) تو جنت میں سب سے اونچے درجے والے جنتی کیسے ہونگے ؟ اللہ تعالی نے کہا:(أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُّ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)

"یہ وہ لوگ ہیں جنھیں میں نے چن لیا ہے اور میں نے ان کی عزت اپنے ہاتھ سے گاڑھ دی ہے اور اس پر مہر لگا دی ہے (یعنی اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔) اور ان کیلئے وہ کچھ تیار کیا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ اس کے بارے میں کسی کان نے کچھ سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا تصور آ سکتا ہے۔" اور اس کا مصداق اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ﴾ "کسی جان کو نہیں معلوم کہ ان کیلئے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کونسی نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔" [مسلم۔ کتاب الایمان باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها : ۱۸۹]

✿ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص وہ ہوگا جو اس حالت میں آئے گا کہ کبھی چلے گا اور کبھی گر پڑے گا۔ کبھی آگ اسے تھپیڑے مارے گی اور جب وہ اسے (آگ کو) عبور کر جائے گا تو پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دے دی ہے۔ یقیناً اللہ نے مجھے وہ چیز عطا کر دی ہے جو اس نے پہلوں اور پچھلوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی۔ پھر ایک درخت اس کے سامنے بلند کیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں چلا جاؤں اور اس کے (قریب بہتے ہوئے) پانی سے پیاس بجھا سکوں۔

اللہ تعالی کہے گا: اے ابنِ آدم! اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو شاید تو پھر کوئی اور سوال بھی کرے گا؟ وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب۔ پھر وہ اللہ تعالی سے وعدہ

کرے گا کہ وہ کوئی اور سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایک ایسی چیز کو دیکھ رہا ہو گا جس سے صبر کرنا اس کے بس میں نہیں ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ تو وہ اس کے سائے میں چلا جائے گا اور اس کے پانی سے پیاس بجھائے گا۔

پھر ایک اور درخت اس کے سامنے بلند کیا جائے گا جو پہلے درخت سے زیادہ اچھا ہو گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں چلا جاؤں اور اس کے (قریب بہتا ہوا) پانی پی سکوں، اس کے بعد تجھ سے کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کہے گا: اے ابنِ آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو کوئی اور سوال نہیں کرے گا؟ پھر کہے گا: اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کر دوں تو شاید تو پھر کوئی اور سوال بھی کرے گا؟ وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرے گا کہ وہ کوئی اور سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایک ایسی چیز کو دیکھ رہا ہو گا جس سے صبر کرنا اس کے بس میں نہیں ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ تو وہ اس کے سائے میں چلا جائے گا اور اس کے پانی سے پیئے گا۔

پھر ایک اور درخت جنت کے دروازے کے قریب اس کے سامنے بلند کیا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ اچھا ہو گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں چلا جاؤں اور اس کے (قریب بہتا ہوا) پانی پی سکوں، اس کے بعد تجھ سے کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کہے گا: اے ابنِ آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو کوئی

اور سوال نہیں کرے گا ؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں اے میرے رب ! بس یہی سوال پورا کردیں، اس کے بعد کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالی بھی اسے معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایک ایسی چیز کو دیکھ رہا ہوگا جس سے صبر کرنا اس کے بس میں نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ اسے اس درخت کے قریب کردے گا اور وہ اس کے قریب پہنچ کر اہلِ جنت کی آوازیں سنے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب ! مجھے اس میں داخل کردے۔

اللہ تعالی کہے گا: اے ابنِ آدم ! کونسی چیز تجھے راضی کرے گی اور تیرے اور میرے درمیان سوالات کا سلسلہ کب منقطع ہوگا ؟ کیا تو اس بات پر راضی ہو جائے گا کہ میں تجھے دنیا اور اس جیسی ایک اور دنیا دے دوں ؟ وہ کہے گا: اے میرے رب ! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں جبکہ آپ تو رب العالمین ہیں !

یہاں تک حدیث بیان کرکے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔ پھر کہنے لگے: کیا تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں ؟ لوگوں نے پوچھا: آپ کیوں ہنس رہے ہیں ؟ تو انھوں نے کہا: میں اس لئے ہنس رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ حدیث یہاں تک بیان کرکے ہنس پڑے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس لئے ہنس رہا ہوں کہ اللہ تعالی بھی اس آدمی کی یہ بات سن کر ہنس پڑیں گے کہ کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو تو رب العالمین ہے ! پھر اللہ تعالی کہے گا: میں تجھ سے ہرگز مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں جو چاہوں (کرسکتا ہوں) اور میں ہر چیز پر قادر ہوں۔" [مسلم۔ کتاب الإیمان باب آخر أهل النار خروجا : ۱۸۷]

❁ جبکہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ''بے شک اہلِ جنت میں سب سے نچلے درجے والا جنتی وہ ہوگا جس کے چہرے کو اللہ تعالی جہنم سے پھیر کر جنت کی طرف کردے گا اور اس کے سامنے ایک سایہ دار درخت کی طرح کوئی چیز لائے گا۔ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے تھوڑا سا آگے کردے تاکہ میں اس درخت کے سائے تلے چلا جاؤں۔ (پھر پچھلی حدیث کی طرح اس کا قصہ بیان کیا۔ تاہم اِس میں اضافہ کرتے ہوئے کہا:) اور اللہ تعالی اسے یاد دلائے گا کہ یہ یہ چیز مانگو۔ چنانچہ جب اس کی خواہشات پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالی کہے گا: تمھارے لئے وہ سب کچھ ہے اور اس سے دس گنا زیادہ اور بھی۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے گا جہاں موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کی دو بیویاں اس کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گی: تمام تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے آپ کو ہمارے لئے اور ہمیں آپ کیلئے زندہ رکھا۔ پھر وہ کہے گا: جو نعمتیں مجھے دی گئی ہیں وہ کسی کو نہیں دی گئیں۔'' [مسلم:۱۸۸]

✿ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''بے شک اہلِ جنت میں سب سے نچلے درجے والے جنتی کو ایک ہزار نوکر فراہم کئے جائیں گے۔ ہر نوکر کے ذمے وہ کام ہوگا جو اور کسی کے ذمے نہیں ہوگا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا﴾ [الانسان: ۱۹]

''اور ان پر لڑکے دوڑتے پھر رہے ہونگے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔'' [رواه البيهقي وصححه الألباني]

(۴) اہلِ جنت کے درجات میں تفاوت

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اہلِ جنت اپنے اوپر بالا خانے والوں کو یوں دیکھیں گے جیسا کہ تم مشرق یا مغرب کے افق پر چمکتے اور غروب ہوتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو۔ یہ اس لئے ہوگا کہ ان کے درجات میں تفاضل ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ! وہ یقیناً انبیاء کے گھر ہونگے جہاں کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا الْمُرْسَلِيْنَ) ''کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! وہ گھر ان لوگوں کے ہونگے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔'' [بخاری:۳۲۵۶، مسلم:۲۸۳۱]

(۵) جنت کی اینٹیں کس چیز کی ہونگی اور مٹی کیسی ہوگی ؟

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ ہمیں جنت کی تعمیر کے متعلق آگاہ فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور دوسری چاندی کی ہے۔ اس کا پلاسٹر کستوری ہے، اس کے سنگ ریزے قیمتی موتی اور جوہر ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔'' اس کے بعد فرمایا: (مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ ، وَيُخَلَّدُ لَا يَمُوْتُ ، لَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ)

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا اور کبھی کوئی دکھ نہیں دیکھے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر موت نہیں آئے گی۔ اس کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا اور اس کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔'' [رواه احمد وقال الألباني : حسن لغيره ، وأصله في صحيح مسلم :۲۸۳۶]

✿ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ '' اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا، اس کی ایک اینٹ سونے سے اور دوسری چاندی سے اور اس کا پلاسٹر کستوری سے بنایا۔ اور اس سے کہا : تم بات کرو۔ تو اس نے کہا : ﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ ''مومن کامیاب ہو گئے '' تب فرشتوں نے کہا: تمھیں خوشخبری ہو کہ تم بادشاہوں کے گھر کی طرح ہو۔'' [رواه الطبراني والبزار وصححه الألباني في صحيح الترغيب]

(۶) جنت کے بالا خانے کیسے ہونگے ؟

حضرت ابو مالک الأشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا ، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا ، أَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَلَانَ الْكَلَامَ ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ ، وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ) [رواه احمد وابن حبان ـ صحيح الجامع للألباني :۲۱۲۳]

'' بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ انھیں اللہ تعالی نے اس شخص کیلئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتا ہو، بات نرمی سے کرتا ہو، مسلسل روزے رکھتا ہو اور رات کو اس

وقت نماز پڑھتا ہو جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔"

(۷) جنت کے خیمے

✿ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ [الرحمن:۷۲]

"حوریں جو خیموں میں اقامت پذیر ہونگی۔"

✿ حضرت ابو موسی الأشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ ، طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلاً ، لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا أَهْلُوْنَ ، يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ ، فَلاَ يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)[مسلم:۲۸۳۸]

"بے شک مومن کیلئے جنت میں ایک خیمہ ہوگا جو اندر سے تراشے ہوئے موتی سے بنا ہوگا، اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی، اس میں مومن کی بیویاں ہونگی، وہ ان کے پاس باری باری جائے گا۔ اور وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکیں گی۔"

(۸) جنت کا بازار

✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ، فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ ، فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالاً ، فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى أَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالاً ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُوْهُمْ : وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالاً ، فَيَقُوْلُوْنَ :

وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالاً) [مسلم ۔کتاب الجنة باب في سوق الجنة :۲۸۳۳]

"جنت میں ایک بازار ہوگا جہاں وہ (یعنی اہلِ جنت) ہر ہفتے آئیں گے ۔ شمال کی جانب سے ایک ہوا چلے گی جو ان کے کپڑوں اور چہروں پر مٹی ڈالے گی ۔ (یاد رہے کہ جنت کی مٹی کستوری ہوگی) اس سے ان کے حسن وجمال میں اور اضافہ ہو جائے گا ۔ وہ اپنی بیویوں کے پاس لوٹیں گے جبکہ ان کے حسن وجمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو وہ ان سے کہیں گی : اللہ کی قسم ! آپ یہاں سے جانے کے بعد اور حسین وجمیل ہو گئے ہیں ۔تو وہ کہیں گے : اورتم بھی اللہ کی قسم ! ہمارے جانے کے بعد اور خوبصورت ہوگئی ہو ۔"

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

" اہلِ جنت (ایک دوسرے سے) کہیں گے : چلو بازار کی طرف چلیں ۔ پھر وہ کستوری کی سرزمین کی طرف جائیں گے اور جب اپنی بیویوں کی طرف لوٹیں گے تو کہیں گے : ہمیں تم سے وہ خوشبو آ رہی ہے جو پہلے تم سے نہیں آ رہی تھی ! تو وہ کہیں گی : اور آپ بھی اُس خوشبو کے ساتھ واپس لوٹے ہیں جو ہم سے جدائی کے وقت آپ سے نہیں آ رہی تھی ۔" [رواه ابن ابي الدنيا وصححه الألباني]

(۹) جنت کی نہریں کیسی ہونگی ؟

❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ)[ترمذی : ۳۳٦۱ ـ وصححه الألبانی]

"الکوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے اور اسکے بہنے کے راستے موتیوں اور یاقوت کے ہیں۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔"

✿ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جنت کی نہریں کستوری کے پہاڑوں یا ٹیلوں کے نیچے سے نکلتی ہیں۔"

[رواہ ابن حبان وقال الألبانی : حسن صحیح]

✿ نیز فرمایا: "جنت میں ایک سمندر پانی کا، ایک دودھ کا، ایک شہد کا اور ایک شراب کا ہے۔ پھر ان سے نہریں جاری ہوتی ہیں۔" [رواہ البیهقی وحسنه الألبانی]

(۱۰) جنت کے درخت کیسے ہیں؟

✿ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے تو وہ اسے طے نہیں کرسکتا۔ اگر تم چاہو تو اللہ تعالی کا یہ فرمان پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾[رواہ البخاری والترمذی]

✿ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً ، يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادُ الْمُضَمَّرُ السَّرِيعُ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا)[مسلم : ۲۸۲۸]

"بے شک جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے سائے میں خوب پالا ہوا، تیز

رفتار گھوڑا ایک سو سال تک دوڑتا رہے تو اسے طے نہ کر سکے۔"

❁ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے: " بے شک اللہ تعالی ہمیں دیہاتیوں اور ان کے مسائل کے ذریعے بھی نفع پہنچاتا ہے۔ایک مرتبہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ! اللہ تعالی نے جنت کے ایک درخت کا ذکر کیا ہے جو تکلیف پہنچاتا ہے۔ حالانکہ میں تو سمجھتا تھا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت نہیں ہوگا جس سے کسی جنتی کو تکلیف پہنچے گی ! تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے کہا: بیری کا درخت جس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا:﴿فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ﴾ "وہ (جنتی) بغیر کانٹے والی بیریوں کے درختوں میں ہونگے۔" اللہ تعالی اس کے ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل اگائے گا۔اور ہر پھل سے بہتر (۷۲) قسم کے کھانے تیار ہونگے۔ ان میں سے ہر کھانا دوسرے سے مختلف ہوگا۔" [رواہ ابن ابی الدنیا وقال الألبانی : صحیح لغیرہ]

(۱۱) اہلِ جنت کا کھانا پینا

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيهَا وَيَشْرَبُوْنَ ، وَلاَ يَتْفُلُوْنَ ، وَلاَ يَبُوْلُوْنَ وَلاَ يَتَغَوَّطُوْنَ وَلاَ يَمْتَخِطُوْنَ) قَالُوْا : فَمَا بَالُ الطَّعَامِ ؟ قَالَ : (جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ) [مسلم:۲۸۳۵]

''بے شک اہلِ جنت جنت میں کھائیں پییں گے۔اور نہ تھوکیں گے اور نہ بول وبراز کریں گے۔اور بلغم سے پاک ہونگے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ان کا کھانا کہاں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا کھانا محض ایک ڈکار ہوگا اور پسینہ ہوگا جس سے کستوری کی خوشبو آئے گی۔انہیں تسبیح وتحمید کا الہام کیا جائے گا جیسا کہ تمھیں سانس کا الہام کیا جاتا ہے۔''

✿ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''بے شک اہلِ جنت میں سے ایک شخص جنت کے مشروبات میں سے کچھ پینا چاہے گا تو ایک جگ خود بخود اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ جب وہ پی لے گا تو پھر وہ خود اپنی جگہ پر واپس لوٹ جائے گا۔'' [رواہ ابن ابی الدنیا وحسنه الألبانی]

✿ اسی طرح وہ کہتے ہیں:

''بے شک اہلِ جنت میں سے ایک آدمی جنت کے پرندوں میں سے کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ خود ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بھونا ہوا اس کے سامنے آجائے گا۔'' [رواہ ابن ابی الدنیا موقوفا وذکرہ الألبانی فی صحیح الترغیب]

(۱۲) جنتیوں کو سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے اوران کا لباس ریشم کا ہوگا

✿ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿أُوْلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ

الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴾[الکھف :۳۱]

’’ان کو ہمیشہ رہنے والے باغات ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ وہاں انھیں سونے کے زیورات پہنائے جائیں گے اور وہ باریک اور دبیز ریشم کے ہرے کپڑے پہنیں گے ۔ وہ ان میں آرام دہ کرسیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہونگے ۔کتنا اچھا بدلہ ہوگا۔اور جنت اچھی آرام گاہ ہوگی۔‘‘

✿ اسی طرح اس کا فرمان ہے:

﴿عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْآ أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَّسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴾[الانسان:۲۱]

’’ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہونگے اور انھیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔اور انھیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔‘‘

✿ نیز اللہ تعالی فرماتے ہیں:﴿إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَّلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ﴾[الحج:۲۳]

’’ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اللہ تعالی ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں انھیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی ۔وہاں ان کا لباس خالص ریشم ہوگا‘‘

✿ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلاَ يَبْأَسُ ، لاَ تَبْلٰى ثِيَابُهُ ، وَلاَ

يَفْنىٰ شَبَابُهُ)[مسلم:۲۸۳۶]

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا اور کبھی کوئی دکھ نہیں دیکھے گا۔ اس کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا اور اس کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔''

❁ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہوگا ان کے چہرے ایسے چمک رہے ہونگے جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کیلئے موٹی موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے دو بیویاں ہونگی۔ ہر بیوی پر ستر زیورات ہونگے۔ اور اس کی پنڈلیوں کا گودا اس کے گوشت اور زیورات کے پیچھے سے نظر آرہا ہوگا۔'' [رواه الطبراني والبيهقي وقال الألباني في صحيح الترغيب : صحيح لغيره]

(۱۳) اہلِ جنت کیلئے تخت اور تکیے

❁ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ﴾ ''ان (بچھونوں) کے استر دبیز ریشم کے ہونگے۔'' کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ کو ان کے استر (اندر کے کپڑے) کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ دبیز ریشم کے ہونگے تو ان کے اوپر والے کپڑے کیسے ہونگے! [رواه البيهقي]

❁ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۞ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِيْنَ﴾[الواقعة]

''یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر، ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔''

✿ نیز فرمایا: ﴿ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴾ [الانسان]

''یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے ۔ نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی سختی۔''

✿ اسی طرح فرمایا: ﴿فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ﴾ [الغاشية]

''اس میں اونچے تخت ہونگے۔''

(۱۴) اہلِ جنت کی عورتیں کیسی ہونگی؟

✿ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَآءً * فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا * عُرُبًا أَتْرَابًا * لِأَصْحَابِ الْيَمِيْنِ ﴾[الواقعة]

'' ہم نے ان (کی بیویوں کو) خاص طور پر بنایا ہے ۔ اور ہم نے انھیں کنواریاں بنا دیا ہے، محبت والی اور ہم عمر ہیں ۔ دائیں ہاتھ والوں کیلئے ہیں ۔''

✿ امام بغوی ؒ نے اپنی تفسیر میں فرمان الٰہی ﴿فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴾ ''ہم نے انھیں کنواریاں بنا دیا ہے'' کے متعلق ذکر کیا ہے کہ دنیا میں بوڑھی خواتین کو بھی اللہ تعالی از سرِ نو پیدا کرے گا اور جب بھی ان کے خاوند ان کے پاس آئیں گے تو وہ انھیں ہر مرتبہ کنواریاں ہی پائیں گے ۔

✿ جبکہ حافظ ابن کثیرؒ فرمان الٰہی ﴿ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَآءً ﴾ کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم (یعنی اللہ تعالی) نے انھیں جب دوسری مرتبہ پیدا کیا تو وہ بڑھاپے سے جوانی کو لوٹ آئیں ، پھر وہ کنواری بن گئیں ۔ اور

وہ اپنے خاوندوں کو نہایت محبوب ہونگی ، ان کی فرمانبردار اور خوبصورت گفتگو کرنے والی ہونگی ۔

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(.... وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيْحًا ، وَلَنَصِيْفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)[البخاری:۲۷۹۶]

''.....اور اگر اہلِ جنت کی ایک عورت اہلِ زمین پر جھانک لے تو وہ زمین وآسمان کے درمیان پورے خلا کو روشنی اور خوشبو سے بھر دے ۔ اور اس کے سر کا دوپٹہ پوری دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے ۔''

❁ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:'' اہلِ جنت میں سے ہر ایک کیلئے موٹی آنکھوں والی حوروں سے دو بیویاں ہونگی ۔ ہر بیوی پر ستر زیورات ہونگے ۔ اور اس کی پنڈلیوں کا گودا اس کے گوشت اور زیورات کے پیچھے سے نظر آرہا ہوگا جیسا کہ سرخ رنگ کا مشروب سفید شیشے میں نظر آتا ہے ۔''[أخرجه الطبراني وقال الألباني : صحيح لغيره]

(۱۵) جنت میں حوریں گائیں گی

❁ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :'' بے شک اہلِ جنت کی بیویاں اپنے خاوندوں کیلئے اس قدر خوبصورت آواز میں گائیں گی کہ اس جیسی آواز کسی نے نہیں سنی ۔ اور ان کے گانوں میں سے ایک گانا یہ بھی ہوگا:

نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ

يَنْظُرْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانِ

✿ اسی طرح وہ یہ بھی گائیں گے:

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُتْنَه　　نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا نَخَفْنَه

نَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنَه

[رواه الطبراني في الصغير والأوسط وصححه الألباني]

✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''بے شک جنت میں ایک نہر ہوگی جو اتنی ہی لمبی ہوگی جتنی لمبی جنت ہوگی۔ اس کے دونوں کناروں پر نوجوان لڑکیاں آمنے سامنے کھڑی ہونگی اور وہ خوبصورت آواز میں گائیں گی جسے تمام لوگ سنیں گے۔ اور وہ یہ محسوس کریں گے کہ جتنی لذت ان کی آواز سننے سے آرہی ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں ہے ....لوگوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ گاتے ہوئے کیا کہیں گی: تو انھوں نے جواب دیا: وہ ان شاء اللہ تسبیح، تحمید، تقدیس اور اللہ تعالی کی حمد وثناء کے ساتھ گائیں گی۔'' [رواه البيهقي موقوفا وصححه الألباني]

(۱۶) اہلِ جنت کی شہوت اوران کے جماع کے بارے میں

✿ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُوْنَ * هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُوْنَ * لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ * سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ [یس: ۵۵۔۵۸]

''جنتی لوگ آج کے دن اپنے (دلچسپ) مشغلوں میں ہشاش بشاش ہیں۔

وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔ ان کیلئے جنت میں ہر قسم کے میوے ہونگے اور اسی طرح جو کچھ وہ طلب کریں گے۔ مہربان رب کی طرف سے انھیں سلام کہا جائے گا۔"

✿ حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں فرمان الٰہی ﴿فِیْ شُغُلٍ فَاکِهُوْنَ﴾ "دلچسپ مشغلوں میں ہشاش بشاش ہونگے" کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ متعدد ائمۂ تفسیر سے نقل کرتے ہیں کہ ان کا دلچسپ مشغلہ کنواریوں کی بکارت کو زائل کرنا ہوگا۔

✿ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ جنت کا جنت میں لطف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بے شک ایک جنتی کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع کیلئے سو افراد کی طاقت دی جائے گی۔" [رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم]

(۱۷) اہلِ جنت کے گھوڑے اور سواریاں!

✿ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا جنت میں گھوڑے ہونگے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر تمھیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کیا تو اگر تم چاہو گے کہ سرخ ہیروں والے گھوڑے پر تمھیں سوار کیا جائے اور وہ جنت میں تمھیں لے کر جہاں تم چاہو اڑے تو ایسا ضرور ہوگا۔" پھر ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ بھی ہونگے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُس طرح جواب نہ دیا جیسے پہلے شخص کو دیا تھا۔ تاہم آپ نے فرمایا: "اگر تمھیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کیا تو اس میں تمھیں وہ سب کچھ ملے گا جس کی خواہش تمھارا نفس کرے گا اور جس سے تمھاری آنکھوں کو لذت ملے

گی۔''[رواہ الترمذی وقال الألبانی فی الترغیب : حسن لغیرہ]

✿ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے گھوڑا بہت پسند ہے تو کیا جنت میں بھی گھوڑے دستیاب ہونگے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر تم جنت میں داخل ہوئے تو تمھیں قیمتی ہیروں والا گھوڑا دیا جائے گا جس کے دو پر بھی ہونگے ۔ پھر تمھیں اس پر بٹھایا جائے گا۔ اور وہ تمھیں لے کر جہاں تم چاہو گے اڑے گا۔'' [رواہ الترمذی وقال الألبانی فی الترغیب : صحیح لغیرہ]

اللہ تعالیٰ کا دیدار اہل جنت کیلئے سب سے بڑا انعام ہوگا

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے اہلِ جنت! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا جسے وہ اب پورا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہیں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ترازو بھاری نہیں کیے؟ اور کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ اور کیا اس نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کردیا؟ اور کیا اس نے ہمیں جہنم سے نجات نہیں دے دی؟ (یعنی ان نعمتوں کے بعد اب اور کونسا وعدہ باقی رہ گیا ہے؟) پھر اچانک پردہ ہٹایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انھیں کوئی ایسی چیز نہیں دی ہوگی جو انھیں اس کے دیدار سے زیادہ محبوب ہوگی اور جس سے ان کی آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک نصیب ہوگی۔''

(یعنی جنت میں دیدارِ الٰہی انھیں جنت کی دیگر تمام نعمتوں کی نسبت زیادہ محبوب ہو

گا اور اس سے ان کی آنکھوں کو سب سے زیادہ ٹھنڈک نصیب ہو گی۔) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ ''جو لوگ نیک عمل کریں انھیں جنت ملے گی اور اس کے علاوہ اللہ کا دیدار بھی نصیب ہو گا۔''[رواہ مسلم والترمذی والنسائی ، واللفظ لاحمد وابن ماجہ ۔ صحیح الجامع:۵۲۱]

ثواب کمانے کے مواقع اور اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کرنے والے ۱۷۵ سے زیادہ اسباب

(۱) توحید کا ثواب

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ﴾ [الأنعام:۸۲]

''جو لوگ ایمان لائے ، پھر اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا انہی کیلیۓ امن وسلامتی ہے اور یہی لوگ راہِ راست پر ہیں۔''

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ﴾ تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گذری۔ چنانچہ انھوں نے کہا: ہم میں سے کون ہے جس نے (گناہ اور معصیت کے ذریعے) اپنی جان پر ظلم نہیں کیا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾

''اس سے مراد وہ نہیں جیسا کہ تم گمان کر رہے ہو، بلکہ اس سے مراد (شرک ہے) جیسا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' [البخاری:۳۲، مسلم:۱۲۴ واللفظ له]

✿ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسولِ اکرم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا تھا اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان محض کجاوے کی لکڑی کا فاصلہ تھا۔ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے معاذ بن جبل!'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں.

پھر کچھ دیر آپ چلتے رہے۔ پھر فرمایا:''اے معاذ بن جبل!''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ پھر کچھ دیر آپ چلتے رہے۔ پھر فرمایا:''اے معاذ بن جبل!'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ پھر کچھ دیر آپ چلتے رہے۔

پھر فرمایا: (هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلىٰ عِبَادِهٖ ؟)

یعنی کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟

میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

(حَقُّ اللّٰهِ عَلىٰ عِبَادِهٖ أَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا)

''بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔''

پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے۔ آگے جا کر آپ نے فرمایا:

''اے معاذ بن جبل!'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔

آپ نے فرمایا: (هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ ؟)

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اگر وہ ایسا کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق کیا ہے؟''

میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَن لَّا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا) ''اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب میں مبتلا نہ کرے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔''

حضرت معاذ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کیونکہ وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے'' (اور عمل چھوڑ دیں گے) [البخاری:۲۸۵٦، ٦۵۰۰، مسلم:۳۰]

✿ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اس بات گواہی دی کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور وہ کلمۂ (کُن) سے پیدا شدہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف پہنچا دیا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں۔ اور جنت برحق ہے اور دوزخ بھی برحق ہے (جو شخص یہ گواہی دے گا) اسے اللہ تعالٰی جنت میں داخل کر دے گا، خواہ اس کا عمل جیسا بھی ہو گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالٰی اسے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے گا اسے اس سے داخل کر دے گا۔ [متفق علیہ]

✿ صحیحین میں حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے جو محض اللہ کی رضا کی خاطر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے۔''

✿ جبکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(يَاابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلاَ أُبَالِيْ ، يَاابْنَ آدَمَ ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَ لاَ أُبَالِيْ ، يَا ابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقِرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لاَ تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقِرَابِهَا مَغْفِرَةً)[الترمذي : ٣٥٤٠ ـ وصححه الألباني]

''اے ابن آدم! اگر تو صرف مجھے پکارتا رہے اور تمام امیدیں مجھ سے وابستہ رکھے تو میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا خواہ تم سے جو بھی گناہ سرزد ہوا ہو اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اور اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم مجھ سے معافی طلب کرلو تو میں تمھیں معاف کردونگا اور میں کوئی پرواہ نہیں کرونگا۔ اور اگر تو میرے پاس زمین کے برابر گناہ لیکر آئے، پھر تمھاری مجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے تھے تو میں زمین کے برابر تجھے مغفرت سے نوازوں گا۔''

(۲) ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں یا جہنم میں

✿ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ایک آدمی مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور دوسرا اسی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ اس طرح کہ دو آدمی ایک قوم کے پاس سے گذرے جنھوں نے ایک بت بنا رکھا تھا اور کوئی بندہ وہاں سے گذر نہ سکتا تھا جب تک وہ اس کیلئے کوئی چڑھاوا پیش نہ کرتا۔ چنانچہ انھوں نے ان دو آدمیوں میں سے ایک سے کہا: کچھ پیش کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں جو اس کیلئے پیش کر سکوں۔ انھوں نے کہا: کچھ نہ کچھ ضرور پیش کرو چاہے ایک مکھی ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس نے ایک مکھی بطور چڑھاوا پیش کردی۔ لہذا ان لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔ (اِس طرح وہ جہنم میں چلا گیا۔) پھر انھوں نے دوسرے آدمی سے کہا: تم بھی کوئی چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے کہا: میں اللہ تعالی کو چھوڑ کر کسی اور کیلئے کوئی چڑھاوا پیش کرنے والا نہیں۔ چنانچہ انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ اِس طرح وہ جنت میں داخل ہو گیا۔'' [رواه أحمد رحمه الله في الزهد]

✿ اِس حدیث کے بارے میں الشیخ العلامة عبد المحسن العباد البدر حفظه الله کہتے ہیں: یہ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مروی ہے اور حکما مرفوع ہے کیونکہ اس کا تعلق غیبی امور سے ہے جن میں اپنی رائے کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔ اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ اپنی کتاب 'اعانة المستفید' میں کہتے ہیں کہ یہ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت ہے اور صحابی کی مرسل بھی حجت ہے۔

✿ لہذا جب غیر اللہ کے نام پر مکھی کا چڑھاوا چڑھانے والے شخص کا یہ انجام ہے تو ان لوگوں کا انجام کیا ہوگا جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوئے قبروں اور بتوں پر بکرا، گائے، اونٹ، نقدی مال یا سونا چاندی اور شہد اور گھی وغیرہ قربان

کریں اور مختلف شرکیہ افعال کا ارتکاب کریں ۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ) ''اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو غیر اللہ کیلئے جانور ذبح کرے۔'' [رواہ مسلم]

(۳) چھوٹے بڑے شرک سے بچنے کی دعا

حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اَلشِّرْكُ فِيْكُمْ أَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ ، وَسَأَدُلُّكَ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتَهُ أَذْهَبَ عَنْكَ صِغَارَ الشِّرْكِ وَكِبَارَهُ ، تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لاَ أَعْلَمُ)[رواه البخاري في الأدب المفرد وصححه للألباني]

''تم میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہوگا اور میں تمھیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اگر تم اسے پڑھتے رہے تو اللہ تعالیٰ تم سے چھوٹے بڑے شرک کو دور کردے گا۔ تم یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لاَ أَعْلَمُ''

(۴) والدین سے حسن سلوک کرنے کی فضیلت

✿ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿وَاعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾[النساء:٣٦]

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور والدین سے اچھا سلوک کرو۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ)
''اس شخص کی ناک خاک میں ملے، اس شخص کی ناک خاک میں ملے، اس شخص کی ناک خاک میں ملے!! (تین مرتبہ)
قِيْلَ : مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ پوچھا گیا: کس کی اے اللہ کے رسول؟
قَالَ: (مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو بحالتِ بڑھاپا پایا اور پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔'' [مسلم: ۲۵۵۱]

''ناک خاک میں ملے'' میں اشارہ ہے ذلت کی طرف۔ گویا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ شخص ذلیل وخوار ہو جو والدین کو بحالتِ بڑھاپا پائے اور ان کی خدمت کرکے جنت میں داخل نہ ہو۔ والعیاذ باللہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَن يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ﴾ [الحج]
''جس شخص کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے تو اسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
(لَا يَجْزِىءُ وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)
''کوئی بچہ اپنے والد کا مکمل حق ادا نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ وہ اسے غلام پائے، پھر اسے خرید کر آزاد کر دے۔'' [مسلم: ۱۵۱۰]

(۵) صلہ رحمی کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالی جب مخلوق کو پیدا کر چکا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر کہا: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ میں آنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالی نے کہا: ہاں، کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اسے (اپنی رحمت سے) ملاؤں جو تجھے ملائے اور اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں جو تجھے کاٹے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! تو اللہ تعالی نے کہا: بس یہ بات طے ہو گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اللہ کا یہ فرمان پڑھ لو: ﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ۞ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ ﴾ ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔'' [البخاري ـ الأدب باب من وصل وصله الله: ٥٩٨٧ ، مسلم ـ البر والصلة : ٢٥٥٤]

✿ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

(لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' [البخاري ـ الأدب باب إثم القاطع : ٥٩٨٤ ، مسلم ـ البر والصلة : ٢٥٥٦]

✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراوانی اور اس کے اجل (موت) میں دیر ہو وہ صلہ رحمی کرے۔'' [البخاري ـ الأدب باب من بسط له في

الرزق لصلة الرحم : ۵۹۸۶ ، مسلم ۔ البر و الصلة باب صلة الرحم : ۲۵۵۷]

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : (بَابَانِ يُعَجَّلانَ فِي الدُّنْيَا : اَلْبَغْيُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ) [رواہ البخاری فی الأدب المفرد وصححه الألبانی]

"دو کام ایسے ہیں کہ جن کی سزا دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے: ظلم اور قطع رحمی ۔"

(٦) اُس کیلئے ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کے بدلے میں ایک ایک نیکی !

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : (مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً) [رواہ الطبرانی وحسنه الألبانی]

"جو شخص مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کیلئے مغفرت کی دعا کرے تو اللہ تعالی ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے بدلے میں اس کیلئے ایک ایک نیکی لکھ دیتا ہے ۔"

❁ یہ کتنی اچھی بات ہے کہ انسان اپنے لئے ، اپنے والدین کیلئے اور جو مومن مرد اور مومنہ عورتیں زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں سب کیلئے مغفرت کی دعا کرے!

❁ حضرت نوح علیہ السلام نے یوں دعا کی تھی :

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [نوح : ۲۸]

"اے میرے رب ! مجھے ، میرے والدین اور ہر مومن کو بخش دے جو میرے گھر میں بحالتِ ایمان داخل ہوا ۔ اور اسی طرح دیگر تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بھی بخش دے ۔"

✿ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے والدین کے علاوہ تمام مومنوں کے حق میں یوں دعا کی : ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴾[ابراھیم:۴۱]

"اے ہمارے رب ! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے ۔"

✿ اپنے بھائیوں کیلئے دعا کرنے والے مومنوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتے ہیں:﴿ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴾[الحشر:۱۰]

"اور (مالِ فئے)ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو ان کے بعد آئے ۔ وہ (دعا) کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب ! ہمیں معاف کردے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ۔اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ نہ پیدا کر، اے ہمارے رب !یقیناً تو بڑی شفقت والا ، بے حد رحم کرنے والا ہے۔"

(۷) فرشتہ بھی اس کی دعا پر آمین کہتا ہے

✿ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کیلئے غائبانہ دعا قبول کی جاتی ہے ۔اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے اور وہ جب بھی اپنے بھائی کیلئے خیر کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تجھے بھی وہی خیر نصیب ہو۔"[رواہ مسلم]

✿ اِس عظیم حدیث کی شرح میں بعض سلف صالحین سے ذکر کیا گیا ہے کہ

جب ہم یہ چاہتے تھے کہ ہماری دعا قبول کی جائے تو ہم اپنے بھائیوں کیلئے غائبانہ دعا کرتے تھے ۔ غائبانہ دعا اس طرح ہے کہ مثلاً آپ کہیں : اے اللہ ! مجھے اور میرے فلاں بھائی کو ....عطا فرما۔

(۸) جو شخص جہنم کی آگ سے آزادی حاصل کرنا چاہتا ہو!

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے :

(اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلاَئِكَتَكَ ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ ، وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيْكَ لَكَ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ)

ترجمہ: ''اے اللہ ! میں نے صبح کر لی ، میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو اور تیرے (دیگر) فرشتوں کو اور تیری پوری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ صرف تو ہی سچا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ۔ اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔''

تو اللہ تعالی اس کا چوتھا حصہ جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اور اگر وہ یہ دعا چار مرتبہ پڑھے تو اسے مکمل طور پر جہنم سے آزاد کر دے گا۔''[رواہ ابو داؤد وحسنہ ابن باز فی تحفة الأخيار]

نوٹ : یہی دعا شام کے وقت بھی چار مرتبہ پڑھیں ، لیکن شام کے وقت (أَصْبَحْتُ) کی بجائے (أَمْسَيْتُ) کہنا ہوگا۔

(۹) ذکر اللہ کے فضائل

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتَاتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقَاتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا﴾[الأحزاب :۳۵]

"بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ، مومن مرد اور مومن عورتیں ، فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں ، راست باز مرد اور راست باز عورتیں ، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں ، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں ، صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں ، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں ، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں ، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ، ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ ، خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ) [البخاری : ۷۵۶۳]

"دو کلمے ایسے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو انتہائی پیارے ، زبان پر بہت ہلکے اور

ترازو میں انتہائی وزنی ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم "

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَأَنْ أَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)

"اگر میں سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔" (یعنی دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہے)[مسلم:۲۶۹۵]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

" جوشخص یہ دعا دن میں سو مرتبہ پڑھے: (لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) تو اسے سو مرتبہ پڑھنا دس گردنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہے، اس کیلئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔ اور یہ دعا شام ہونے تک اس کیلئے شیطان کے سامنے قلعہ بنی رہتی ہے۔ اور کوئی شخص اس جیسا عمل نہیں کرسکتا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ عمل کرے۔" [البخاری:۳۲۹۳، مسلم:۲۶۹۱]

❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (أَحَبُّ الْكَلاَمِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَرْبَعٌ ، لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)

" چار کلمات اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب ہیں۔ آپ پر کوئی حرج نہیں کہ ان

میں سے جس سے چاہیں ابتداء کریں۔ اور وہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ "[مسلم:۲۱۳۷]

❀ حضرت ابو مالک الأشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اَلطَّهُورُ شَطْرُ الْإِيْمَان، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ (أَوْ تَمْلَأُ) مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ....)[مسلم:۲۲۳]

"پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔" الحمد لله " ترازو کو (اجروثواب سے) بھر دے گا۔ اور" سبحان الله " اور" الحمد لله "(یہ دونوں کلمات) زمین وآسمان کے درمیانے خلاء کو (اجروثواب سے) بھر دیتے ہیں......."

❀ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "ابن آدم کو اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا سب سے بڑا عمل اللہ کا ذکر ہے۔" [أخرجه الطبرانی بسند حسن واحتج به العلامة ابن باز فی تحفة الأخيار]

❀ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَثَلُ الَّذِیْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِیْ لاَ يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)

"اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا رہتا ہے ایسے ہے جیسے ایک زندہ شخص ہو۔ اور اُس شخص کی مثال جو اس کی یاد سے غافل رہتا ہے ایسے ہے جیسے ایک مردہ شخص ہو۔" [البخاری: ٦٤٠٧]

❀ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

(أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ)[رواه الترمذی وحسنه الألبانی]

''سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔''

✿ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: (إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ)

''شریعت کے احکامات (میری کمزوری کی وجہ سے) مجھ پر غالب آ چکے ہیں، لہذا آپ مجھے کوئی (آسان سا) کام بتا دیں جس پر میں (فرائض کے بعد) ہمیشہ عمل کرتا رہوں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: (لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللّٰهِ)

'' تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ تر رہے۔'' [الترمذی : ۳۳۷۵ ۔ وصححہ الألبانی]

✿ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم میں سے کوئی شخص ہر دن ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟''

جو لوگ آپ کے ساتھ بیٹھے تھے ان میں سے ایک نے کہا: ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: '' وہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کیلئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔'' [رواہ مسلم]

(۱۰) ترس کھانے کی فضیلت

✿ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: '' ترس کھانے والوں پر رحمٰن بھی ترس کھاتا

ہے۔لہذا تم اہلِ زمین پر ترس کھاؤ، تم پر آسمان والا ترس کھائے گا۔" [رواہ الترمذی وصححہ الألبانی]

❁ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے: (مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ)

" جو ترس نہیں کرتا اس پر بھی ترس نہیں کیا جاتا۔" [رواہ البخاری فی الأدب المفرد وصححہ الألبانی]

❁ وہ اہلِ جنت جن کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تین قسم کے ہیں....ان میں سے ایک کا اِس طرح ذکر فرمایا:

"وہ شخص جو رحم دل ہو اور ہر رشتہ دار اور ہر مسلمان کیلئے نرم خُو ہو۔" [رواہ مسلم]

(۱۱) اللہ پر لازم ہے کہ وہ اسے قیامت کے روز راضی کرے!

ارشادِ نبوی ہے: "جو شخص یہ دعا صبح وشام تین مرتبہ پڑھے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن راضی کرے:

(رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا)

"میں اللہ کو رب ماننے اور اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔" [رواہ الإمام أحمد وحسنہ العلامۃ ابن باز فی التحفۃ]

(۱۲) کمزور مسلمانوں اور مسکینوں کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: "تم میں سے جو کمزور ہیں انہی کی وجہ سے تمھاری مدد کی جاتی ہے اور تمھیں رزق دیا جاتا ہے۔" [رواہ البخاری]

❁ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

’’کتنے ایسے لوگ ہیں جو بکھرے بالوں والے اور غبار آلود ہوتے ہیں اور اگر وہ کسی کے دروازے پر جائیں تو انھیں دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے لیکن وہ (اللہ کے ہاں اتنے عظیم ہوتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ تعالی پر بھروسہ کرتے ہوئے قسم اٹھائیں تو وہ ان کی قسم کو پورا کرتا ہے۔‘‘ [رواہ مسلم]

❁ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’کیا میں تمھیں اہلِ جنت کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہر وہ شخص جو کمزور اور عاجزی کرنے والا ہو۔ اگر وہ اللہ تعالی پر بھروسہ کرتے ہوئے قسم اٹھائے تو اللہ اسے پورا کردے۔ کیا میں تمھیں جہنم والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر وہ شخص جو بدمزاج، جھگڑالو اور تکبر کرنے والا ہو۔‘‘ [متفق علیہ]

(۱۳) دس لاکھ نیکیاں اور جنت میں گھر!

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ’’جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند کردیتا ہے:

(لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) [رواہ الترمذی وحسنہ الألبانی]

اِس حدیث کی ایک اور روایت میں دس لاکھ درجات کی بجائے جنت میں گھر بنائے جانے کا ذکر ہے۔ [رواہ الترمذی وحسنہ الألبانی]

(۱۴) سلام کو عام کرنے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''لوگوں میں سے اللہ تعالی کے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو ان میں سلام کہنے میں پہل کرنے والا ہو۔'' [رواه ابو داؤد وصححه الألبانی]

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوا ، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰی تَحَابُّوا ، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ» [مسلم: ۵۴]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ۔ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمھیں وہ کام نہ بتاؤں کہ جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنا شروع کر دو گے؟ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلا دو۔'' یعنی ہر مسلمان کو سلام کہا کرو۔

❁ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے جو سب سے پہلی حدیث سنی وہ یہ تھی: (یَا أَیُّهَا النَّاسُ ! أَفْشُوْا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ ، وَصِلُوْا الْأَرْحَامَ ، وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ، تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)

[رواه ابن ماجه: ۱۳۳٤ ، ۳۲۵۱ ، وصححه الألبانی فی صحیح الجامع]

''اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کو اس وقت نماز

پڑھا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (اگر یہ کام کرو گے تو) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: (السلام علیکم) تو آپ نے فرمایا: دس نیکیاں۔ پھر ایک اور بندہ آیا اور اس نے کہا: (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) تو آپ نے فرمایا: بیس نیکیاں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) تو آپ نے فرمایا: تیس نیکیاں۔[رواہ الترمذی وصححہ الألبانی]

لہذا آپ ذرا غور فرمائیں (اللہ آپ پر رحم فرمائے) سلام کو پھیلانے کے یہ کتنے عظیم فضائل ہیں اور اس پر اللہ تعالی کی کتنی بڑی نوازشات ہیں! ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اور یہ جنت میں داخل کرنے والے اسباب میں سے ایک ہے۔اور اللہ کے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو سلام کہنے میں پہل کرنے والا ہو۔ جبکہ بہت سارے مسلمان اِس فضیلت کو ضائع کر دیتے ہیں اور اِس کے حصول میں سستی کرتے ہیں حالانکہ اِس کا اجر اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑا ہے۔

میرے معزز مسلمان بھائی! ان عظیم مواقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے جلدی کریں اور کوشش کیا کریں کہ جس شخص کو آپ جانتے ہوں اسے بھی اور جسے آپ نہیں جانتے اسے بھی سلام کہیں۔ چاہے کوئی مالدار ہو یا غریب، کوئی عربی ہو یا عجمی ہر ایک کو سلام کہیں۔ایک شخص جو غریب یا کمزور قسم کا ہو یا ایسا ہو جس سے آپ کو کوئی دنیاوی مطلب نہیں تو اس کو سلام کہنا آپ کیلئے زیادہ بڑے اجر کا سبب

بنے گا اور اس سے آپ کو اللہ کے نزدیک اونچا مقام ملے گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ کیلئے عاجزی کا اظہار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بلندیاں نصیب کرتا ہے۔

(۱۵) قرض کے معاملے میں لوگوں پر آسانی کرنے کی فضیلت

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنْ يُّظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِهِ فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا)[رواه الطبراني وصححه الألباني]

''جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات دے اور اپنے عرش کے سائے تلے اسے جگہ دے تو وہ تنگدست کو مزید مہلت دے۔''

❁ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْه) [مسلم ۔ المساقاة باب فضل إنظار المعسر:۱۵۶۳]

''جس کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات دے دے تو وہ تنگدست پر آسانی کرے یا اسے معاف کردے۔''

❁ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے نوکر سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اسے معاف کردو، شاید اللہ تعالیٰ بھی ہمیں معاف کردے۔ تو جب اس کی موت آئی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو معاف کردیا۔'' [متفق علیہ]

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے تو قرضے کی مدت ختم ہونے سے پہلے اسے ہر دن کے بدلے میں (اُتنے پیسوں کا) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے جتنے اس نے بطور قرض دیئے ہوں۔ اور اگر مدت ختم ہو جائے اور پھر بھی وہ اسے مہلت دے تو اس کے بعد اسے ہر دن کے بدلے میں دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔" [صححه الحاكم ووافقه الألباني]

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"قیامت کے روز جو خوش نصیب سب سے پہلے اللہ کے سائے میں جگہ پائے گا وہ وہ شخص ہوگا جس نے کسی تنگدست کو اتنی مہلت دی کہ (اسے کہا کہ) جب وہ آسانی سے ادائیگی کر سکے تو اُس وقت تک اسے مہلت ہے۔ یا وہ اپنے مطالبہ سے دستبردار ہو کر اسے کہے: جو میرا مال تمھارے پاس ہے وہ اللہ کی رضا کیلئے تم پر صدقہ ہے۔ پھر وہ اس ورقے کو پھاڑ دے جس میں قرض کا وہ معاملہ لکھا ہوا تھا۔" [رواه الطبراني وصححه الألباني]

❁ مذکورہ حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ "میرا جو مال تمھارے پاس ہے وہ اللہ کی رضا کیلئے تم پر صدقہ ہے۔" تو اس میں یہ نہ ہو کہ وہ احسان جتلاتے ہوئے یہ بات کہے کیونکہ احسان جتلانے سے عمل برباد ہو جاتا ہے۔ اور ورقہ پھاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس آدمی پر جو قرض واجب الاداء ہے یہ اُس سے بالکل دستبردار ہو جائے۔ لہذا اُس آدمی کیلئے بہت بڑی خوشخبری ہے جو اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے 'چاہے زندگی میں ایک ہی بار سہی' اپنے مسلمان بھائی کو قرضہ دے کر مہلت دے دے، یا اگر وہ تنگدست ہو تو اسے معاف کر دے یا اس پر وہی قرضہ

صدقہ کر دے۔ خاص طور پر جب مال بندے کو محبوب ہو اور اسے اس کی ضرورت بھی ہو، پھر بھی وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنے بھائی کو مہلت دے دے یا معاف کر دے تو یقیناً اس کا اجر اور زیادہ بڑا ہوگا۔ ایسے شخص کو خوش ہونا چاہئے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ اُن کامیاب ہونے والے لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر: ۹]

''اور وہ اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ خود فاقہ سے ہوں۔ اور جو لوگ اپنے نفس کی تنگی اور بخل سے بچالئے جائیں وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

(۱۶) دنیا میں صرف ذکر اللہ اور اس کے متعلقہ اعمال ہی کی فضیلت ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''خبردار! دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو اُس کے متعلق ہو۔ اور سوائے عالم اور متعلم کے۔'' [رواہ الترمذی وحسنہ]

(۱۷) اللہ تعالیٰ کی نوازشوں کو حاصل کرنے کی ترغیب

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''بے شک تمہارے سال کے ایام میں تمہارے رب کی طرف سے بعض خاص نوازشیں ہوتی ہیں، لہٰذا تم ان کے حصول کی کوشش کیا کرو۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ان میں سے کسی نوازش کو پالے تو وہ اس کے بعد کبھی بدنصیب نہیں

ہوگا۔'' [رواه الطبراني وحسنه الألباني]

(۱۸) مجالسِ ذکر کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں، ان کا اور کوئی کام نہیں سوائے اس کے کہ وہ مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ لہذا جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہ بھی شرکائے مجلس کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ دیتے ہیں۔ (اور ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ) اس مجلس سے آسمانِ دنیا تک سارے فرشتے ہی فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ جدا جدا ہوتے ہیں تو آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے حال کو زیادہ جانتا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟

وہ جواب دیتے ہیں: ہم زمین پر تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح، تیری بڑائی، تیری توحید اور تیری بزرگی بیان کرتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟

فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کرتے ہیں.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟

وہ کہتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیفیت کیا ہوتی!

فرشتے کہتے ہیں: اور وہ تیری پناہ بھی طلب کرتے ہیں.
اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟
فرشتے جواب دیتے ہیں: تیری آگ سے اے ہمارے رب!
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انھوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟
فرشتے کہتے ہیں: نہیں.
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کی حالت کیا ہوتی!
فرشتے کہتے ہیں: اور وہ تجھ سے مغفرت بھی طلب کرتے ہیں.
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انھیں معاف کردیا اور انھیں وہ چیز عطا کردی جس کا وہ سوال کرتے ہیں اور اس چیز سے پناہ دے دی جس سے وہ پناہ مانگتے ہیں.
فرشتے کہتے ہیں: اس مجلس میں فلاں بندہ بھی تھا جو انتہائی گنہگار ہے اور وہ گذر رہا تھا کہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا.
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی معاف کردیا، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا شخص بھی محروم نہیں ہوتا۔" [البخاری : ٦٤٠٨ ، مسلم : ٢٦٨٩ ۔ واللفظ لمسلم]

(۱۹) اہلِ جنت کو ایک گھڑی پر حسرت ہوگی!

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:
"اہلِ جنت کو کوئی حسرت نہیں ہوگی سوائے اس گھڑی کے کہ جس میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تھا۔" [رواہ الطبرانی]

(۲۰) دینی علم حاصل کرنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''.....جو شخص طلبِ علم کیلئے ایک راستہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہے۔'' [رواہ مسلم]

(۲۱) عالم کی عابد پر فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے مجھے تم میں سے کسی ادنی شخص پر فضیلت ہے۔'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل کرتا ہے اوراس کے فرشتے اورتمام آسمان اورزمین والے حتی کہ چیونٹی جو اپنی بل میں ہو اور حتی کہ ایک مچھلی بھی' سب کی سب چیزیں اس شخص کیلئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو۔'' [رواہ الترمذی وصححہ الألبانی]

(۲۲) نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

① حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَصَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِیْئَاتٍ ، وَرَفَعَ عَشْرَ دَرَجَاتٍ) [رواہ النسائی وصححہ الألبانی ۔صحیح الجامع : ٦٣٥٩]

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے،اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اوراس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔''

② حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا ، وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا ، أَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ) [رواه الطبراني وحسنه الألباني۔صحيح الجامع : ٦٣٥٧]

''جو آدمی صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت بھی دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

③ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا تھا۔'' [حسنه الترمذی وصححه ابن حبان ووافقهما الحافظ فی الفتح]

④ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ پر زیادہ درود پڑھتا ہوں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میں آپ پر کتنا درود پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: (مَا شِئْتَ) ''جتنا چاہو'' میں نے کہا: چوتھا حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (مَا شِئْتَ ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ) ''جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ پڑھو گے تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے'' میں نے کہا: آدھا حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (مَا شِئْتَ ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ) ''جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ پڑھو گے تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔'' میں نے کہا: دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (مَا شِئْتَ ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)

''جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ پڑھو گے تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔''

میں نے کہا: میں آپ پر درود ہی پڑھتا رہوں تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: (إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)

''تب آپ کی پریشانی دور کرنے کیلئے یہ کافی ہوگا اور آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' [الترمذی : ٢٤٥٧ ۔ وصححه الألبانی]

مسند احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (إِذًا يَكْفِيكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ) "تب تو اللہ تبارک وتعالی دنیا وآخرت کی تمام پریشانیوں سے تمھیں بچا لے گا۔" [رواه أحمد وحسنه الألباني في صحيح الترغيب]

(۲۳) جہنم کس پر حرام ہوگی؟

❁ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ :لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ) [متفق عليه]

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے جو محض اللہ کی رضا کی خاطر لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ کہتا ہے۔"

❁ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمھیں اس آدمی کے بارے میں خبر نہ دوں جو جہنم پر حرام ہوگا اور جہنم اس پر حرام ہوگی؟ جہنم ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو (مسلمانوں سے) قریب رہتا ہو، آسان اور نرم دل ہو۔" [حسنه الترمذي وصححه الألباني]

(۲۴) غصہ پینے کی فضیلت

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو آدمی غصہ پی لے باوجودیکہ وہ اسے نکالنے پر قادر ہو تو اسے اللہ تعالی قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ وہ موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" [حسنه الترمذي ووافقه الألباني]

❁ اسی طرح جس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہو گا؟ اس میں ہے کہ

''جو آدمی اپنے غصے پر قابو پا لے اللہ تعالی اس کے عیب پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اور جو آدمی غصہ پی جائے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اس کا اظہار بھی کر سکتا تھا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے دل کو خوشی سے بھر دے گا۔''[رواہ الطبرانی و ابن ابی الدنیا و حسنه الألبانی فی صحیح الجامع]

(۲۵) آیۃ الکرسی کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا رہے تو اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے موت کے۔''[رواہ النسائی وصححه الألبانی]

یعنی جب اس پر موت آئے گی تو وہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۲۶) جنت اور جہنم اس کے بارے میں کیا کہتی ہیں؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَتِ الْجَنَّةُ : اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ : اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)[رواہ الترمذی وصححه الألبانی]

''جو شخص اللہ تعالی سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے: اے

اللہ ! اسے جنت میں داخل کردے ۔ اور جو آدمی جہنم سے تین مرتبہ پناہ طلب کرے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے پناہ دے۔"

(۲۷) قبر کھودنے ، میت کو غسل دینے اور اس کی تجہیز وتکفین کی فضیلت

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو آدمی کسی میت کو غسل دے پھر اس پر پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالی چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کرتا ہے ۔اور جو شخص میت کو کفن پہنائے اسے اللہ تعالی جنت میں باریک اور دبیز ریشم کا لباس پہنائے گا۔ اور جو آدمی میت کیلئے قبر کھودے پھر اسے اس میں چھپا دے تو اللہ تعالی اس کیلئے اُس آدمی کے اجر کی طرح اجر جاری کردیتا ہے جو ایک گھر بنائے اور قیامت تک کیلئے اسے کسی کو رہائش کیلئے دے دے۔"[رواه الحاكم وقال : صحيح على شرط مسلم وصححه الألباني في صحيح الترغيب]

❁ خوشخبری ہے اس آدمی کیلئے جو مسلمان کو غسل دے یا کفن پہنائے یا اپنے مومن بھائی کیلئے قبر کھودے تا کہ اسے اس میں دفن کرے یا وہ ان کاموں میں شریک ہو اگر چہ اس کی شراکت اپنے مال کے ساتھ ہی ہو۔لہذا جب اتنا بڑا اجر ہے اس شخص کیلئے جو ایک قبر کھودے تو آپ کے خیال میں اُس آدمی کیلئے کتنا عظیم ثواب ہو گا جو پورے قبرستان کیلئے زمین وقف کردے تا کہ اس میں اللہ کے بندوں کو دفن کیا جائے ! یقیناً اس کا اندازہ سوائے اللہ تعالی کے کسی کو نہیں ۔اور کتنا بڑا اجر ہو گا اس شخص کیلئے جو پورا غسل خانہ ہی فوت شدگان کو غسل دینے کیلئے وقف کردے! یا انھیں کفن پہنانے کیلئے مالی تعاون کرے!

❁ لہٰذا عبرت حاصل کرو اے وہ لوگو جن کو اللہ تعالیٰ نے خوشحال بنایا ہے، اور ثواب کمانے کے اس عظیم موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ اے مالدار لوگو! کیونکہ زمین کے مشرق ومغرب میں تمھارے کتنے دینی بھائی فوت جاتے ہیں اوران کے ورثاء کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہوتا کہ جس کے ساتھ وہ ایک مسلمان کو کفن پہنانے اور دفن کرنے کیلئے اس کی ضرورت کو پورا کرسکیں۔

(۲۸) نماز جنازہ پڑھنے اور میت کی تدفین میں شرکت کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص نماز جنازہ میں شریک ہو اور اس کی تدفین میں شریک نہ ہو تو اس کیلئے ایک قیراط ہے۔ اور اگر وہ اس کی تدفین میں بھی شریک ہو تو اس کیلئے دو قیراط ہیں۔'' پوچھا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے۔'' [رواہ مسلم]

❁ ذرا سوچئے! اگر چھوٹے قیراط کا مطلب جبلِ احد کی مانند اجر وثواب ہے تو بڑے قیراط میں کتنا زیادہ اجر وثواب ہوگا! ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے نوازے۔

(۲۹) مسلمان کے جنازہ میں موحدین کی کثرت

❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ ، فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ) [مسلم: ۹۴۸]

"جو مسلمان فوت ہو جائے، پھر اس کی نمازِ جنازہ میں چالیس افراد شرکت کریں جنہوں نے کبھی اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول کر لیتا ہے۔"

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "جس آدمی کی نماز جنازہ میں شرکاء تین صفوں میں ہوں تو اس کیلئے (اللہ کے فضل وکرم سے) جنت واجب ہو جاتی ہے۔" [رواه الترمذی وصححه الألبانی]

(۳۰) حسنِ اخلاق کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہو۔" [رواه مسلم]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کو سب سے زیادہ کونسی چیز جنت میں پہنچائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ) "اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق"

پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کو سب سے زیادہ کونسی چیز جہنم میں پہنچائے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ) "منہ اور شرمگاہ۔"

[رواه الترمذی: ۲۰۰٤ وحسنه الألبانی]

❁ نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

« مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ »

"قیامت کے دن مومن کے ترازو میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالی بے حیا اور گھٹیا شخص کو ناپسند کرتا ہے۔"[رواه الترمذی و صححه الألبانی]

❁ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "بے شک ایک مومن اپنے اچھے اخلاق کے ساتھ اُس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو دن کو روزے رکھتا ہو اور رات کو قیام کرتا ہو۔"[رواه ابو داؤد و صححه الألبانی]

❁ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں: "مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو۔"[رواه ابو داؤد و صححه الألبانی]

❁ نیز فرماتے ہیں: "قیامت کے روز تم میں میری مجلس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہونگے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ وہ جو کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ نرم رویہ رکھتے ہیں۔ وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کے مسلمان بھائی ان سے محبت کرتے ہیں۔"[رواه الطبرانی وصححه الألبانی]

❁ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہونگے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق کے حامل ہیں۔ اور مجھے تم میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور میری مجلس سے سب سے زیادہ دور وہ ہونگے جو گفتگو میں دوسروں پر فخر کرنے والے، دھاڑنے والے (گلے پھاڑ پھاڑ کر بات کرنے والے) اور تکبر کرنے والے ہیں۔"[رواه الترمذی و صححه الألبانی]

❁ عبداللہ بن المبارکؒ کہتے ہیں: حسنِ خُلق کا مطلب ہے خندہ پیشانی سے ملنا، نفع پہنچانا اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔ [ذكره الترمذي في سننه]

(۳۱) مغفرت کا موجب بننے والے امور میں سے یہ بھی ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''مغفرت کا موجب بننے والے امور میں سے سلام پھیلانا اور اچھی گفتگو کرنا بھی ہے۔'' [رواه الطبراني وصححه الألباني]

(۳۲) تھوڑا سا عمل اور نیک ارادہ کرکے بندہ اللہ کے ہاں اعلیٰ درجے تک پہنچ سکتا ہے

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''.....میں تمھیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔ دنیا چار آدمیوں کیلئے ہے۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ مال اور علم دونوں عطا کرے۔ پھر وہ مال کے سلسلے میں اپنے رب سے ڈرتا ہو، صلہ رحمی کرتا ہو اور اس میں جو اللہ کا حق ہے وہ اسے بھی ادا کرتا ہو۔ تو یہ سب سے افضل درجے پر فائز ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا ہو لیکن مال عطا نہ کیا ہو۔ تو وہ سچا ارادہ کرتے ہوئے کہے: اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی پہلے شخص کی طرح خرچ کرتا۔ لہذا اِس کا اور اُس پہلے شخص کا اجر برابر ہے۔ تیسرا وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہو لیکن اسے علم سے محروم رکھا ہو۔ تو وہ اپنے مال کے سلسلے میں بغیر علم کے ٹامک ٹوئیاں مارتا ہو اور نہ اس میں اپنے رب سے ڈرتا ہو اور نہ ہی صلہ

رحمی کرتا ہو۔ اور نہ ہی اس میں اللہ تعالی کے حق کو جانتا ہو۔ تو یہ سب سے نچلے مرتبے میں ہے۔ اور چوتھا وہ ہے جسے اللہ تعالی نے نہ مال دیا ہو اور نہ علم۔ تو وہ یہ کہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اُس (تیسرے) آدمی کی طرح عمل کرتا۔ تو اِس آدمی کا گناہ اپنی نیت کے اعتبار سے اُس (تیسرے) آدمی کے گناہ کے برابر ہوا۔" [رواه الترمذی وصححه الألبانی]

❁ میرے دینی بھائی! ذرا تصور کریں کہ آپ کتنا اجر کما سکتے ہیں! اگر آپ کے پاس مال نہ ہو اور آپ صدقِ دل اور پورے خلوص کے ساتھ یہ کہیں کہ اگر میرے پاس بھی فلاں تاجر کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اسی طرح خیر کے کاموں میں پیسہ خرچ کرتا جیسا کہ وہ کرتا ہے تو آپ دونوں اجر کے اعتبار سے برابر ہیں۔ کتنی عظیم نعمت ہے یہ اللہ تعالی کی! یقیناً اللہ تعالی ہی کیلئے ہیں تمام تعریفیں اور وہی مستحق ہے حمد وثناء اور بزرگی کا۔

(۳۴) اچانک آنے والی آفت سے آپ اپنے آپ کو کیسے بچا سکتے ہیں؟

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو آدمی یہ دعا (شام کے وقت) تین بار کہے:

(بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)

تو صبح ہونے تک اس پر کوئی مصیبت اچانک نہیں آئے گی۔ اور جو اسے صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھ لے تو شام ہونے تک اس پر کوئی مصیبت اچانک نہیں آئے گی۔" [رواه ابو داؤد وصححه الألبانی]

❁ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص یہ دعا صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی: (بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لاَ یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلاَ فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)
''اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' [رواه الترمذی وقال: حسن صحیح ووافقه الشیخ ابن باز رحمه الله فی تحفة الأخیار]

(۳۴) اسے اللہ تعالی دنیا وآخرت کی پریشانیوں سے بچالے گا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو آدمی ہر صبح اور ہر شام کو یہ دعا سات مرتبہ پڑھے: (حَسْبِیَ اللّٰهُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ) تو اسے اللہ تعالی دنیا وآخرت کی پریشانیوں سے بچالے گا۔'' [أخرجه ابن السنی رحمه الله وصححه شعیب وعبد القادر الأرناؤط فی تحقیق زاد المعاد]

(۳۵) یومِ جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ ، أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ) [رواه النسائی وصححه الألبانی]

''جو آدمی یومِ جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھتا ہے اس کیلئے اگلے جمعہ تک نور ہی نور ہو جاتا ہے۔''

(۳۶) جنت میں ایک کھجور

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: " جو آدمی (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم) کہے تو اُس کیلئے جنت میں ایک کھجور لگا دی جاتی ہے۔"

[رواہ الترمذی وصححہ الألبانی]

❁ اُس شخص کیلئے جنت میں کتنی کھجوریں ہونگی جس کی عادت ہی یہ ہو کہ وہ بکثرت یہ کلمات پڑھتا رہتا ہو! یقیناً اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے تصور سے بھی وسیع اور بڑا ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة : ۲٦۱] " اور اللہ جس کو چاہتا ہے کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔ اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔"

(۳۷) اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ، حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ) [متفق عليه]

" جو شخص دن میں ایک سو مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ) پڑھے تو اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔"

❁ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ " جو شخص اسے سو مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے

گناہ معاف کردئے جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔''

[رواہ الترمذی وصححہ الألبانی]

(۳۸) جنت میں شجر کاری

✿ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ ، عَذْبَةُ الْمَاءِ ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ ، غِرَاسُهَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)

''اسراء ومعراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے کہا: اے محمد ! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پہنچا دینا۔ اور انہیں آگاہ کرنا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے، اس کا پانی انتہائی میٹھا اور اس کی زمین بالکل ہموار ہے۔ اور (سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ) کے ساتھ اس میں شجر کاری کی جا سکتی ہے۔''[رواہ الترمذی : ۳٤٦۲ وحسنہ الألبانی]

✿ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو شخص (سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ) کہے تو اللہ تعالی اس کیلئے ان کلمات میں سے ہر ایک کے بدلے میں جنت میں ایک درخت اگا دیتا ہے۔''[رواہ الطبرانی فی الأوسط وحسنہ الألبانی]

(۳۹) جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:
(أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ؟)
'' کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں ؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ! آپ نے فرمایا: '' لا حول ولا قوة الا بالله جنت کا ایک خزانہ ہے۔'' [متفق علیہ]

اسی طرح حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ (ابوموسی اشعری کا نام) بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: '' کیا میں تمھیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لا حول ولا قوة الا بالله) جنت کا دروازہ ہے ۔ '' [رواہ الترمذی وصححه الألبانی]

(۴۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاتھ کو پکڑ کر جنت میں داخل کردیں گے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، فَأَنَا الزَّعِيْمُ ، لَآخُذَنَّ بِيَدِهِ حَتّٰى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)[رواہ الطبرانی وصححه الألبانی فی صحیح الترغیب والترھیب :٦٥٧]

'' جو شخص صبح کے وقت یہ دعا (رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ،

وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا) پڑھتا ہے میں اس کا ضامن ہوں اور میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا۔"

(۴۱) باقی رہنے والے اعمال

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ أَمَلًا ﴾ [الكهف:۴۶]

"مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔ اور باقی رہنے والے نیک اعمال آپ کے رب کے نزدیک اجر کے اعتبار سے اور (اللہ سے) اچھی امید کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہیں۔"

❁ نبی کریم ﷺ نے 'باقیاتِ صالحات' کی تفسیر یوں کی ہے:

(اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)

"باقیاتِ صالحات (باقی رہنے والے نیک اعمال) یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔" [قال الشيخ ابن باز : أخرجه النسائي وصححه ابن حبان والحاكم]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ) [رواه مسلم والترمذي]

''اگر میں سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔'' (یعنی دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہے)

(۴۲) تلاوت وقراءتِ قرآن مجید کی فضیلت

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ)

''تم قرآن پڑھتے رہا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں (اور اس پر عمل کرنے والوں) کیلئے شفاعت کرے گا۔'' [مسلم:۱۳۳۷]

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)

[رواه الترمذي وقال : حسن صحيح ووافقه الألباني]

''صاحب قرآن (حافظ قرآن اور اس پر عمل کرنے والے) کو کہا جائے گا: قراءت کرتے جاؤ اور (جنت کی سیڑھیوں پر) چڑھتے جاؤ۔ اور ترتیل کے ساتھ پڑھو جیسا کہ تم دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتے تھے، پس تمھاری منزل وہاں ہوگی جہاں تم آخری آیت ختم کروگے۔''

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''صاحب قرآن قیامت کے روز آئے گا تو قرآن کہے گا: اے میرے رب!

اس کو مزین فرما۔ تو اسے عزت واکرام والا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس کو مزید مزین فرما۔ لہذا اسے عزت واکرام والی دو چادریں پہنائی جائیں گی۔ قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ تعالی اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور (جنت کی سیڑھیوں پر) چڑھتے جاؤ۔ اور ہر آیت کے بدلے میں تمھیں ایک نیکی دی جائے گی۔'' [حسنه الترمذي ووافقه الألباني]

❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا ، لاَ أَقُوْلُ : أَلَمّ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ ، وَلاَمٌ حَرْفٌ ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ) [رواه الترمذي وصححه الألباني]

''جو آدمی کتاب اللہ (قرآن مجید) کا ایک حرف پڑھتا ہے اسے ایک نیکی ملتی ہے۔ اور ایک نیکی اس جیسی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ (أَلم) ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا اور میم تیسرا حرف ہے۔''

❁ ذرا غور کیجئے (اللہ آپ پر رحم کرے) کہ قرآن مجید میں ہزاروں آیات اور ان میں لاکھوں حروف ہیں، تو ان کی تلاوت کا ثواب کتنا عظیم ہوگا! اور یہ چیز اللہ تعالی کے وسیع فضل اور عظیم احسان کی دلیل ہے۔

اسی لئے اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ [يونس:۵۸]

''آپ کہہ دیجئے کہ انھیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔

یہ اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جنھیں وہ جمع کرتے ہیں۔''

(۴۳) اس نے سورۃ الاخلاص سے محبت کی تو اسے جنت کی خوشخبری مل گئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس سورت (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اُس سے تیری محبت ہی تجھے جنت میں داخل کردے گی۔'' [رواہ البخاری والترمذی]

(۴۴) جنت میں ایک گھر کس کیلئے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو شخص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) کو دس مرتبہ پڑھے اللہ تعالی اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔'' [رواہ أحمد وصححه الألبانی]

(۴۵) معلمِ قرآن اور تعلیمِ قرآن کے سلسلے میں تعاون کرنے والے کی فضیلت

❁ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) [البخاری:۵۰۲۷]

''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھلایا۔''

❁ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت کی تعلیم دے تو وہ جب تک پڑھی جاتی رہے گی اسے اس کا ثواب ملتا رہے گا۔'' [أخرجه أبو سهل القطان فی حدیثه عن شیوخه وقال الألبانی: وهذا إسناد جید عزیز]

(۴۶) مسجد میں قراءتِ قرآن یا تعلیمِ قرآن کیلئے جانے کی فضیلت

❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم 'صفہ' میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ ہر روز صبح سویرے 'بطحان' یا 'عقیق' میں جائے، پھر وہاں سے دو موٹی تازی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے ؟ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ! ہم سب یہ پسند کرتے ہیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(أَفَلاَ يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ ، وَثَلاَثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاَثٍ ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ)

''تو کیا تم میں سے کوئی شخص صبح سویرے مسجد میں نہیں جاتا جہاں وہ کتاب اللہ کی دو آیات کا علم حاصل کرے یا ان کی تلاوت کرے، یہ اس کیلئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ اور تین آیات تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ پھر اسی طرح ہر آیت ایک ایک اونٹ سے بہتر ہوگی۔'' [رواه أحمد ومسلم : ۸۰۳]

❁ 'بطحان' مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ اور 'عقیق' مدینہ میں ایک وادی کو کہتے ہیں۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں اس لئے جائے کہ وہ قرآن کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی تلاوت کرے تو یہ اس کیلئے دو موٹی اور بڑی اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیات تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار اونٹنیوں سے اور پچاس آیات پچاس اونٹنیوں

سے بہتر ہیں۔ اگر وہ اس سے زیادہ آیات پڑھے گا تو اللہ کے ہاں اس سے بھی زیادہ اجر وثواب ہے۔ تو آپ غور کریں (اللہ تعالی مجھے اور آپ کو اپنی اطاعت کی توفیق دے) کتنا بڑا ہے اللہ تعالی کا یہ فضل وکرم! خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اِس کی اہمیت کو سمجھتا ہو اور ہر روز مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو چاہے دس آیات کی ہی سہی، جس میں چند سیکنڈ سے زیادہ ٹائم نہیں لگتا۔ کتنی بڑی نعمت ہے اگر یہ حاصل ہو جائے! اور کس قدر افسوس ہے اِن مواقع کو ضائع کرنے پر جن میں ہم غافل رہتے ہیں!

(۴۷) خیر کے دروازے کھولنے کی ترغیب اور شر اور فتنوں کے دروازے کھولنے سے ڈراوا

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''بے شک یہ خیر کے خزانے ہیں اور اِن خزانوں کی چابیاں بھی ہیں۔ لہذا (طوبی) ہے اس آدمی کیلئے جس کو اللہ تعالی خیر کی چابی اور شر کے دروازے کو بند کرنے والا بنائے۔ اور تباہی وبربادی ہے اس آدمی کیلئے کہ جس کو اللہ تعالی شر کی چابی اور خیر کو بند کرنے والا بنائے۔'' [رواہ ابن ماجة وحسنه الألباني]

❁ (طوبی) کی تشریح وتفسیر آپ ﷺ نے دوسری حدیث میں یوں فرمائی: ''(طوبی) جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت سو سال میں طے ہو سکتی ہے۔ اور اہلِ جنت کے کپڑے اسی درخت کی چھلی سے نکلتے ہیں۔'' [رواہ أحمد وحسنه الألباني]

(۴۸) نیکیوں میں کئی گنا اضافہ

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں۔ پھر اس نے (انھیں لکھنے کا نظام) واضح فرمایا۔ چنانچہ جو شخص کسی نیک کام کا ارادہ کرے پھر اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اس کیلیئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر وہ اس کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالی اس کے بدلے میں اپنے پاس دس نیکیاں لکھ دیتا ہے حتی کہ یہ سات سو گنا اور اس سے بھی زیادہ تک چلی جاتی ہیں۔ اور اگر وہ کسی برائی کا ارادہ کرے پھر اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اسے بھی اپنے پاس ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالی اس کے بدلے میں ایک ہی برائی لکھتا ہے۔'' [متفق علیہ]

(۴۹) دعوت الی اللہ کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''پس اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالی تمھارے ذریعے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمھارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔'' [متفق علیہ]

❁ 'سرخ اونٹ' عرب لوگوں کے ہاں سب سے عمدہ اور سب سے محبوب مال سمجھا جاتا ہے۔

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

(مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ ، لَا يَنْقُصُ

ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا) [مسلم:۲۶۷۴]

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے تو اسے بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ملتا ہے اور پیروی کرنے والوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔ اور جو شخص کسی گناہ کی طرف بلاتا ہے تو اسے بھی اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا اس کے کرنے والوں کو ہوتا ہے اور کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔''

❁ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص لوگوں کو قرآن، ذکر، نماز، سنت اور صحیح اسلامی عقیدے کی تعلیم دے اور انھیں دعوت الی اللہ کا اسلوب سکھلائے اور امر بالمعروف کے طریقوں اور نیک اعمال کے بارے میں بتائے تو وہ اللہ کے حکم سے بہت بڑے اجر وثواب سے ہمکنار ہوسکتا ہے۔ اور وہ قیامت کے روز جب ڈھیروں اجر وثواب کو دیکھے گا تو وہ اسے اپنے گمان سے کہیں زیادہ پائے گا۔ اللہ تعالی کا فضل وکرم بہت بڑا ہے ۔ لہذا علمائے کرام، خیر وبھلائی کی طرف دعوت دینے والے حضرات اور اصلاح کرنے والے خوش نصیبوں کیلئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔

❁ احادیثِ رسول ﷺ کو یاد کرنے اور انھیں آگے پہنچانے والے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے یوں بشارت سنائی: (نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ، وَحَفِظَهَا ، وَبَلَّغَهَا ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ)[رواه الترمذي : ٢٦٥٨ ، وابن ماجه : ٢٣٠ ـ وصححه الألباني]

''اللہ تعالی اس شخص کا چہرہ تروتازہ اور حسین وجمیل کردے جس نے میری بات سنی پھر اسے ذہن نشین کرلیا اور اسے اچھی طرح حفظ کرکے آگے پہنچایا۔ کیونکہ بسا

اوقات ایک شخص ایک مسئلے کو سمجھتا ہے اور اسے اس شخص تک پہنچا دیتا ہے جو اس سے زیادہ سمجھ دار ہوتا ہے۔"

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص خیر کے کسی کام کی طرف راہنمائی کرے تو اس کیلئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا اس کے کرنے والے کیلئے ہے۔" [رواہ مسلم]

❁ امام صنعانی ؒ اپنی کتاب (سبل السلام) میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس حدیث میں جس 'راہنمائی' کا ذکر کیا گیا ہے اس میں کسی کو کارِ خیر کی طرف متوجہ کرنا بھی آتا ہے اور یہ بھی کہ جو شخص خیر کا طلبگار ہو وہ اسے آگاہ کرے کہ فلاں آدمی کے ہاں جا کر اس کا مطلب پورا ہوسکتا ہے۔ اسی طرح وعظ ونصیحت کرنا اور نفع بخش علوم کے بارے میں کتب تالیف کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ اور لفظ 'خیر' دنیا وآخرت کی تمام بھلائیوں کو شامل ہے۔ کس قدر جامع ہے یہ ارشادِ نبوی!

(۵۰) اچھا طریقہ اختیار کرنے اور فوت شدہ سنت کو زندہ کرنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ اختیار کرے تو اسے اُس کا بھی اجر ملے گا اور اُس کا بھی جو اس کے بعد اُس پر عمل کرے گا۔ اور ان سب کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔" [رواہ مسلم]

(۵۱) لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

''جو شخص کسی کو علم سکھلائے تو اسے (تعلیم دینے کا اور) اس پر عمل کرنے والے کا اجر بھی ملے گا۔ اور عمل کرنے والے کے اجر میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔'' [رواه ابن ماجة وحسنه الألبانی]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''بے شک اللہ تعالی رحمتیں نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان اور زمین والے حتی کہ چیونٹی جو اپنی بل میں ہو اور حتی کہ ایک مچھلی بھی، سب کی سب چیزیں اس شخص کیلئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو۔'' [رواه الترمذی وصححه الألبانی]

(۵۲) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فضیلت اور اس کا وجوب

❁ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ [الأعراف:۱۶۵]

ترجمہ: ''پھر جب وہ لوگ ان باتوں کو بھول گئے جن کی انھیں نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے صرف ان لوگوں کو عذاب سے بچالیا جو برائی سے منع کرتے تھے۔ اور ظالموں کو ان کے گناہوں کے سبب سخت عذاب میں گرفتار کرلیا۔''

❁ اسی طرح فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا

مُصْلِحُونَ﴾[ھود:۱۱۷]

ترجمہ: ''اور آپ کا رب بستیوں کو اس حال میں کہ ان میں رہنے والے اصلاح پسند ہوں ناحق ہلاک نہیں کرتا۔''

❁ حافظ ابن کثیرؒ اِس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''یعنی اللہ تعالی کا عذاب کبھی کسی ایسی بستی میں نہیں آیا جس میں اصلاح پسند لوگ رہائش پذیر ہوں ۔ ہاں جب انھوں نے ظلم کیا تو اللہ کا عذاب آ پہنچا۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَـٰكِن ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمْ﴾[ھود:۱۰۱]

''ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے ہی اپنے آپ پر ظلم کیا۔''

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دیتے رہنا اور ضرور بالضرور برائی سے منع کرتے رہنا ورنہ بہت قریب ہے کہ اللہ تعالی تم پر اپنا عذاب نازل کردے ، پھر تم اسے پکارو گے بھی تو تمھاری پکار قبول نہیں کی جائے گی۔'' [حسنه الترمذي وصححه الألباني]

❁ ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے درمیان جب صلحاء ہونگے تو تب بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:''ہاں جب برائی بہت زیادہ ہو جائے گی۔''[متفق علیه]

(۵۳) اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بہت دور کر لیا!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِىْ آدَمَ عَلَى سِتِّيْنَ وَثَلاثِمِائَةِ

مِفْصَلٍ ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلاثِمِائَةِ السُّلاَمٰى ، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)[رواہ مسلم : ۱۰۰۷]

”بنو آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔لہذا جو شخص ان کے بقدر الله اکبر ، الحمد لله ، لا إله إلا الله ، سبحان الله ، أستغفر الله کہے اور لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی ہٹادے ،اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو وہ یقین کرلے کہ اس دن اس نے اپنے آپ کو جہنم سے دور کرلیا۔“

(۵۴) راستے پر پڑی ہوئی تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”میں نے جنت میں ایک شخص کو ٹہلتے ہوئے دیکھا جو اِس وجہ سے اُس میں داخل کیا گیا تھا کہ راستے کے عین درمیان میں ایک درخت تھا جو لوگوں کی تکلیف کا سبب بن رہا تھا تو اس نے اسے کاٹ دیا۔“[رواہ مسلم]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

”ایک شخص ایک جگہ سے گذرا جہاں راستے کے عین درمیان میں درخت کی ایک ٹہنی تھی تو اس نے کہا: اللہ کی قسم ! میں اسے ضرور ہٹاؤں گا کیونکہ اس سے مسلمانوں کو اذیت پہنچ رہی ہے۔ چنانچہ اسے جنت میں داخل کردیا گیا۔“[رواہ مسلم]

(۵۵) نیکی کے کام برے انجاموں سے بچاتے ہیں

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''نیکی کے کام برے انجاموں سے بچاتے ہیں۔ اور خفیہ طور پر صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے۔ اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور نیکی کا ہر کام صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور جو لوگ دنیا میں اچھے ہوتے ہیں وہی آخرت میں بھی اچھے تصور کیئے جائیں گے۔'' [رواه الطبراني وصححه الألباني]

(۵۶) چار آسان کام جنت کا مستحق بنا دیتے ہیں

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون نمازِ جنازہ میں اور میت کی تدفین میں شریک ہوا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں شریک ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام جس شخص میں (ایک دن کے دوران) جمع ہو جائیں وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔'' [رواه مسلم]

امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ جو شخص زندگی میں چاہے ایک ہی بار یہ چاروں کام ایک دن میں کر لے تو اسے یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

(۵۷) پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک بھی جنت میں داخل کرنے والے اسباب میں سے ہے

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا۔'' پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کون؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔'' [رواہ البخاری]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔'' [رواہ مسلم]

اِن دونوں حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسی سے حسنِ سلوک کرے اسے اِس کا اجر دیا جائے گا۔ قرآن وحدیث کے دیگر واضح دلائل سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

(۵۸) اللہ کی رضا کیلئے کسی سے محبت کرنا

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: «إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ ؟ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي»

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: آج میری خاطر محبت کرنے والے کہاں ہیں! میں انھیں اپنے سائے میں جگہ دیتا ہوں جبکہ آج میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔'' [مسلم: ۲۵۶۶]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری

18637

خاطر محبت کرنے والوں کیلئے ایسے روشن ممبر ہونگے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔" [قال الترمذی : حسن صحیح وصححہ الألبانی]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:"..... وہ شخص جو شہر کے ایک کونے میں مقیم اپنے بھائی سے صرف اللہ کی رضا کیلئے ملنے جاتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔" [رواہ الطبرانی وحسنہ الألبانی]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

« إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ لَهُ : طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ ، وَتَبَوَّأْتَ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ » [رواہ البخاری فی الأدب المفرد وحسنہ الألبانی]

"جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت یا اس سے ملنے کیلئے جائے تو اللہ تعالی کہتا ہے کہ تمھیں خوشحالی نصیب ہو، تمھارا چلنا بہت اچھا ہے اور تم نے جنت میں ایک گھر بنا لیا ہے۔"

❁ ابو ادریس الخولانی بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ سے اللہ کی رضا کیلئے محبت کرتا ہوں۔ انھوں نے کہا: واقعتاً اللہ کی رضا کیلئے ؟ میں نے کہا: جی ہاں محض اللہ کی رضا کیلئے۔ تو انھوں نے کہا: آپ کو خوشخبری ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا:

« قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ » [رواہ مالك بإسناد صحیح وصححہ الألبانی فی صحیح الترغیب والترهیب : ۳۰۱۸]

"اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کیلئے واجب ہو جاتی ہے جو میری رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ، ایک دوسرے سے مل بیٹھتے ، ایک

دوسرے کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

❁ رسول اکرم کا ارشاد ہے: ''قیامت کے روز اللہ تعالی یقینی طور پر کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا اور انھیں ہیروں سے بنے ہوئے ممبروں پر بٹھائے گا۔ لوگ ان پر رشک کریں گے حالانکہ وہ انبیاء اور شہداء میں سے نہیں ہونگے۔'' چنانچہ ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ان کے بارے میں واضح طور پر بتلایئے تاکہ ہم انھیں پہچان لیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے اور اس کا ذکر کرنے کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں۔'' [رواہ الطبرانی وحسنہ المنذری وقال الهيثمی : رجالہ موثقون]

(۵۹) مصافحہ کرنے سے گناہوں کی مغفرت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو دو مسلمان بوقتِ ملاقات مصافحہ کریں تو ان کے جدا جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

[حسنہ الترمذی وصححہ الألبانی]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو دو مسلمان بوقتِ ملاقات ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے (مصافحہ کرتے) ہیں اللہ تعالی پر ان کا حق ہے کہ وہ ان کی دعا کو قبول کرے اور ان کے ہاتھ الگ الگ ہونے سے قبل ان کی مغفرت کردے۔''

[أخرجہ الإمام أحمد فی المسند وقال شعیب الأرناؤط : صحیح لغیرہ]

❁ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان باہمی الفت ومحبت اور ان کا اتفاق واتحاد اللہ تعالی کی ان سے محبت کا موجب بنتا ہے۔

❁ تاہم یہ واضح رہے کہ غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔جیسا کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَأَنْ يُّطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ» [السلسلة الصحيحة للألباني : ۲۲٦]

''تم میں سے کسی ایک کے سر میں لوہے کی سوئی کے ساتھ مارا جائے تو یہ اُس کیلئے اِس سے بہتر ہے کہ وہ اُس عورت کو ہاتھ لگائے جو اُس کیلئے حلال نہیں۔''

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔اور میری کوئی بات سو خواتین کیلئے بھی ایسے ہی ہے جیسا کہ میں کسی ایک خاتون سے کوئی بات کہوں۔'' [أخرجه مالك فی الموطأ وأحمد فی مسنده وصححه الألبانی]

(٦٠) جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کردے تو .....

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کردے تو وہ اس میں زیادہ سے زیادہ استغفار لکھوائے۔'' [رواه البيهقی فی شعب الإيمان وحسنه الألبانی]

(٦١) پانی کا ایک گھونٹ پلا کر وہ جنت میں چلا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص ایک راستے پر چل کر جا رہا تھا کہ اسے شدید پیاس محسوس ہوئی،

اسے ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی نوش کرلیا۔ باہر نکلا تو اس نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا جو شدید پیاس کی وجہ سے مٹی کھا رہا تھا، وہ (اپنے دل میں) کہنے لگا: پیاس نے اس کتے کا برا حال کر رکھا ہے جیسا کہ میرا برا حال تھا۔ پھر وہ دوبارہ کنویں میں اترا، اپنے موزے میں پانی بھرا، اسے اپنے منہ کے ساتھ پکڑ کر اوپر کو چڑھا اور باہر آ کر کتے کو پانی پلایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ) ''اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اسے جنت میں داخل کردیا۔'' [البخاری: ۲۳۶۳، مسلم: ۲۲۴۴]

(۶۲) عابدہ خاتون جو اپنے پڑوسیوں کو ایذاء پہنچانے کے سبب جہنم میں چلی گئی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا کہ فلاں عورت رات کو قیام کرتی اور دن کو روزہ رکھتی ہے۔ اِس کے علاوہ اور کئی نیک کام اور صدقہ وغیرہ بھی کرتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کے ساتھ اپنے پڑوسیوں کو ایذاء بھی پہنچاتی ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔ وہ جہنم والوں میں سے ہے۔''

پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو بتایا کہ فلاں عورت فرض نمازیں پڑھتی ہے، پنیر کے ٹکڑوں ساتھ صدقہ کرتی ہے اور کسی کو ایذاء نہیں پہنچاتی۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنت والوں میں سے ہے۔'' [رواه البخاری فی الأدب المفرد وصححه الألبانی]

(۶۳) اپنے بھائی کا غائبانہ دفاع کرنے کی بناء پر آپ جہنم سے نجات پا سکتے ہیں

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے اللہ تعالی قیامت کے روز اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو دور کردے گا۔''

[حسنه الترمذی وصححه الألبانی]

عزت کے دفاع کا مطلب یہ ہے کہ کسی انسان کی مذمت کی جارہی ہو تو یہ اس کا دفاع کرے۔ یا یہ کہ اس کی ذات پر یا اس کے خاندان پر حرف آرہا ہو تو یہ اس کا دفاع کرے۔

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالی زبان اور شرمگاہ کے شر سے بچا لے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[حسنه الترمذی ووافقه الألبانی]

(۶۴) کفارۂ مجلس

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں وہ بے تحاشا فضول گفتگو کرے، پھر اُس مجلس سے اٹھنے سے پہلے وہ یہ دعا پڑھے:

(سبحانك اللهم وبحمدك ، أشهد أن لا إله إلا أنت ، أستغفرك وأتوب إليك) تو اُس کے اُس مجلس میں ہونے والے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔''[رواه الترمذی وصححه الألبانی]

(۶۵) دورخی کرنے والے شخص کی مذمت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''لوگوں میں سب سے برا آدمی وہ ہے جو دورخی

اختیار کرتا ہو۔ جو اِن لوگوں کے پاس ایک رخ اور اُن کے پاس دوسرے رخ کے ساتھ آتا ہو۔'' [رواہ مسلم]

(۶۶) چغل خوری کرنا حرام ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ»

''چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' [مسلم: ۱۰۵]

چغل خوری سے مراد ہے لڑائی جھگڑے کی نیت سے لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کی باتوں کو نقل کرنا۔

(۶۷) ایک لفظ جنت میں پہنچا دیتا ہے اور ایک ہی لفظ جہنم میں داخل کر دیتا ہے

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''ایک بندہ اللہ کو راضی کرنے والا ایک ہی لفظ بولتا ہے اور وہ اس کی کوئی خاص پروا نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے اُس لفظ کی وجہ سے جنت میں اس کے درجات کو بلند کر دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کو ناراض کرنے والا ایک ہی لفظ بولتا ہے اور وہ اس کی پروا نہیں کرتا تو اس کی وجہ سے وہ جہنم کی گہرائی میں چلا جاتا ہے۔'' [رواہ البخاری]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''بے شک ایک بندہ ایک لفظ بولتا ہے جس کے بارے میں اسے پتہ نہیں ہوتا کہ اس میں کیا وبال ہے! لیکن وہ اُس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیان جو مسافت ہے اس سے بھی زیادہ جہنم میں نیچے چلا جاتا ہے۔'' [متفق علیہ]

(۶۸) درگزر کرنا اور دل کو (بغض وحسد سے) پاک رکھنا جنت میں لے جانے والے اسباب میں سے ہے

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابھی تمھارے پاس ایک آدمی آئے گا جو اہلِ جنت میں سے ہے۔'' چنانچہ ایک انصاری صحابی آیا جس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور اُس نے اپنا جوتا بائیں ہاتھ میں اٹھا رکھا تھا۔ پھر جب اگلا دن آیا تو آپ ﷺ نے پھر اُسی طرح فرمایا۔ چنانچہ پھر بھی وہی آدمی اُسی حالت میں رونما ہوا۔ اس کے بعد تیسرے دن بھی اُسی طرح ہوا جیسا کہ پہلے دو دنوں میں ہوا تھا۔ بعدازاں جب نبی کریم ﷺ چلے گئے تو عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے ہو لئے ...... انھوں نے اُس آدمی سے کہا: میں تمھارے پاس اِس لئے آ کے ٹھہرا کہ میں دیکھوں کہ تم کیا عمل کرتے ہو تا کہ میں بھی تمھارے نقشِ قدم پہ چل سکوں۔ لیکن میں نے تمھیں کوئی بہت زیادہ اعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ تمھارے بارے میں نبی کریم ﷺ نے تین بار جنت کی بشارت دی؟ تو اس نے جواب دیا: تم نے جو کچھ دیکھا میں بس یہی اعمال ہی کرتا ہوں۔ تاہم میرے اندر ایک خاص بات یہ ہے کہ میں کسی مسلمان کے بارے میں دل میں کوئی غلط سوچ نہیں رکھتا اور نہ ہی میں کسی خیر کی بناء پر جو کسی کو اللہ تعالی نے دے رکھی ہو اُس سے حسد کرتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا: میں جب رات کو سونے لگتا ہوں تو اس حالت میں سوتا

ہوں کہ میرے دل میں کسی کے بارے میں خیانت اور بغض کے جذبات نہیں ہوتے۔ تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: بس یہی وہ چیز ہے جس نے تجھے جنتی بنا دیا ہے۔ [مختصرا من مسند احمد]

❁ سفیان بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابو بشیر سے کہا: ذرا بتلائیے کہ ہمارے اسلاف کے اعمال کس طرح تھے؟ تو انھوں نے کہا: وہ عمل کم کرتے تھے لیکن انھیں اجر زیادہ ملتا تھا! میں نے کہا: وہ کیوں؟ تو انھوں نے کہا: اس لئے کہ ان کے دل پاک تھے۔

❁ اِس مقام پر ایک خوبصورت بات قابلِ ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک فاضل بھائی نے جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سنی تو فورا یہ دعا کرنے لگے: (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِمَنْ ظَلَمَنِي) ''اے اللہ! مجھے بھی معاف کر دے اور اس کو بھی جس نے مجھ پر ظلم کیا۔''

یقین مانیں یہ اللہ تعالی کا بہت بڑا فضل ہے جو صرف اُس شخص کو مل سکتا ہے جس کا ایمان کامل ہو، اس کا نفس (گھٹیا صفات سے) بلند ہو اور اس کا دل اپنے مومن بھائیوں کے متعلق پاک ہو۔ پھر وہ اپنے نفس کو اپنی انہی صفات پر مجبور کئے رکھے۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾ [فصلت: ۳۵]

''اور یہ صفت صرف ان لوگوں میں پیدا ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ صرف بڑے نصیب والے کو حاصل ہوتی ہے۔''

(۶۹) مسلمانوں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا واجب ہے اور انھیں بغیر ضرورت کے پھیلانا حرام ہے

❁ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾[النور: ۱۹]

''جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ تعالی ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

'' دنیا میں کوئی بندہ جب کسی بندے پر پردہ پوشی کرتا ہے تو آخرت میں اللہ تعالی اس پر پردہ پوشی کرے گا۔''[رواہ مسلم]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: '' اے ان لوگوں کی جماعت جو صرف اپنی زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہ ہوا! تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیبوں کو مت تلاش کیا کرو۔ کیونکہ جو شخص ان کے عیبوں کی تلاش میں رہتا ہے اللہ تعالی اُس کے عیبوں کا پیچھا کرتا ہے اور جس آدمی کے عیبوں کا اللہ تعالی پیچھا کرے تو وہ اسے اُس کے گھر میں ضرور رسوا کرتا ہے۔''[رواہ ابو داؤد وقال الألبانی: حسن صحیح]

(۷۰) جنت میں گھر کی ضمانت... کس کیلئے؟

آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ

تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا ، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا ، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقَهُ»

''میں اس شخص کو جنت کے ادنی درجہ میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے سے اجتناب کرے۔ اور اس شخص کو جنت کے درمیانے درجہ میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ چھوڑ دیتا ہے اگرچہ وہ مذاق کیوں نہ کر رہا ہو۔ اور اس شخص کو جنت کے اعلی درجہ میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔'' [ابو داؤد : ٤٨٠٠ ـ وحسنه الألباني]

(۷۱) لوگوں کے مابین صلح کرانے کی فضیلت

❁ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿لاَ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتَغَاءَ مَرْضَاتِ اللّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء : ١١٤]

''ان کی بہت ساری سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔ سوائے اس آدمی کے جو صدقہ یا بھلائی یا لوگوں کے درمیان صلح کا حکم دے۔ اور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ایسا کرے گا تو ہم اسے عنقریب اجرِ عظیم عطا کریں گے۔''

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمھیں روزہ، نماز اور صدقہ سے بہتر درجے والا عمل نہ بتاؤں؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آپس کے تعلقات کو بہتر بنانا۔ کیونکہ باہمی تعلقات میں بگاڑ ہی ایسی چیز ہے جو مونڈ کر رکھ دیتی ہے۔'' [صححه الترمذي ووافقه الألباني] ایک روایت میں ہے کہ

''میں نہیں کہتا کہ یہ چیز بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈتی ہے۔'' [رواہ الترمذی وقال الألبانی فی صحیح الترغیب والترھیب : حسن لغیرہ]

(۷۲) عیادتِ مریض کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غَدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ»[حسنه الترمذی : ۹۶۹ ۔ وصححه الألبانی]

''کوئی مسلمان جب صبح کے وقت مسلمان بھائی کی عیادت کرے تو شام ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور جنت میں اس کیلئے ایک باغ ہوگا (یا چنے ہوئے پھل ہونگے)''

(۷۳) اذان اور مؤذن کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو آدمی بارہ سال اذان کہتا رہے تو اس کیلئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ اور ہر دن کی اذانوں کے بدلے میں اس کیلئے ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' [رواہ ابن ماجة وصححه الألبانی]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''مؤذن قیامت کے روز سب سے

لمبی گردنوں والے ہونگے۔'' [رواہ مسلم]

❁ نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جس قدر مؤذن کی آواز لمبی ہو اسی قدر اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔ اور جتنے لوگ اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ان کے اجر کی طرح اسے بھی اجر ملتا ہے۔'' [رواہ الطبرانی وصححہ الألبانی]

❁ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ لہذا جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کیلئے اذان کہو تو اذان کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا کرو کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے اور جتنے جن وانس اور دیگر چیزیں اس آواز کو سنتی ہیں تو وہ قیامت کے روز اس کیلئے گواہی دیں گی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ بات رسول اکرم ﷺ سے سنی تھی۔ [رواہ البخاری]

❁ عزت مآب شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں: مؤذنین کیلئے بڑی خوشخبری ہے بشرطیکہ وہ اخلاص اور صدق دل سے اذان کہیں۔

(۷۴) دو رکعتیں جنت میں لے جانے والے اسباب میں سے

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو آدمی اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں اِس طرح پڑھے کہ ان میں دلی اور ظاہری طور پر اللہ ہی کی طرف توجہ رکھے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' [رواہ مسلم]

(۷۵) مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

❁ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) [رواه ابو داؤد : ٥٦١ والترمذي : ٢٢٣ وصححه الألباني]

"اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو بشارت دے دیجئے کہ انھیں قیامت کے روز مکمل نور نصیب ہوگا۔"

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا ، كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ) [البخاري : ٦٦٢ ، مسلم : ٦٦٩]

"جو شخص صبح کے وقت یا شام کے وقت مسجد میں جائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں مہمان نوازی تیار کرتا ہے، وہ جب بھی جائے، صبح کو یا شام کو۔"

(٧٦) سات قسم کے لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ اپنا سایہ نصیب کرے گا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

(سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ ، اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ) [البخاري : ٦٦٠، مسلم : ١٠٣١]

"سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا: عادل حکمران۔

وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت کے ساتھ ہوئی۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لٹکا ہوا ہو۔ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ کی رضا کیلئے محبت کی، اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا جدا ہوئے۔ وہ آدمی جس کو ایک عہدے پر فائز خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ طور پر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اور وہ آدمی جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔"

(۷۷) وضو کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو آدمی اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی چلے جاتے ہیں۔" [رواہ مسلم]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف اس کے چل کر جانے کو اضافی عبادت سمجھا جاتا ہے۔" [رواہ مسلم]

(۷۸) وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر وضو سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے:

(أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ۔ وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔''

تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ وہ جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے ۔'' [رواہ ابو داؤد وصححه الألبانی]

(۷۹) وضو کے بعد دو رکعتوں کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

''اے بلال ! تم مجھے اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے اسلام قبول کرنے کے بعد کیا ہو اور تمھیں اس کا اجر وثواب ملنے کی زیادہ امید ہو ۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے سامنے تمھارے جوتوں کی آواز سنی تھی ۔''

تو انھوں نے کہا : میں نے اور تو کوئی عمل نہیں کیا سوائے اس کے کہ میں دن اور رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد حسب توفیق نماز ضرور پڑھتا ہوں ۔'' [متفق علیه وهذا لفظ البخاری]

(۸۰) اذان کے بعد کی دعا اور اس کا ثواب

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : ''جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے :

(اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ) تو اس کیلئے قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے ۔'' [رواہ البخاری]

(۸۱) مسواک کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''مسواک کرنے سے ایک تو منہ پاک ہوتا ہے اور دوسرا اس سے اللہ کی رضا مندی نصیب ہوتی ہے۔'' [رواہ البخاری]

(۸۲) پانچ نمازوں کی فضیلت

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اَلصَّلَوَاتُ الْخَمسُ ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ ، إِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرَ)[رواہ مسلم : ۲۳۳]

''پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک ماہِ رمضان دوسرے ماہِ رمضان تک درمیان والے گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔''

(۸۳) بکریوں کا چرواہا جس کیلئے نبی کریم ﷺ نے جنت کی گواہی دی!

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کہیں جا رہے تھے کہ اسی دوران آپ نے ایک آدمی کو (الله أكبر الله أكبر) کہتے ہوئے سنا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فطرتِ اسلام پر ہے۔'' پھر اس نے کہا: (أشهد أن لا إله إلا الله) تو آپ نے فرمایا: ''یہ شخص جہنم سے آزاد ہو گیا ہے۔'' چنانچہ لوگ اُس آدمی کی طرف جلدی جلدی گئے تو انھوں نے دیکھا کہ وہ ایک چرواہا تھا

جو نماز کا وقت شروع ہونے پر اذان کہہ رہا تھا۔'' [رواہ ابن خزیمة فی صحیحه وقال المنذری : وهو فی مسلم بنحوه ، وصححه الألبانی]

❁ آپ ذرا غور کریں (اللہ آپ پر رحم کرے) کہ یہ کتنی بڑی فضیلت ہے اور اِس عمل کا کتنا زیادہ ثواب ہے ! اور یہ اللہ کی قسم ! صرف اُس آدمی کے اخلاص کی بناء پر ہے۔ چنانچہ جب اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کیا اور خالصتاً اس کیلئے عبادت کی تو اسے وہ چیز مل گئی جس کا وہ متمنی تھا۔ ہم بھی اللہ کریم سے اس کے وسیع فضل وکرم کا سوال کرتے ہیں۔

(۸۴) بیابان زمین پر اکیلے نماز پڑھنے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کسی بیابان جگہ پر ہو اور نماز کا وقت شروع ہو جائے تو وہ وضو کرے اور اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرے ، پھر اقامت کہہ کر نماز شروع کر دے تو دو فرشتے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور اگر وہ اذان بھی کہے اور اقامت بھی تو اُس کے پیچھے اللہ کے لشکروں میں سے اتنے (فرشتے) نماز پڑھتے ہیں کہ جن کے دونوں اطراف کے کنارے دیکھے نہیں جا سکتے۔'' [رواہ ابو داؤد وصححه الألبانی]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''تمھارا رب بکریوں کے اُس چرواہے سے بڑا خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کے ایک کونے میں اذان کہے اور نماز پڑھے ۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: دیکھو میرے اِس بندے کی طرف جس نے اذان اور اقامت کے بعد نماز شروع کر دی ہے۔ اُس نے ایسا میرے

خوف کی بناء پر کیا ہے۔ اِس لئے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر کے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔" [رواہ النسائی وابو داؤد وصححہ الألبانی]

❁ غور کیجئے (اللہ آپ پر رحم کرے!) اللہ سے خوف کھانے کا ثواب کیا ہے؟ مغفرت اور جنت۔ اِس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اخلاصِ عبادت کا بدلہ کیا ہے! اے اللہ ہمیں بھی اپنی محبت، اپنے ساتھ حسن ظن اور ظاہر و باطن میں اپنا خوف نصیب فرما۔ بے شک تو ہی بہت عطا کرنے والا اور نہایت کرم والا ہے۔

(۸۵) فجر و عصر کی فضیلت

❁ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ) [البخاری : ٥٧٤ ، مسلم : ٦٣٥]

"جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر و عصر) پڑھتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

❁ نیز فرمایا: (لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ [مسلم : ٦٣٤]

"وہ شخص جہنم میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھتا رہے۔"

یعنی فجر و عصر کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہے۔

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: "جو شخص فجر کی نماز پڑھ لے تو وہ اللہ کی امان میں چلا جاتا ہے۔" [رواہ مسلم]

(۸۶) فجر وعشاء کیلئے حاضر ہونے والا شخص نفاق سے بچ جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ أَثْقَلَ صَلاَةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلاَةُ الْعِشَاءِ وَصَلاَةُ الْفَجْرِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ..) [البخاری : ٦٤٤ ، مسلم : ٦٥١]

"بے شک منافقوں پر سب سے بھاری نماز' نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ہے۔ اور اگر انھیں معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں میں کتنا اجر ہے تو وہ گھٹنوں کے بل چل کر بھی یہ نمازیں ادا کرنے کیلئے ضرور حاضر ہوتے..."

اِس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ منافقوں کی صفات سے محفوظ رہنے کی ایک علامت ہے اللہ کی رضا کیلئے فجر وعشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرنا۔

(۸۷) تارک نماز کفر تک پہنچ جاتا ہے

❁ حضرت ابو موسی الأشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلاَةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)

[حسنه الترمذی : ٢٦٢١ وصححه الألبانی]

"ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہے، لہذا جو شخص اسے چھوڑ دے اس نے یقیناً کفر کیا۔"

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاَةِ)

"آدمی اور کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے۔" [رواہ احمد ومسلم]

سنن ترمذی کی روایت میں اس کے الفاظ یوں ہیں:

(بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلاةِ)

"کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے۔" [رواہ الترمذی: ۲۶۱۸۔وصححہ الألبانی]

❁ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهُ نُوْرٌ ، وَلَا بُرْهَانٌ ، وَلَا نَجَاةٌ ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَف)

[رواہ احمد: ۱۶۹/۲و الدارمی: ۳۰۱/۲ ۔ وصححہ الألبانی فی تخریج المشکاۃ: ۵۷۸ والثمر المستطاب ج ۱ ص ۵۳]

"جو شخص نماز ہمیشہ پڑھتا رہے تو نماز اس کیلئے نور، دلیل اور روزِ قیامت باعثِ نجات ہوگی۔ اور جو شخص اسے ہمیشہ نہ پڑھے وہ اس کیلئے نہ نور ہوتی ہے اور نہ دلیل بنے گی اور نہ ہی اس کیلئے باعثِ نجات ہوگی۔ اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف (جیسے بدنصیبوں) کے ساتھ ہوگا۔"

(۸۸) باجماعت نماز کا چھوڑنا منافقت کی سب سے مضبوط نشانی ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہم (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) دیکھتے تھے کہ باجماعت نماز سے صرف وہ منافق پیچھے رہتا ہے جس کا نفاق سب کو

معلوم ہوتا۔اور ایک شخص کو مسجد میں باجماعت نماز کیلئے اس حالت میں لایا جاتا تھا کہ اس نے دو آدمیوں کے درمیان ان کے کندھوں کا سہارا لیا ہوا ہوتا، یہاں تک کہ اسے صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔" [رواہ مسلم]

(۸۹) تکبیرِ تحریمہ کو پانے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: " جو شخص اللہ کی رضا کیلئے چالیس دن اس طرح باجماعت نماز پڑھے کہ تکبیر اولی بھی فوت نہ ہو تو (اللہ تعالی کی طرف سے) اس کیلئے دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے: جہنم کی آگ سے اور نفاق سے۔" [رواہ الترمذی و حسنہ الألبانی]

(۹۰) نماز جمعہ کیلئے جلدی جانے کی فضیلت

❁ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ ، فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ، أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)

" جس شخص نے جمعہ کے روز غسل کرایا اور خود غسل کیا، نماز کے اول وقت میں آیا اور خطبۂ جمعہ شروع سے سنا، چل کر آیا اور سوار نہیں ہوا اور امام کے قریب بیٹھ کر غور سے خطبہ سنا اور اس دوران کوئی لغو حرکت نہیں کی تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور ایک سال کے قیام کا اجر ملے گا۔" [رواہ ابو داؤد : ۳۴۵ و ابن ماجہ : ۱۰۸۷ ۔ وصححہ الألبانی]

❀ اِس عظیم حدیث پر عمل کرنا بھی میں نے اپنے والد سے سیکھا ۔ اللہ تعالی انھیں اچھے اعمال پر قائم رہنے کی توفیق دے اور انھیں مکمل عافیت نصیب کرے ۔ وہ اس پر پوری طرح عمل کیا کرتے تھے ۔ اللہ تعالی انھیں اچھا بدلہ دے اور ہمارا اور ان کا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ اچھا کرے۔ آمین

(۹۱) وہ عمل جو علیین میں لکھا جاتا ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلىٰ صَلاَةٍ مَّكْتُوبَةٍ ، فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لاَ يَنْصِبُهُ إِلاَّ إِيَّاهُ ، فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ ، وَصَلاَةٌ عَلَى إِثْرِ صَلاَةٍ لاَ لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّيْنَ) [رواه ابو داؤد وحسنه الألباني]

’’ جو آدمی اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کیلئے جاتا ہے تو اس کا ثواب اس حاجی کا سا ہوتا ہے جس نے احرام باندھا ہوا ہو ۔ اور جو شخص نماز چاشت کیلئے اٹھے ، اسے صرف یہ نماز ہی اٹھائے (کوئی اور کام نہیں) تو اس کیلئے عمرہ کرنے والے کا ثواب ہے ۔ اور نماز کے بعد دوسری نماز جن کے درمیان میں کوئی لغو (بے ہودہ) کام نہ ہو تو یہ ایسا عمل ہے جسے علیین میں لکھا جاتا ہے ۔‘‘

(۹۲) جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی اور اس کی فضیلت

❀ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

’’ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک سفید آئینہ تھا جس

میں ایک سیاہ داغ تھا۔ میں نے کہا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ جمعہ ہے جسے آپ کے رب نے آپ پر پیش کیا ہے تاکہ یہ آپ اور آپ کے بعد آپ کی قوم کیلئے عید کا دن ہو ۔۔۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے اُس میں کیا (فضیلت) ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اس میں آپ کیلئے خیر و بھلائی ہے۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو شخص اپنے رب سے اُس خیر کا سوال کرے جو اس کی قسمت میں لکھی ہوئی ہو تو وہ اسے ضرور عطا کرتا ہے۔ اور اگر وہ اُس کی قسمت میں نہ لکھی ہوئی ہو تو اُس کیلئے اُس سے کہیں زیادہ عظیم خیر کو ذخیرہ کر دیتا ہے۔ یا اگر وہ اُس گھڑی میں کسی ایسے شر سے پناہ طلب کرے جو اُس پر لکھا جا چکا ہو تو وہ اسے اس سے ضرور پناہ دیتا ہے۔ اور اگر وہ اُس پر نہ لکھا ہوا ہو تو اسے اُس سے بھی بڑے سے شر سے بچا لیتا ہے۔ میں نے کہا: یہ سیاہ داغ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوگی .....'' [رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی فی الأوسط وقال الألبانی : حسن لغیرہ]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اُس گھڑی کو جس کی جمعہ کے روز امید رکھی جاتی ہے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کیا کرو۔'' [رواہ الترمذی وحسنہ الألبانی]

(۹۳) ایک عظیم دعا جس کا مانگنے والا خالی ہاتھ نہیں جاتا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' دعائے یونس علیہ السلام جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی: (لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ) '' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق

نہیں۔تو پاک ہے۔بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔"

(إِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا)

"جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کوئی بھی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے یقیناً قبول کرتا ہے۔" [رواه الترمذي وصححه الألباني]

(۹۴) قبولیتِ دعا کی کیفیت

❁ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لَيْسَ بِإِثْمٍ وَلاَ بِقَطِيْعَةِ رَحِمٍ إِلاَّ أَعْطَاهُ إِحْدَىٰ ثَلاَثٍ : إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ ، وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا) قَالَ : إِذًا نُكْثِرُ ؟ قَالَ: (اَللّٰهُ أَكْثَرُ) [رواه البخاري في الأدب المفرد وصححه الألباني]

"کوئی مسلمان جب کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے۔ یا اس کی دعا جلدی قبول کر لیتا ہے۔ یا اسے ذخیرۂ آخرت بنا دیتا ہے۔ یا اس جیسی کوئی مصیبت اس سے دور کر دیتا ہے۔" ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تب تو ہم زیادہ دعا کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اور زیادہ عطا کرے گا۔"

❁ لہذا سمجھدار مومن کو اپنے رب پر حسنِ ظن رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہئے۔ وہ نہایت مہربان رب کی طرف سے کسی خیر سے محروم نہیں ہوگا۔ وہ رب جس کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ اور کوئی چیز اسے عطا کرنا اُس کیلئے بڑی بات نہیں ہے۔

(۹۵) شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کا ایک نسخہ

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص یہ دعا پڑھے (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ) تو شیطان کہتا ہے: اِس شخص کو آج کے دن مجھ سے محفوظ کر دیا گیا۔" [رواہ ابو داؤد وصححه الألبانی]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: (بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) تو اسے کہا جاتا ہے: تجھے اللہ کافی ہے، تجھے شر سے بچا لیا گیا ہے، تیری راہنمائی کر دی گئی ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے: تم اُس شخص کو کیسے پھنسا سکتے ہو جس کی راہنمائی کر دی گئی، جس کو اللہ کافی ہو گیا اور جس کو شر سے بچا لیا گیا!" [رواہ أبو داؤد وحسنه العلامة ابن باز فی تحفة الأخیار]

(۹۶) دعا کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے زیادہ معزز نہیں ہے۔" [رواہ ابن ماجه وحسنه الألبانی]

(۹۷) رکوع سے اٹھنے کے بعد ایک عظیم دعا

❁ حضرت رفاعة بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر

اٹھایا تو آپ نے کہا: (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ) چنانچہ ایک آدمی نے کہا: (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْه) جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے پوچھا: ''کون بات کر رہا تھا؟'' اُس آدمی نے کہا: میں تھا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تیس سے زیادہ فرشتے دیکھے ہیں جو ان الفاظ کی طرف بڑھ رہے تھے اور ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ وہ سب سے پہلے ان الفاظ کو لکھ لے۔'' [رواہ البخاری]

❁ جبکہ بعض ائمہ حضرات جلدی جلدی سجدے میں چلے جاتے ہیں اور اِس طرح وہ خود بھی اِس فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں اور اپنے پیچھے اپنے مقتدیوں کی محرومی کا بھی سبب بنتے ہیں۔

(۹۸) سب سے افضل دعا

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم اللہ تعالی سے معافی اور تندرستی کا سوال کیا کرو کیونکہ یقین کے بعد کسی کیلئے عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔'' [رواہ الترمذی وصححہ الألبانی]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

'' بندے کی اِس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں : (اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة) ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔'' [رواہ ابن ماجہ وصححہ الألبانی]

(۹۹) وہ دعا جو آپ کیلئے دنیا اور آخرت کو جمع کرتی ہے

ابو مالک الاشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں جب اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کہوں؟ تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم یہ کہا کرو:

(اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي) ''اے اللہ! مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور مجھے عافیت دے اور رزق عطا فرما۔'' آپ ﷺ نے انگوٹھے کے علاوہ باقی انگلیوں کو جمع کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ الفاظ تمھارے لئے دنیا اور آخرت کی (بھلائیوں کو) جمع کردیتے ہیں۔'' [رواہ مسلم]

(۱۰۰) اللہ تعالی کا سب سے زیادہ قرب کب نصیب ہوتا ہے!

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ)[رواہ مسلم: ۴۸۲]

''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا تم (سجدے کی حالت میں) زیادہ دعا کیا کرو۔''

(۱۰۱) قرض کی ادائیگی کیلئے دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام سے جس نے آپ کے پاس قرض کی شکایت کی تھی کہا: کیا میں تمھیں وہ کلمات نہ سکھلاؤں جو مجھے رسول اکرم ﷺ نے سکھلائے تھے؟ وہ کلمات ایسے ہیں کہ اگر تمھارے اوپر 'صَبِیر' پہاڑ کی مانند بھی قرضہ ہوگا تو اللہ تعالی تمھاری طرف سے اسے ادا کردے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم یہ دعا کیا کرو: (اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ) "اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال رزق کے ساتھ حرام رزق سے روک دے۔ اور مجھے اپنے فضل وکرم کے ساتھ دوسروں سے بے نیاز کردے۔" [رواہ الترمذی وحسنہ الألبانی]

(۱۰۲) مرغ کی آواز سن کر دعا کرنا مستحب ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالی سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ ایک فرشتہ دیکھ کر آواز دیتی ہے....." [متفق علیہ]

(۱۰۳) برے فیصلے اور بدبختی میں گرنے سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے تھے آزمائشوں کی تھکاوٹ ومشقت سے، بدبختی کی بربادی سے، قضاء وقدر کی برائی سے اور دشمنوں کی خوشی سے۔ [متفق علیہ]

(۱۰۴) نبی کریم ﷺ کی اکثر وبیشتر دعا کیا ہوتی!

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر وبیشتر دعا یہ ہوتی تھی: (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) [متفق علیہ]

❁ جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی موت سے پہلے یہ دعا اکثر وبیشتر کیا کرتے تھے: (اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ) [رواہ النسائی وصححہ الألبانی]

(۱۰۵) اللہ کے دین پر ثابت قدم رہنے کی دعا

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر وبیشتر دعا یہ ہوتی تھی: (يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ) [حسنہ الترمذی]

(۱۰۶) وہ الفاظ جن کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران لوگوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے کہا: (الله أكبر كبيرا ، والحمد لله كثيرا ، وسبحان الله بكرة وأصيلا) تو نبی کریم ﷺ نے (نماز کے بعد) کہا: یہ الفاظ کون پڑھ رہا تھا؟ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں تھا۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: "مجھے یہ الفاظ بہت اچھے لگے ہیں اور میں نے دیکھا کہ اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔" ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے میں نے رسول اکرم ﷺ سے یہ سنا تب سے میں نے ان الفاظ کو نہیں چھوڑا۔ [رواه مسلم في باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة]

(۱۰۷) جنت میں ایک گھر... اُس کیلئے جس نے مسجد بنوائی چاہے وہ چھوٹی سی کیوں نہ ہو

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ) [رواه ابن ماجه الألباني]

"جو شخص اللہ کیلئے مسجد بنائے پرندے کے گھونسلے کی مانند یا اس سے بھی

چھوٹی' تو اللہ اس کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

(۱۰۸) فجر کی دو سنتوں کی فضیلت

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)[رواه مسلم : ۷۲۵]

"فجر کی دو رکعات دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں۔"

❁ جب فجر کی دو سنتوں کی یہ فضیلت ہے تو دو فرضوں کی فضیلت کتنی زیادہ ہوگی!

(۱۰۹) سنن مؤکدہ کی فضیلت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ : أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)[رواه النسائي وصححه الألباني]

"جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھتا رہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعات۔" مسلم کی ایک روایت میں ہے: (بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)" اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔"

(۱۱۰) ظہر کی سنتوں کی عظیم فضیلت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا

حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ) [رواه الترمذي : ٤٢٧ وصححه الألباني]

''جو آدمی ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد بھی چار رکعات پر ہمیشگی کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔''

(۱۱۱) گناہ کرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''کوئی شخص جب کسی گناہ کا ارتکاب کرے، پھر کھڑا ہو جائے اور وضو کر کے نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے یقیناً معاف کر دیتا ہے۔'' [رواه الترمذي وصححه الألباني]

(۱۱۲) جنت میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ

حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گذارتا تھا۔ ایک رات میں آپ کے پاس وضو کا پانی اور آپ کی ضرورت کی اشیاء لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سوال کرو'' میں نے کہا: میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ داخل ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اور سوال؟ میں نے کہا: بس یہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ) ''تم کثرتِ سجود کے ذریعے اپنے نفس پر میری مدد کرو۔'' [رواه مسلم : ٤٨٩]

(۱۱۳) اللہ رب العالمین کے سامنے بکثرت سجدہ کرنے کی فضیلت

❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا

رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)

''تم زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو، کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک سجدہ کرو گے تو وہ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔'' [رواه مسلم : ٤٨٨]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ اللہ کیلئے ایک سجدہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے۔ لہذا تم سجدے کثرت سے کیا کرو۔'' [رواه ابن ماجه وصححه الألباني]

(۱۱۴) چاشت کی دو رکعتوں کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نمازِ چاشت پر وہی شخص ہمیشگی کرسکتا ہے جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) کثرت سے رجوع کرنے والا ہو۔ اور یہی نماز (صلاة الأوابین) ہے۔'' [رواه الطبراني وحسنه الألباني]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھ لو تو تمھیں غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔'' [رواه البزار وحسنه الألباني]

(۱۱۵) قیام اللیل کی فضیلت

❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)

''بے شک ہر رات کو ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ جب اللہ تعالی سے دنیا وآخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالی اسے وہ بھلائی ضرور عطا کرتا ہے۔''[رواہ مسلم : ۷۵۷]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ایک رات میں دس آیات کو پڑھے تو اُس کیلئے اجر وثواب کا ایک 'قنطار' لکھا جاتا ہے اور 'قنطار' دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اُس سے بہتر ہے۔ پھر جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالی کہے گا: تم قراءت کرتے جاؤ اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ، تمھارے لئے ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ ہے۔ جب وہ آخری آیت تک پہنچے گا جو اسے یاد ہوگی تو اللہ تعالی کہے گا: لے لو۔ بندہ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہے گا: اے رب! تو زیادہ جانتا ہے (کہ تو مجھے کیا دے رہا ہے؟) اللہ فرمائے گا: ایک ہاتھ سے یہ انعام لو کہ تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور دوسرے ہاتھ سے یہ جنت کی نعمتیں لے لو۔''[رواه الطبراني وحسنه الألباني]

(۱۱۶) باوضو حالت میں رات گذارنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص طہارت کی حالت میں رات گذارے اس کے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ ایک فرشتہ بھی رات گذارتا ہے۔ اور بندہ جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت کردے کیونکہ اس نے رات طہارت کی حالت میں گذاری ہے۔''[صححه ابن حبان ووافقه الألباني]

(۱۱۷)وہ کھاتا ہے تو دعا کرتا ہے اور لباس پہنتا ہے تو بھی دعا کرتا ہے!

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص کھانا کھائے، پھر یہ دعا پڑھے:
(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ) تو اُس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''
پھر فرمایا: '' جو شخص لباس پہنے، پھر یہ دعا پڑھے: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ) تو اُس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' [أخرجه ابو داؤد وحسنه الألبانی دون زیادة (وما تأخر) فی الموضعین]

(۱۱۸) آپکا شمار ذکرِ الٰہی کرنے والوں میں کیسے ہوگا؟

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ)
'' جب ایک شخص رات کو بیدار ہو اور وہ اپنی بیوی کو بھی جگائے، پھر وہ دو رکعات ادا کریں تو انہیں اللہ تعالی کا زیادہ ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔'' [رواہ ابوداؤد: ۱۳۰۹ وصححه الألبانی]

(۱۱۹) نیت پوری رات کے قیام کے برابر!

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِيْ أَنْ يَّقُوْمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى أَصْبَحَ ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى ، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ)[النسائی : ٦٨٧ ـ وصححه الألبانی]

''جو شخص اپنے بستر پر اس نیت کے ساتھ آئے کہ وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، پھر اس پر نیند غالب آ گئی یہاں تک کہ اس نے صبح کر لی تو اس کیلئے اس کی نیت کے مطابق اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اللہ تعالی کی طرف سے اس کیلئے صدقہ ہوتی ہے۔''

(۱۲۰) ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ)

''میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔ اور مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔''[رواہ ابن ماجه : ١٤٠٦ وصححه الألبانی]

(۱۲۱) نماز اشراق کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فجر کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنے اور سورج کے بلند ہونے کے بعد نمازِ چاشت کے پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ صَلّٰی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ ، ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، کَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ)[الترمذی : ٥٨٦ ـ وصححه الألبانی]

''جس شخص نے نمازِ فجر با جماعت ادا کی ، پھر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے یقینی طور پر مکمل حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔''

(۱۲۲) ارکان اسلام پر عمل کرنے کا عظیم ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا : اے اللہ کے رسول ! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس پر میں عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :(تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَیْئًا ،وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ الْمَکْتُوْبَةَ ، وَتُؤَدِّی الزَّکَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ)

''تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بنا۔ فرض نماز قائم کر، فرض زکاۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔''

یہ سن کر دیہاتی نے کہا : اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! میں ہمیشہ نہ اس سے زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کم ۔ پھر جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَّنْظُرَ إِلٰی رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ إِلٰی هٰذَا) ''جو آدمی اہلِ جنت میں سے کسی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔''

[البخاری ـ الزکاة باب وجوب الزکاة : ١٣٩٧ ، مسلم ـ الإیمان : ١٤]

(۱۲۳) باجماعت نماز ادا کرنے کے فضائل میں سے ایک فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب امام (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْن) کہے تو تم (آمین) کہا کرو کیونکہ جو شخص عین اُس وقت آمین کہے جب فرشتے کہتے ہیں تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' [متفق علیہ]

❁ میرے مسلمان بھائی ! یہ فضیلت اُس شخص کو نصیب نہیں ہوسکتی جو باجماعت نماز سے پیچھے رہے۔ واللہ اعلم

(۱۲۴) زکاۃ نہ دینے کا وبال

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس آدمی کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو وہ اُس کیلئے زہریلے گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جو اس کی گردن کا طوق ہوگا۔ وہ اُس سے دور بھاگے گا لیکن وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿ وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْراً لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ ''اور جو لوگ اُس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں دیا ہے تو وہ اسے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ تو ان کیلئے بری چیز ہے۔ جس مال میں وہ بخل کر رہے ہیں قیامت کے روز وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر پہنا دیا جائے گا۔'' [رواه النسائي وصححه الألباني]

(۱۲۵) یتیموں اور بیواؤں کی کفالت

❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:(أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا) وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى
''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہونگے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔'' یعنی انگلی شہادت اور درمیانی انگلی۔[رواہ البخاری : ٦٠٠٥]

❁ حضرت صفوان بن سُلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : (اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ) [البخاری : ٦٠٠٦]
'' بیوگان اور مسکینوں پرخرچ کرنے والا آدمی (اجر وثواب کے اعتبار سے) ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا دن کو روزہ رکھنے والا اور رات کو قیام کرنے والا ہو۔''

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:'' جو شخص اپنے یا کسی اور کے یتیم بچے کو اپنی کفالت میں لے لے یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے اُس سے بے نیاز کردے تو اُس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''[رواہ الطبرانی فی الأوسط وصححہ الألبانی]

(۱۲٦) کثرت اولاد کی فضیلت

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ

عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ) [مسلم ـ الوصية باب ما يلحق الإنسان من الثواب :۱۶۳۱]

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، علمِ نافع اور صالح اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی رہے۔"

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "بے شک اللہ عزوجل نیک آدمی کا جنت میں ایک درجہ بلند کرتا ہے تو وہ پوچھتا ہے: اے میرے رب! یہ بلند درجہ مجھے کیونکر ملا؟ تو اللہ تعالی فرماتا ہے: تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے۔"

بیہقی میں یہ الفاظ ہیں: "تیرے بیٹے کی تیرے لئے دعا کی وجہ سے۔" [رواہ أحمد وابن ماجه وحسنه الألبانی]

❁ لہذا ہر ماں باپ کو چاہئے کہ وہ اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کریں تاکہ وہ اِس اجرِ عظیم کو حاصل کر سکیں۔ اور ہر بیٹے کو چاہئے کہ وہ اپنے والدین کیلئے دعا کرے کیونکہ یہ ان کے احسانات کا سب سے ادنی بدلہ ہے جو وہ انھیں پیش کر سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ [بنی اسرائیل : ٢٤]

"اور ان کے حق میں دعا کیا کرو کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔"

(۱۲۷) بیٹیوں کی تربیت کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے بیٹیوں کی تعلیم وتربیت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: (مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا

مِّنَ النَّارِ)[البخاری ۔ الزکاۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ: ۱۴۱۸ ۔ واللفظ لہ ، مسلم ۔ البر والصلۃ باب فضل الإحسان إلی البنات ۔ ۲۶۲۹]

''جس شخص کو اِن بیٹیوں کی وجہ سے کسی طرح آزمائش میں ڈالا جاتا ہے پھر وہ ان سے اچھائی کرتا ہے تو یہ اس کیلئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔''

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ[رواہ مسلم ۔ ۲۶۳۱]

''جو شخص دولڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ اور میں قیامت کے دن ایسے ہوں گے جیسے میری یہ انگلیاں ہیں۔''

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس نے اپنی دو بیٹیوں کو اٹھا رکھا تھا۔ میں نے اسے تین کھجوریں پیش کیں۔ اُس نے ایک ایک کھجور اُن میں سے ہر ایک کو دے دی اور تیسری کھجور کو اپنے منہ کی طرف کھانے کیلئے بلند کر رہی تھی کہ اُس کی دونوں بیٹیوں نے اُس سے وہ کھجور بھی طلب کر لی۔ چنانچہ اس نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور آدھی آدھی کھجور ہر ایک کو دے دی اور یوں اُس نے خود کچھ بھی نہ کھایا۔ مجھے اُس کا یہ طرزِ عمل بہت پسند آیا۔ اِس لئے میں نے یہ بات رسول اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جنت کو واجب کر دیا ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''اسے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔''[رواہ مسلم]

(۱۲۸) اطاعتِ الٰہی پر اولاد کی نشو ونما کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔'' ان میں سے ایک ''وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت کے ساتھ ہوئی۔'' [متفق علیہ]

(۱۲۹) بچوں کو قرآن حفظ کرانے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''صاحب قرآن قیامت کے روز آئے گا تو قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس کو مزین فرما۔ تو اسے عزت واکرام والا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس کو مزید مزین فرما۔ لہذا اسے عزت واکرام والی دو چادریں پہنائی جائیں گی۔ قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور (جنت کی سیڑھیوں پر) چڑھتے جاؤ۔ اور ہر آیت کے بدلے میں تمھیں ایک نیکی دی جائے گی۔'' [حسنه الترمذی ووافقه الألبانی]

(۱۳۰) موت کے بعد فائدہ پہنچانے والے اعمال

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مومن کے جن اعمال اور جن نیکیوں کا ثواب اس کی موت کے بعد بھی اس کو ملتا رہتا ہے وہ ہیں: علم جو اُس نے سکھلایا یا اس کی نشر واشاعت کی، نیک اولاد جو اُس نے اپنے پیچھے چھوڑی، یا وہ مصحف جو

اُس نے اپنے ورثے میں چھوڑا، یا وہ مسجد جو اس نے بنوائی، یا وہ گھر جو اُس نے کسی مسافر کیلئے بنوایا، یا وہ نہر جو اُس نے جاری کی، یا وہ صدقہ جو اُس نے اپنی تندرستی اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا۔ ان سب چیزوں کا ثواب اسے اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔'' [رواہ ابن ماجه و حسنه الألبانی]

(۱۳۱) بیٹے کی وفات پر صبر کرنا

❁ ابو حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں، لہذا آپ ہمیں رسول اکرم ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنائیں جس کے ذریعے آپ ہمارے فوت شدگان کے بارے میں ہمیں خوش کر دیں۔ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ جو کم سن بچے فوت ہو جاتے ہیں وہ جنت میں گھومتے پھرتے ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے باپ یا اپنے والدین کو ملے گا تو اس کے کپڑوں یا اس کے ہاتھوں کو پکڑ لے گا جس طرح میں نے تمھارے کپڑے کے کنارے کو پکڑ رکھا ہے۔ پھر وہ اسے نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے اور اس کے باپ کو جنت میں داخل کر دے گا۔'' [رواہ مسلم]

❁ حضرت قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آتا تھا، اُس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! جس طرح میں اس سے محبت کرتا ہوں اسی طرح اللہ تعالی آپ سے محبت کرے۔ پھر (کچھ عرصہ بعد) اُس شخص نے آپ ﷺ کی مجلس میں آنا چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: فلاں آدمی کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اس کا بیٹا فوت ہو چکا ہے۔

تو آپ ﷺ اُس سے ملے اور تعزیت کرنے کے بعد فرمایا:

(أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَّا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَّهُ يَنْتَظِرُكَ) ''کیا تمھیں یہ بات پسند نہیں کہ تم جنت کے جس دروازے پر آؤ اسے اپنا انتظار کرتے ہوئے پاؤ؟''

نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (مَا يَسُرُّكَ أَنْ لَّا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَّهُ عِنْدَهُ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ) ''کیا تمھیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی آؤ اسے اپنے سامنے پاؤ اور وہ دوڑ کر تمھارے لئے اس دروازے کو کھول دے؟''

تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بات صرف اِس صحابی کیلئے خاص ہے یا ہم سب کیلئے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب کیلئے ہے۔''

[رواه أحمد وصححه الحاكم والذهبي وقال شعيب : صحيح ، ورواه النسائي : ۱۸۷۱، ۲۰۸۸ ـ وصححه الألباني]

(۱۳۲) جس عورت کا بچہ ضائع ہو جائے اور وہ صبر کرے

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک ضائع ہونے والا بچہ اپنی ماں کو نالوں کے ذریعے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ وہ صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی طلبگار ہو۔''

[رواه أحمد والطبراني وقال الألباني في صحيح الترغيب : صحيح لغيره]

(۱۴۳) جنت میں شکرانے کا گھر

حضرت ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ : حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ : اِبْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ) [حسنه الترمذی : ۱۰۲۱ ووافقه الألبانی]

”جب کسی آدمی کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کو قبض کر لیا؟ وہ کہتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے جگر گوشے کو فوت کر دیا؟ وہ کہتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ تعالی پوچھتا ہے: تب میرے بندے نے کیا کہا تھا: وہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے تیرا شکر ادا کیا تھا اور (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ) پڑھا تھا۔ تو اللہ تعالی فرماتا ہے: تم میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام رکھ دو: شکرانے کا گھر۔“

(۱۴۴) اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنا خاوند پر واجب ہے

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)[الترمذی ۔ ۱۱۶۲ : حسن صحیح ، وانظر : السلسلة الصحيحة : ۲۸٤]

''مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق کا حامل ہو۔ اور تم سب میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہو۔''

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور وہ ایک ہی طریقے پر سیدھی نہیں رہ سکتی۔ اگر آپ اس سے لطف اندوز ہونگے تو اِس حالت میں ہونگے کہ اس میں ٹیڑھا پن بدستور باقی ہوگا۔ اور اگر آپ اسے سیدھا کرنا چاہیں گے تو اسے توڑ دیں گے اور اس کا توڑنا اس کی طلاق ہے۔'' [رواہ مسلم]

❁ حضرت معاویہ بن حیدۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ ، وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ ، وَلاَ تَضْرِبِ الْوَجْهَ ، وَلاَ تُقَبِّحْ ، وَلاَ تَهْجُرْ إِلاَّ فِي الْبَيْتِ)

''اس کا حق یہ ہے کہ جب تم خود کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ۔ اور جب تم خود پہنو تو اس کو بھی پہناؤ۔ اور منہ پر نہ مارو اور گالی گلوچ نہ کرو۔ اور اگر اسے چھوڑنا چاہو تو گھر ہی میں چھوڑو۔'' [رواہ ابو داؤد : ۲۱٤۲ وصححه الألبانی]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لاَ يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً ، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ)

''کوئی مومن (اپنی) مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی کوئی عادت اسے ناپسند ہوگی تو کوئی عادت اسے پسند بھی تو ہوگی۔'' [رواہ مسلم : ١٤٦٩]

❁ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی

سے نفرت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اگر اُس میں کوئی ناپسندیدہ عادت ہوگی تو کوئی پسندیدہ چیز بھی ضرور ہوگی۔ مثلاً اگر وہ بد اخلاق ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ دیندار ہو، خوبصورت ہو یا پاکدامن ہو....''

(۱۳۵) خاوند کی اطاعت کرنا عورت پر واجب ہے اور دخولِ جنت کے اسباب میں سے ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

''اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دینے والا ہوتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کے سامنے سجدہ کرے کیونکہ اُس کا اس پر بہت بڑا حق ہے۔ اور کوئی عورت ایمان کے مٹھاس کو محسوس نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے۔ اگرچہ وہ اسے اُس وقت طلب کرے جب وہ کجاوے کی پیٹھ پر بیٹھی ہو۔'' [رواه الحاكم وقال الألباني : صحيح]

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

(لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ صَلُحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا) [رواه احمد بإسناد جيد وقال الألباني في صحيح الترغيب : صحيح لغيره]

''کسی انسان کیلئے حلال نہیں کہ وہ کسی انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ اور اگر ایسا کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کے سامنے سجدہ ریز ہو کیونکہ اس پر اس کا حق بہت بڑا ہے۔'' پھر فرمایا: ''اگر اس کے قدموں سے لیکر سر کی چوٹی تک زخم ہو جس سے پیپ بہہ رہی ہو اور وہ اسے نگل لے تو تب بھی وہ

اس کا حق ادا نہیں کر سکتی۔"

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمھیں جنت میں تمھاری عورتوں کے متعلق نہ بتاؤں؟" ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہر وہ عورت جو محبت کرنے والی اور بچے جننے والی ہو۔ جب وہ غصے میں آئے یا اُس کے ساتھ بدسلوکی کی جائے یا اُس کا خاوند اُس پر ناراض ہو جائے تو وہ کہے: یہ میرا ہاتھ تمھارے ہاتھ میں ہے اور میں اُس وقت تک نیند کا ذائقہ نہیں چکھوں نہیں گی جب تک آپ مجھ سے راضی نہیں ہو جاتے۔" [رواه الطبراني وقال الألباني: حسن صحيح]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ) [رواه احمد والطبراني وصححه الألباني في آداب الزفاف: ص ١٢٠]

"جب ایک عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا: تم جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

❁ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: (لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا، وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ)

"اللہ تبارک وتعالی اس عورت کی طرف دیکھتا ہی نہیں، جو اپنے خاوند کی ناشکر گزار ہو، حالانکہ وہ اس کے بغیر رہ نہیں سکتی" [رواه الحاكم والنسائي وصححه الألباني]

❁ حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو گئیں تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تمھارا خاوند موجود ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم اس سے کیسا سلوک کرتی ہو؟ اس نے کہا: میں ہر طرح سے اس کی خدمت کرتی ہوں سوائے اس کے کہ میں عاجز آ جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (فَانْظُرِيْ أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ)[رواه احمد وصححه الألباني في آداب الزفاف : ص ۱۱۸]

''تم اس سے کیسا سلوک کرتی ہو ذرا اس بات کا اچھی طرح سے جائزہ لے لینا (اور یاد رکھنا) وہی تمھاری جنت اور وہی تمھاری جہنم ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (اِثْنَانِ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَتُهُمَا رُؤُوْسَهُمَا : عَبْدٌ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ حَتّٰى يَرْجِعَ ، وَامْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰى تَرْجِعَ)[رواه الطبراني وحسنه الألباني في صحيح الترغيب والترهيب]

''دو آدمیوں کی نماز ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی۔ ایک اپنے آقاؤں سے بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے۔ اور دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو یہاں تک کہ وہ اس کی فرمانبردار بن جائے۔''

(۱۳۶) بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کرنا ضروری ہے

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس کے پاس دو بیویاں ہوں، پھر وہ ان میں انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ساقط ہوگا۔'' [رواه الترمذي]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے : ’’جس شخص کے پاس دو بیویاں ہوں ، پھر وہ ان میں سے ایک کی طرف مائل ہو (اور دوسری کو بالکل نظر انداز کردے) تو قیامت کے روز وہ اِس حالت میں آئے گا کہ اس کا پہلو مائل ہوگا ۔‘‘

[رواہ ابو داؤد وصححه الألبانی]

❁ نیز فرمایا: ’’بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں اُس کی دائیں طرف نور کے ممبروں پر ہونگے اوراس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ جو کہ اپنے فیصلوں ، اپنے گھر والوں اوراپنے ماتحت لوگوں میں عدل وانصاف کرتے ہیں ۔‘‘[رواہ مسلم]

(۱۳۷) مصیبتوں میں صبر کرنا

❁ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾[الزمر:۱۰]

’’بلا شبہ صبر کرنے والوں کوان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا۔‘‘

❁ نیز نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: ’’.....صبر روشنی ہے۔‘‘[رواہ مسلم]

❁ اسی طرح رسول اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

(عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ : إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ)[رواہ مسلم : ۲۹۹۹]

’’مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے اوراس کا ہر معاملہ یقیناً اس کیلئے خیر کا باعث ہوتا ہے۔ یہ خوبی سوائے مومن کے اور کسی کونصیب نہیں ہوتی ۔اگر اسے کوئی خوشی پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے،اس طرح وہ اس کیلئے خیر کا باعث بن جاتی ہے ۔اوراگر اسے کوئی غمی

پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یوں وہ بھی اس کیلئے باعثِ خیر بن جاتی ہے۔"

❀ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"بے شک اللہ تعالی فرماتا ہے: میں جب اپنے مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں، پھر وہ اُس پر میرا شکر ادا کرتا ہے تو وہ اپنی جگہ سے اِس حالت میں اٹھتا ہے کہ جیسے ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک پیدا ہوا ہو۔ اور رب عز وجل فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کو (بیماریوں یا آزمائشوں میں) مبتلا کر کے قید کر دیا تھا لہذا تم (اے فرشتو) اس کیلئے وہی اجر وثواب جاری کر دو جو تم اُس کی تندرستی کی حالت میں اُس کیلئے لکھتے تھے۔" [رواہ أحمد و حسنه الألباني وله شواهد]

یعنی وہ جو نیک اعمال اپنی تندرستی کی حالت میں کرتا تھا ان کا اجر وثواب اُس کی بیماری یا کسی اور آزمائش میں بھی اُسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ اُس سے پہلے لکھا جاتا تھا۔ ہمارا رب کتنا کریم، عطا کرنے والا اور مہربان ہے!

❀ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: (مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ : إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اَللّٰهُمَّ اؤْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا ، إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا)[رواہ مسلم : ۹۱۸]

"جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ اللہ کے حکم کے مطابق (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے بعد مجھے خیر نصیب کر' تو اللہ تعالی اسے اس سے بہتر چیز عطا کرتا ہے۔"

(۱۳۸) پریشانیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

(مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حَزَنٍ ، وَلاَ أَذىً وَلاَ غَمٍّ ، حَتَّى الشَّوْكَةُ الَّتِي يُشَاكُهَا ، إِلاَّ كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)[متفق عليه]

''مسلمان کو جب تھکاوٹ یا بیماری لاحق ہوتی ہے، یا وہ حزن وملال اور تکلیف سے دوچار ہوتا ہے حتی کہ اگر ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

'' بے شک عظیم بدلہ عظیم آزمائش پر ملتا ہے۔ اور اللہ تعالی جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اُسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ پھر جو شخص راضی ہو جائے تو اس کیلئے رضا ہوتی ہے اور جو ناراض ہو جائے تو اس کیلئے ناراضگی ہوتی ہے۔''

[حسنه الترمذي ووافقه الألباني]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَا يَزَالُ الْبَلاَءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)[أخرجه أحمد في المسند وحسنه الأرناؤط ، ورواه الترمذي : ۲۳۹۹ وصححه الألباني]

'' آزمائشیں مومن مرد اور مومنہ عورت کا پیچھا نہیں چھوڑتیں، کبھی جان میں، کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں (کسی نہ کسی طرح آزمائشیں ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی ہیں)

یہاں تک کہ وہ جب اللہ تعالی سے ملے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔"

(۱۳۹) بینائی کے ختم ہونے پر صبر کرنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)يُرِيدُ عَيْنَيْهِ [رواه البخاري : ٥٦٥٣]

"بے شک اللہ تعالی فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کو اس کی آنکھوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالتا ہوں (یعنی اس کی بینائی چھین لیتا ہوں) پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کی آنکھوں کے بدلے میں اسے جنت عطا کرتا ہوں۔"

(۱۴۰) زمین پر چلتے پھرتے اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (. . . فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)[رواه أحمد في المسند وحسنه شعيب ورواه الترمذي : ٢٣٩٨ وحسنه الألباني]

"....آزمائشیں بندۂ مومن کو پریشان کیے رکھتی ہیں حتی کہ وہ زمین پر اس حالت میں چلتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو چکا ہوتا ہے۔"

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى ، مِنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ ، إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)

"جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے، کوئی بیماری ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف، تو اللہ تعالی اس کے گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے ایک درخت اپنے

پتے گراتا ہے۔'' [رواہ مسلم : ۲۵۷۱]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''مومن کے سر میں درد ہو یا اسے کوئی کانٹا چبھے یا کسی اور چیز سے اسے تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کردے گا اور اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔'' [رواہ ابن ابی الدنیا وصححہ الألبانی]

(۱۴۱) اللہ کے ڈر سے رونے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رویا۔ (وہ جہنم میں نہیں جائے گا) تاوقتیکہ دودھ تھنوں میں واپس لوٹ آئے۔ اور اللہ کے راستے میں غبار اور جہنم کا دھواں (ایک آدمی پر) اکٹھے نہیں ہوسکتے۔'' [رواہ الترمذی وقال:حسن صحیح وصححہ الألبانی]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔'' ان میں سے ایک ''وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا تو اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔'' [متفق علیہ]

(۱۴۲) تین آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھیں گی

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''تین قسم کی آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھیں گی۔ ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا۔ دوسری وہ جس سے اللہ کے ڈر کی وجہ سے آنسو بہہ نکلے۔ اور تیسری وہ جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے

سے محفوظ رہی۔'' [رواه الطبراني وقال الألباني : حسن لغيره]

(۱۴۳) چھ خصلتیں جنت میں پہنچا دیتی ہیں

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «اِضْمَنُوا لِيْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ : اُصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ ، وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ » [رواه احمد وابن حبان في صحيحه وقال الألباني: صحيح لغيره]

''تم مجھے اپنی طرف سے چھ باتوں کی ضمانت دے دو میں تمھیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرو تو سچ بولو، وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، تمھیں امانت سونپی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نظریں جھکائے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔''

(۱۴۴) وہ خیر پر زندہ رہا اور خیر پر ہی اس کی موت آئی

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اے محمد (ﷺ) کیا آپ کو معلوم ہے کہ اوپر والی جماعت (فرشتے) کس چیز کے بارے میں تکرار کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: درجات، کفارات، باجماعت نمازوں کی طرف چل کر جانے، سخت سردی میں مکمل وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے بارے میں۔ اور جو شخص ان چیزوں کو ہمیشہ جاری رکھے وہ خیر پر زندہ رہتا ہے اور خیر پر ہی اس کی موت آتی ہے۔ اور وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک تھا۔ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آپ نماز پڑھ لیں تو یہ دعا پڑھا کریں:

(اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنَ ، وَإِذَا أَرَدتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِی إِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ)

"اے اللہ! میں تجھ سے نیکیاں کرنے اور برائیوں کو چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کا سوال کرتا ہوں۔ اور جب تو اپنے بندوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اُس میں مبتلا کئے بغیر میری روح کو قبض کر لینا۔" آنحضور ﷺ نے فرمایا: درجات سے مقصود ہے: سلام پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو اُس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔" [رواه الترمذی وصححه الألبانی]

(۱۴۵) محبوب کی وفات پر صبر کرنے کی فضیلت

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهُ مِنَ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ) [رواه البخاری : ٦٤٢٤]

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا وہ مومن بندہ جس کا اہلِ دنیا میں سے کوئی محبوب فوت ہو جائے، پھر وہ صبر کرتے ہوئے مجھ سے اجر وثواب کا طلبگار ہو تو میرے پاس اس کیلئے سوائے جنت کے اور کوئی بدلہ نہیں۔"

❁ امام زبیدیؒ کہتے ہیں کہ محبوب سے مراد ہر وہ انسان ہے جس سے وہ محبت کرتا ہو مثلا باپ، ماں، بیٹا، بیٹی اور بیوی وغیرہ۔

اور شاید یہ فضیلت ان لوگوں کو بھی شامل ہے جو آپس میں اللہ کی رضا کیلئے

محبت کرتے ہوں۔ واللہ اعلم

(۱۴۶) سید الاستغفار

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”سید الاستغفار یہ ہے:

(اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ ، خَلَقْتَنِیْ ، وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ، وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ ، فَاغْفِرْ لِیْ فَإِنَّهٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ)

”اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اعتراف اور اپنے گناہ گار ہونے کا اعتراف کرتا ہوں۔ لہذا تو مجھے معاف کردے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔“

آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اسے صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی دن اس کی موت آجائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ اور اسی طرح جو شخص اسے شام کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی رات میں اس کی موت آجائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔“ [رواہ البخاری]

(۱۴۷) خیر کے کاموں میں سفارش کرنا

❁ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿مَن یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُن لَّهٗ

نَصِيبٌ مِّنْهَا ﴾ [النساء : ٨٥]

”جو شخص بھلائی کی سفارش کرے تو اُسے اس سے حصہ ملے گا۔“

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”تم سفارش کیا کرو، تمھیں اجر دیا جائے گا۔“ [متفق علیہ]

(۱۴۸) اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کون؟

مسلمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

« أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ أَنْفَعُهُمْ ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سُرُوْرٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً ، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا ، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوْعًا ، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي الْمُسْلِمِ فِيْ حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ شَهْرًا ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ ، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ رِضًى يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فِيْ حَاجَتِهِ حَتّٰى يُثْبِتَهَا لَهُ أَثْبَتَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدَمَهُ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ ، وَإِنَّ سُوْءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ» [أخرجه الطبراني في المعجم الكبير وحسنه الألباني في صحيح الجامع : ١٧٦]

”لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ اور اعمال میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل وہ خوشی ہے جو آپ کسی مسلمان تک پہنچائیں، یا اس کی کسی پریشانی کو

دور کریں، یا اس کی طرف سے قرض ادا کردیں، یا (کھانا کھلا کر) اس کی بھوک ختم کردیں۔اور مسلمان بھائی کے کسی کام کیلئے اس کے ساتھ چلنا مجھے مسجد میں ایک مہینہ اعتکاف بیٹھنے سے زیادہ محبوب ہے۔اور جو آدمی اپنے غصے پر قابو پالے اللہ تعالی اس کے عیب پر پردہ ڈال دیتا ہے۔اور جو آدمی غصہ پی جائے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اس کا اظہار بھی کرسکتا تھا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے دل کو خوشی سے بھر دے گا۔اور جو آدمی اپنے بھائی کے کسی کام کیلئے اس کا ساتھ دے یہاں تک کہ اس کا وہ کام پورا ہو جائے تو اللہ تعالی اسے اس دن ثابت قدم رکھے گا جب لوگوں کے قدم پھسل رہے ہونگے۔اور بداخلاقی عمل کو اس طرح خراب کرتی ہے جیسا کہ سرکہ شہد کو خراب کرتا ہے۔''

❁ ارشاد نبوی ہے: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ» [رواه مسلم : ٢٦٩٩]

''جو شخص کسی مومن کی دنیاوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی کو ختم کرے اللہ تعالی اس کی اخروی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی کو ختم کردے گا۔اور جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے اللہ تعالی اس کیلئے دنیا وآخرت میں آسانی کرے گا۔اور جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔اور اللہ تعالی اس وقت تک بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔''

❁ کسی شاعر نے سچ کہا ہے:

وَأَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ بَيْنَ الْوَرٰى رَجُلٌ
تُقْضَى عَلَى يَدِهِ لِلنَّاسِ حَاجَاتُ
قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَمَا مَاتَتْ مَكَارِمُهُمْ
وَعَاشَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ أَمْوَاتُ

"تمام لوگوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کے ہاتھوں لوگوں کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہوں۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جو مر گئے ہیں لیکن ان کے اچھے اخلاق نہیں مرے ہیں۔ اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو زندہ رہے ہیں لیکن اب لوگوں میں ان کا نام لینے والا کوئی نہیں ہے۔"

(۱۴۹) جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرلے تو اسے اپنے بندوں کا بھی محبوب بنا دیتا ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو پکار کر کہتا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے فلاں سے محبت کر لی ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام اس سے محبت کر لیتے ہیں۔ پھر وہ آسمان پر پکار کر کہتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے فلاں سے محبت کر لی ہے لہذا تم سب بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کر لیتے ہیں۔ اور اسے اہل زمین میں بھی ہر دلعزیز بنا دیا جاتا ہے۔" [متفق علیہ]

(۱۵۰) بندے سے لوگوں کی محبت کی فضیلت

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس

سے ایک شخص کی میت کو لے کر گذرے تو انھوں نے اُس کی تعریف کی ۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی ۔'' پھر وہ ایک اور شخص کی میت کو لے کر گذرے تو انھوں نے اُس کے بارے میں اچھے کلمات نہ کہے ۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی ۔'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا واجب ہوگئی ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُس کی تم نے تعریف کی تو اُس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور اِس کی تم نے برائی بیان کی تو اِس پر جہنم واجب ہوگئی ۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو ۔'' [متفق علیہ]

❁ تو اِس حدیث میں اس بات کی عظیم ترغیب ہے کہ بندہ خود نیکو کار ہو، محبت کرنے والا ہو اور اپنے مومن بھائیوں کے ہاں محبوب ہو، ان سے نیکی کرنے والا ہو، بدسلوکی کرنے والا نہ ہو اور اپنے تمام اعمال میں اللہ تعالی کیلئے مخلص ہو ۔ وہ اسی طرح ہوگا تو تبھی وہ موت کے بعد لوگوں کی اچھی گواہی کو حاصل کر سکے گا ۔ اور یہ مومن کو جلدی ملنے والی خوشخبری ہے ۔

(۱۵۱) اللہ تعالی اسے قیامت کے روز بلا کر اختیار دے گا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

''جو شخص قدرت کے باوجود (شہرت کا) لباس چھوڑ دے محض اللہ تعالی کیلئے عاجزی کرتے ہوئے تو اسے اللہ تعالی قیامت کے روز سب لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے زیورات میں سے جسے چاہے پہن لے ۔'' [حسنه الترمذي و وافقه الألباني]

(۱۵۲) عاجزی کی فضیلت اور تکبر کی مذمت

❁ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [القصص : ٨٣]

"یہ دارِ آخرت تو ہم ان کیلئے مخصوص کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی یا فساد نہیں چاہتے۔ اور (بہتر) انجام تو متقین کیلئے ہی ہے۔"

❁ اسی طرح اللہ تعالی عاجزی کرنے والوں سے اپنی محبت اور ان کی اس سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ [المائدة : ٥٤]

"وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ اہل ایمان کیلئے نرم اور کافروں پر سخت ہیں۔"

حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ 'اہلِ ایمان کیلئے نرم' سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کیلئے عاجزی وانکساری ظاہر تے ہیں اور ان سے دوستی رکھتے ہیں۔

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

« وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ » [رواه مسلم : ٢٥٨٨]

"اور کوئی شخص محض اللہ کی رضا کیلئے تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالی اسے ضرور بلندی عطا کرتا ہے۔"

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيْبًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ » [أخرجه الحاكم

والبیهقی وصححه الألبانی فی صحیح الترغیب : ۱۷٤٥]

’’جو آدمی آسان، نرم دل اور (مسلمانوں سے) قریب ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حرام کر دیا ہے۔‘‘

❁ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ» [رواه مسلم : ۹۱]

’’وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر تھا۔‘‘

اسی حدیث کے آخر میں رسول اکرم ﷺ نے ’تکبر‘ کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ»

’’کبر ہے حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔‘‘

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’کیا میں تمھیں اہلِ جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر وہ شخص جو بدمزاج، جھگڑالو اور تکبر کرنے والا ہو۔‘‘ [متفق علیہ]

❁ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

« بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ ، فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[رواه مسلم]

’’ایک آدمی اپنے خوبصورت لباس میں اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا اور خود پسندی میں مبتلا تھا۔ اسی دوران اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ پس وہ قیامت تک زمین کی گہرائی میں جاتا رہے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ اور سلامت رکھے۔

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جنت اور جہنم کے درمیان تکرار ہوئی۔ چنانچہ جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اور جہنم نے کہا: میرے اندر ظالم اور متکبر لوگ داخل ہونگے۔ تو اللہ تعالی نے جہنم سے کہا: تُو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا۔ پھر جنت سے کہا: تُو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ اور مجھ پر تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھرنا لازم ہے۔'' [رواہ مسلم]

(۱۵۳) جو شخص جہنم سے دور اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو تو!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں آنے والے فتنوں کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کی موت اِس حالت میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں سے اُسی طرح سلوک کرتا ہو جس طرح کا سلوک وہ اُن سے اپنے لئے پسند کرتا ہو......'' [رواہ مسلم]

(۱۵۴) آخرت میں درجات کیا ہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''........اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالی نے فرمایا: جب آپ نماز پڑھ لیں تو یہ دعا پڑھا کریں: (اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ ، وَإِذَا أَرَدتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ) ''اے اللہ! میں تجھ سے نیکیاں کرنے اور برائیوں کو چھوڑنے اور مسکینوں

سے محبت کا سوال کرتا ہوں ۔ اور جب تو اپنے بندوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اُس میں مبتلا کئے بغیر میری روح کو قبض کر لینا۔" آنحضور ﷺ نے فرمایا : درجات سے مقصود ہے : سلام کا پھیلانا ، کھانا کھلانا اور رات کو اُس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔" [رواه الترمذي وصححه الألباني]

(۱۵۵) عادل حکمران اور انصاف کرنے والا ذمہ دار!

❁ عدل وانصاف کی اللہ تعالی کی ہاں بڑی قدر ومنزلت ہے ۔ اور اس کی عظیم فضیلت ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے :

﴿وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [الحجرات : ۹]

"تم انصاف کیا کرو کیونکہ اللہ تعالی انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۔"

❁ نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : "بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں اُس کی دائیں طرف نور کے ممبروں پر ہونگے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں ۔ وہ جو کہ اپنے فیصلوں ، اپنے گھر والوں اور اپنے ماتحت لوگوں میں عدل وانصاف کرتے ہیں ۔" [رواه مسلم واللفظ هنا للنسائي ، وصححه الألباني]

❁ یہ حکم صرف حاکمِ وقت کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ اُس باپ کیلئے بھی ہے جو اپنے بچوں اور گھر والوں کا ذمہ دار ہوتا ہے ۔ اسی طرح اُس کیلئے بھی ہے جس کے پاس دو یا اُس سے زیادہ بیویاں ہوں ۔ نیز اُس کیلئے بھی ہے جو کسی کمپنی یا آفس کے ملازموں کا ذمہ دار ہو ۔ اور ان کے علاوہ ہر ذمہ دار پر لازم ہے کہ وہ اپنے ما تحت لوگوں کے ساتھ انصاف کرے تاکہ اسے یہ فضیلت حاصل ہو سکے ۔

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے جب اُن سات قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا

جنھیں اللہ تعالی اُس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا تو آپ ﷺ نے ان میں سب سے پہلے ''عادل حکمران'' کو ذکر فرمایا۔[متفق علیہ]

❁ اس کے علاوہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہلِ جنت تین قسم کے ہیں''.......ان میں سے ایک ''وہ بادشاہ ہے جو انصاف کرنے والا، صدقہ کرنے والا ہو اور جس کو اللہ تعالی کی طرف سے توفیق دی جائے۔''[رواہ مسلم]

(۱۵۶) اپنی شرمگاہ اور اپنے پیٹ کی حفاظت کرنے والے شخص کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے جب اُن سات قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا جنھیں اللہ تعالی اُس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک وہ شخص ذکر فرمایا ''جس کو ایک خوبصورت اور کسی منصب پر فائز عورت دعوتِ گناہ دے تو وہ کہے: میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں۔''[متفق علیہ]

❁ اس کے علاوہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہلِ جنت تین قسم کے ہیں''.......ان میں سے ایک ''وہ شخص ہے جو پاک دامن ہو، (ضرورت کے باوجود) کسی سے سوال نہ کرتا ہو اور اہل وعیال والا ہو۔''[رواہ مسلم]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے اسے میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''[رواہ البخاری]

(۱۵۷) لمبی عمر پانے اور اچھا عمل کرنے والے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''لوگوں میں سے بہتر شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔'' [حسنه الترمذی، وصححه الألبانی]

❁ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے بیک وقت اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی زیادہ عبادت کرتا تھا اور وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ جبکہ دوسرا آدمی' جو پہلے آدمی کی نسبت کم عبادت گذار تھا اُس کی شہادت کے ایک سال بعد فوت ہوا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ یہ دوسرا آدمی شہادت پانے والے آدمی سے پہلے جنت میں داخل ہوا ہے۔ اور جب صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب لوگوں کو سنایا جس پر انھوں نے تعجب کا اظہار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هٰذَا بَعْدَهُ سَنَةً فَأَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَهُ ، وَصَلّٰى كَذَا وَكَذَا سَجْدَةً فِيْ السَّنَةِ ، فَلَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)[رواه أحمدوصححه الألبانی فی صحيح الجامع الصغير: ١٣١٦]

''کیا یہ (دوسرا آدمی) پہلے آدمی کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟ جس میں اس نے رمضان کا مہینہ پایا، اس کے روزے رکھے اور سال بھر اتنی نمازیں پڑھیں؟ تو ان دونوں کے درمیان (جنت میں) اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔''

❁ لہذا خوشخبری ہے اُس شخص کیلئے جس کی عمر لمبی ہو اور وہ اچھے اعمال پر قائم

ہو۔ اور حسرت ہے اُس شخص پر جس نے لمبی عمر پانے کے باوجود اپنے اعمال کی اصلاح نہ کی۔ یاد رہے کہ اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔ ہم اللہ تعالی سے اپنے لئے، اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کیلئے اچھے عمل اور اچھے خاتمے کا سوال کرتے ہیں۔ بے شک وہ دعاؤں کو سننے والا ہے۔

(۱۵۸) صدقہ قیامت کے روز نجات دہندہ ہوگا

❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلاَيَرىٰ إِلاَّ مَا قَدَّمَ ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلاَيَرىٰ إِلاَّ مَا قَدَّمَ ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلاَيَرىٰ إِلاَّ النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، فَاتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۔ وفي رواية : وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)[متفق علیہ]

’’اللہ تعالی تم میں سے ہر شخص سے عنقریب ہم کلام ہوگا اور دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے عمل ہی نظر آئیں گے اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی اسے اپنے عمل ہی نظر آئیں گے۔ اور اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی۔ لہذا تم جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے آدھے حصے کا صدقہ کر کے ہی۔ دوسری روایت میں ہے: اگرچہ ایک اچھا کلمہ کہہ کر ہی۔‘‘

❁ یعنی بندہ اللہ کی رحمت سے جہنم کی آگ سے نجات پا سکتا ہے اگرچہ وہ تھوڑے سے مال کے ساتھ ہی صدقہ کرے جو آدھی کھجور کے برابر ہو۔

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’.....اور صدقہ گناہ (کی گرمی) کو یوں بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔‘‘ [أخرجه أحمد وصححه

الحاکم و وافقه الذهبی]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّى أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ)[متفق علیہ]

'' جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالی حلال کمائی کو ہی قبول کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے ۔ پھر صدقہ کرنے والے کیلئے اس کی پرورش ایسے کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ) ایک پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ ''

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

(سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ....وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ)[متفق علیہ]

'' سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالی اپنے (عرش کے) سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا ......ان میں سے ایک شخص وہ ہے جس نے اس طرح خفیہ طور پر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ''

❁ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: '' اے ابو ذر! میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس جبل احد کے بقدر سونا ہو اور ایک رات یا تین راتیں گذر جائیں اور میرے پاس اُس سے ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اُس

دینار کے جسے میں قرض اتارنے کیلئے ذخیرہ کرلوں۔'' پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میں تو اللہ کے بندوں میں اسے یوں اور یوں خرچ کردوں گا۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر رضی اللہ عنہ!'' تو انھوں نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جولوگ زیادہ مال والے ہیں وہ قیامت کے روز کم اجر والے ہونگے سوائے اُن لوگوں کے جو یوں اور یوں خرچ کرتے ہیں...'' [متفق علیہ]

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''نیکی کے کام برے انجاموں سے بچاتے ہیں۔ اور خفیہ طور پر صدقہ رب تعالی کے غضب کو بجھاتا ہے۔ اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور نیکی کا ہر کام صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور جو لوگ دنیا میں اچھے ہوتے ہیں وہی آخرت میں بھی اچھے تصور کئے جائیں گے۔'' [رواه الطبراني وحسنه الألباني]

(۱۵۹) مومن قیامت کے روز اپنے صدقہ کے سائے تلے ہوگا

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (كُلُّ امْرِىءٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)[رواه أحمد وابن خزيمة وصححه الألباني]

''ہر شخص اپنے صدقے کے سائے تلے رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔'' یزید کہتے ہیں کہ ابو مرثد ہر دن صدقہ کرتے تھے چاہے ایک کیک کے ساتھ یا صلہ رحمی کے ساتھ ہی سہی۔

(۱۶۰) اللہ کے راستے میں شہادت پانے کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''شہید کیلئے اللہ کے ہاں چھ انعامات ہیں۔

خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے۔ قبر کے عذاب سے اسے پناہ دے دی جاتی ہے۔ روز قیامت کی بہت بڑی گھبراہٹ سے اسے بچا لیا جائے گا۔ اور اس کے سر پر وقار والا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک ہیرا پوری دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ اور اس کی موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے بہتر حوروں کے ساتھ شادی کی جائے گی۔ اور اس کے ستر رشتہ داروں کے متعلق اُس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔'' [حسنه الترمذي وصححه الألباني]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کون اُس کے راستے میں زخمی ہوتا ہے تو وہ قیامت کے روز اِس طرح آئے گا کہ اُس کے خون کا رنگ تو خون کا ہی ہوگا لیکن اس سے خوشبو کستوری کی آئے گی۔'' [رواه البخاري]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو مسلمان اللہ کے راستے میں خواہ تھوڑی دیر کیلئے ہی قتال کرے تو اُس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہو جائے یا اُس پر کوئی مصیبت آئے تو اُس کا وہ زخم قیامت کے روز نہایت گہرا ہو کر آئے گا اور اس کا رنگ زعفرانی ہوگا لیکن اُس سے خوشبو کستوری کی آئے گی۔'' [صححه الترمذي ووافقه الألباني]

اِس حدیث میں (فُوَاقَ نَاقَةٍ) کے الفاظ ہیں جن سے مراد وہ وقفہ ہے جو ایک اونٹنی کا دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان ہوتا ہے یا اس کا دودھ نکالتے ہوئے

اس کے تھنوں کو چھوڑنے اور دوبارہ پکڑنے کے درمیان جو وقت ہوتا ہے وہ مقصود ہے۔یعنی تھوڑا سا وقت۔

(۱۶۱) امتِ محمدیہ میں شہداء کی کئی اقسام ہیں !

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے اندر کس کس کو شہید شمار کرتے ہو؟'' تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جو شخص اللہ کے راستے میں مارا جائے وہی شہید ہوتا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تو میری امت میں شہداء کی تعداد بہت کم ہوگی۔'' انھوں نے کہا: تو پھر وہ کون ہیں اے اللہ کے رسول ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے راستے میں قتل کردیا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں (طبعی طور پر) مر جائے وہ بھی شہید ہے۔اور جو شخص طاعون کی بیماری میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو آدمی پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔''

نیز فرمایا: ''جو شخص غرق ہو جائے تو وہ بھی شہید ہے۔'' [رواہ مسلم]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔اور جو شخص اپنے دین کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے۔اور جو شخص اپنی جان کو بچاتے ہوئے مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کو بچاتے ہوئے مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے۔'' [رواہ الترمذی وقال : حدیث حسن صحیح]

(۱۶۲) اللہ تعالیٰ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کا سوال کرنے والے شخص کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے رتبہ تک پہنچا دیتا ہے خواہ اس کی موت اس کے بستر پر آئے۔'' [رواہ مسلم]

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اسے وہ دے دی جاتی ہے چاہے وہ (میدان جنگ میں) شہید نہ ہو۔'' [رواہ مسلم]

یعنی اسے شہادت کا ثواب ضرور مل جاتا ہے۔

(۱۶۳) اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (رِبَاطُ يَومٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا) [رواه البخاری]

''اللہ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اُس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر حصہ پوری دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اُس سے بہتر ہے۔''

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ کے راستے میں ایک دن کا پہرہ عام گھروں میں ہزار دن کے پہرہ سے

بہتر ہے۔" [رواہ الترمذی وقال : حدیث حسن صحیح]

❁ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا پہرہ حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام سے بہتر ہے۔" [رواہ البیهقی وصححه الألبانی]

❁ اس حدیث میں جہاں اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کا عظیم ثواب ذکر کیا گیا ہے اور اسے حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام سے بھی افضل بتایا گیا ہے وہاں اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حجر اسود کے قریب لیلۃ القدر کا قیام کرنا دوسری جگہ پر قیام کرنے سے افضل ہے۔ بشرطیکہ اس سے ازدحام نہ ہو اور دوسروں کو ایذاء نہ پہنچے۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر حرم شریف میں جہاں بھی ممکن ہو وہیں قیام کر لیا جائے اور اس کا ثواب سب کو معلوم ہے۔

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: "ایک دن اور ایک رات کا پہرہ مہینہ بھر کے روزوں اور اس کے قیام سے بہتر ہے۔ اور اگر اسی دوران اس کی موت آجائے تو وہ جو عمل کر رہا ہوتا ہے اسے اور اس کا رزق بھی اس کیلئے جاری کر دیا جاتا ہے اور اسے قبر کی آزمائش سے بچا لیا جاتا ہے۔" [رواہ مسلم]

اللہ تعالی ہم سب کو فتنۂ قبر سے محفوظ رکھے۔ یقینی طور پر یہ توحید، اسلام اور ایمان رکھنے والی فوج کیلئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔

(۱۶۴) جو شخص اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے مر جائے!

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"ہر مرنے والے شخص کا عمل اُس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے سوائے اُس شخص کے جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے مر جائے۔ چنانچہ اُس کا عمل

اس کیلئے قیامت تک بڑھایا جاتا رہے گا۔ اور وہ فتنۂ قبر سے بھی محفوظ رہے گا۔"

[رواہ الترمذی وقال : حدیث حسن صحیح]

(۱۶۵) اللہ کے راستے میں کسی غازی کو تیار کرنے کی فضیلت

❁ حضرت ابو مسعود الأنصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک نکیل زدہ اونٹنی لے کر آیا اور کہنے لگا : یہ اللہ کے راستے میں جہاد کیلئے ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا : "تمھارے لئے اس کے بدلے میں قیامت کے روز سات سو اونٹنیاں ہیں جو سب کی سب نکیل زدہ ہونگی۔" [رواہ مسلم]

❁ اس حدیث کے بارے میں امام نوویؒ کہتے ہیں کہ شاید اِس سے مراد یہ ہے کہ اُسے سات سو اونٹنیاں اللہ کے راستے میں پیش کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد اس کا ظاہری معنی ہو اور اُس کو جنت میں سات سو انٹنیاں دی جائیں جن میں سے ہر ایک کو نکیل ڈالی گئی ہوگی اور وہ سیر وسیاحت کیلئے ان میں سے جس پر چاہے گا سواری کر سکے گا جیسا کہ جنت کے شریف گھوڑوں کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔ یہ آخری بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

❁ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے : "جو شخص کسی غازی کو تیار کرے تو وہ ایسے ہے جیسے اُس نے خود جنگ میں شرکت کی۔ اور جو اُس کے گھر والوں کی خیر کے ساتھ خبر گیری کرے تو وہ بھی ایسے ہی ہے کہ جیسے اُس نے خود جنگ میں شرکت کی۔" [رواہ مسلم]

(۱۶۶) روزہ ان کاموں میں سے ہے جو جہنم سے دور کرتے ہیں

❁ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا) [البخاری: ۲۸۴۰، مسلم: ۱۱۵۳]

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔''

❁ اسی طرح رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور جہنم کے درمیان ایک ایسی خندق بنا دیتا ہے جو زمین و آسمان کی درمیانی مسافت کے بقدر لمبی ہوتی ہے۔'' [رواہ الترمذی وحسنه الألبانی]

❁ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، يُقَالُ : أَيْنَ الصَّائِمُونَ ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ)[البخاری:۱۸۹۶، مسلم:۱۱۵۲]

''بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے باب الریان کہا جاتا ہے، اس سے قیامت کے دن صرف روزے دار ہی داخل ہونگے اور ان کے علاوہ کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا۔اور پکار کر کہا جائے گا: کہاں ہیں روزے دار؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے علاوہ اور کوئی اس سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔اور جب وہ سب کے سب جنت میں چلے جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔''

(۱۶۷) رمضان کے روزوں کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

(مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ) [متفق علیہ]

"جس نے حالت ایمان میں، اللہ سے حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔"

(۱۶۸) شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ) [رواه مسلم: ١١٦٤]

"جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے بھی رکھے تو یہ ایسے ہے جیسے اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔"

(۱۶۹) ہر ماہ میں تین دن کے روزوں کا ثواب

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "ہر مہینے میں تین روزے رکھنا پورے سال کے روزوں کے برابر ہے۔" [متفق علیہ]

(۱۷۰) یومِ عرفہ کے روزے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ عرفہ کے روزے کی کیا فضیلت ہے تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ) [رواه مسلم: ١١٦٢]

"یومِ عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ پچھلے ایک سال اور

آنے والے ایک سال کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گا۔"

(۱۷۱) یومِ عاشوراء کے روزے کی فضیلت

حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یومِ عاشوراء کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ) [رواه مسلم :١١٦٢]

یعنی "پچھلے ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

(۱۷۲) روزہ کھلوانے کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: (مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ)

"جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے اسے بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا روزہ دار کو ملتا ہے۔ اور خود روزہ دار کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔" [رواه الترمذي وقال : حسن صحيح وصححه الألباني في صحيح الترغيب : ١٠٧٨]

(۱۷۳) لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ) [البخاری:۲۰۱۴، مسلم :۷۶۰]

"جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلبِ اجر وثواب کی خاطر لیلۃ القدر کا قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔"

(۱۷۴) حج وعمرہ کی فضیلت

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)[رواہ مسلم]

"ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیان والے گناہوں کیلئے کفارہ ہے اور حجِ مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے۔"

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم بیت اللہ کا قصد کر کے گھر سے روانہ ہوتے ہو تو تمھاری سواری کے ہر ہر قدم پر اللہ تعالی ایک ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور جب تم وقوفِ عرفہ کر رہے ہوتے ہو تو اللہ عز وجل آسمانِ دنیا پر آ کر فرشتوں کے سامنے حجاج کرام پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: دیکھو یہ میرے بندے ہیں جو دور دراز سے پراگندہ حالت میں اور غبار آلود ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ یہ میری رحمت کے امید وار ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ (حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا) اور اگر یہ مجھے دیکھ لیتے تو پھر ان کی حالت کیا ہوتی! پھر اگر تمھارے اوپر تہہ در تہہ ریت کے ذرات کے برابر، یا دنیا کے ایام کے برابر، یا بارش کے قطروں کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالی ان تمام گناہوں کو تم سے دھو دیتا ہے۔ اور جب تم جمرات کو کنکریاں مارتے ہو تو اس کا اجر اللہ تعالی تمھارے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے۔ اور جب تم سر منڈواتے ہو تو ہر بال کے بدلے اللہ تعالی تمھارے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ پھر جب تم طواف کرتے ہو تو اس طرح

گناہوں سے پاک ہو جاتے ہو جیسا کہ تم اپنی ماں کے پیٹ سے گناہوں سے بالکل پاک پیدا ہوئے تھے۔'' [رواہ البزار والطبرانی وابن حبان فی صحیحہ۔ وحسنہ الألبانی فی صحیح الجامع الصغیر : ۱۳۶۰]

(۱۷۵) عشرۂ ذوالحجہ میں اعمال صالحہ کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مَا مِنْ أَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ ، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ، ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ) [رواہ أحمد ۔ واللفظ لہ ۔ والبخاری بمعناہ :۹۶۹]

''عملِ صالح کے لئے یہ ایام (یعنی ماہِ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں ۔صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ! کیا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی (اتنا محبوب) نہیں ؟ آپ نے فرمایا :اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی اتنا محبوب نہیں' سوائے اس کے کہ انسان اپنی جان ومال کے ساتھ نکلے اور پھر کسی بھی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹے ۔''

❀ ❀ ❀

اعمال کو ضائع کرنے والے امور سے تحذیر کا بیان

(۱۷۶) ان کے اعمال کو اللہ تعالی ہوا میں اڑتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ذرات کی طرح اڑا دے گا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالَ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضًا، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا، قَالَ ثَوْبَانُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا ، جَلِّهِمْ لَنَا ، أَنْ لاَ نَكُوْنَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لاَ نَعْلَمُ ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُم ، وَيَأْخُذُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُوْنَ ، وَلٰكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوْهَا)[رواه ابن ماجه : ٤٢٤٥ ـ وصححه الألباني]

’’میں یقیناً اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے روز ایسی نیکیاں لے کر آئیں گے جو تہامہ کے پہاڑوں کی مانند روشن ہونگی لیکن اللہ تعالی ان کی ان نیکیوں کو ہوا میں اڑتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ذرات کی مانند اڑا دے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ! آپ ان لوگوں کے بارے میں وضاحت کر دیجئے اور ان کے بارے میں کھل کر بیان کر دیجئے تاکہ ہم لاعلمی میں ایسے لوگوں میں شامل نہ ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! وہ تمہارے بھائی اور تمہاری قوم سے ہی ہونگے۔ اور وہ رات کو اسی طرح قیام کریں گے جیسا کہ تم کرتے ہو لیکن وہ ایسے لوگ ہونگے کہ جب خلوت میں انھیں اللہ تعالی کی

حرام کردہ چیزیں ملیں گی تو وہ ان سے اپنا دامن نہیں بچائیں گے۔"

(۱۷۷) قیامت کے روز مفلس کون ہوگا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ ؟) "کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا:

(اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لاَّ دِرْهَمَ لَهُ وَلاَ مَتَاعَ)

"ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ کوئی اور ساز وسامان۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِیْ يَأْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ ، وَيَأْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَقَذَفَ هٰذَا ، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا ، وَضَرَبَ هٰذَا ، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ)[مسلم:۲۵۸۱]

"میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لیکر آئے گا اور اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان باندھا ہوگا، کسی کا مال کھالیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ لہذا ان میں سے ہر ایک کو اس کے حق کے بقدر اس کی نیکیاں دی جائیں گی۔ اور اگر ان کے حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ لے کر اس کی گردن میں ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم رسید کردیا جائے گا۔"

(١٧٨) لوگوں کے حقوق کے بارے میں پوچھ گچھ سے بچنے کی راہ کیا ہے؟

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لاَّ يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلاَ دِرْهَمٌ ، وَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ) [البخاری: ٢٤٤٩و٦٥٣٤]

”جس کسی کے پاس اس کے بھائی کا حق ہو اس کی عزت سے یا کسی اور چیز سے' تو وہ آج ہی اس سے آزاد ہو جائے (یعنی یا تو وہ حق اسے ادا کردے یا اسے اس سے معاف کروا لے ۔) اس دن کے آنے سے پہلے جب نہ دینار ہوگا نہ درہم ۔ اور اگر اس کے پاس نیک اعمال ہونگے تو اس کے حق کے بقدر اس سے نیک اعمال لے لئے جائیں گے ۔ اور اگر نیکیاں نہیں ہونگی تو صاحبِ حق کی بعض برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی ۔“

❁ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلٰى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ) [رواہ مسلم:٢٥٨٢]

”تم قیامت کے روز حق والوں کے حقوق ضرور بالضرور ادا کرو گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا ۔“

❁ لوگوں کے حقوق سے آزاد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتے ہوئے سچے دل سے توبہ کریں اور لوگوں کے حقوق انھیں ادا کریں۔اور اِس سلسلہ میں آپ کو رسول اکرم ﷺ کا بہترین نمونہ سامنے رکھنا چاہیے۔اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوْ اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾[الأحزاب: ٢١]

''یقیناً تمھارے لئے رسول اللہ (ﷺ) میں عمدہ نمونہ موجود ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہو اور بکثرت اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہو۔''

❁ نبی کریم ﷺ جن کا اخلاق قرآن مجید تھا آپ کی عاجزی وانکساری کا عالم دیکھئے کہ آپ نے کسی شخص پر ظلم نہیں کیا، کسی کے مال پہ قبضہ نہیں کیا، کسی پر زیادتی نہیں کی۔ اِس کے باوجود آپ ﷺ کو اللہ تعالی کا خوف اس قدر تھا کہ آپ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں آپ کی اللہ تعالی سے ملاقات اِس حالت میں نہ ہو کہ کسی کا آپ پر کوئی ایسا حق ہو جو آپ نے ادا نہ کیا ہو۔

طبرانی میں ایک واقعہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ بدر کے دن اپنے ساتھیوں کی صفیں درست کر رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا جس کے ساتھ آپ اپنی قوم کے لوگوں کو سیدھا کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ سواد بن غزیہ جو بنی عدی بن النجار کے حلیف تھے کے پاس سے گذرے۔ وہ صف سے نکل کر کچھ آگے آگئے تھے۔آپ ﷺ نے ان کے پیٹ پر تیر مارا اور فرمایا:

''اے سواد! صف میں برابر کھڑے ہو جاؤ۔''

سواد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ جبکہ آپ کو اللہ تعالی نے عدل وانصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تو مجھے اِس تکلیف کا بدلہ دیجئے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ''بدلہ لے لو۔'' سواد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے لگا لیا اور آپ کے پیٹ کا بوسہ لیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''سواد! تم نے ایسا کیوں کیا؟'' تو انھوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ جنگ کا سامنا ہے۔ تو میں نے سوچا کہ زندگی کے آخری لمحات میں میری جلد آپ کی جلد سے لگ جائے۔ تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعائے خیر کی۔ [رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر وحسنہ الألبانی فی الصحیحۃ]

(۱۷۹) عمل کے بغیر محض رحمتِ الٰہی پر ہی بھروسہ کرنا!!!

❁ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ 'جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' کی رحمت ہی ہماری امید ہے۔ ہم اُس کے کمزور اور کوتاہ بندے اس کی معافی، درگزر اور رحمت کے محتاج ہیں۔ اگر اُس کی رحمت نہ ہوتی تو گناہ گار بندے مایوس اور نا امید ہو چکے ہوتے۔ اسی لئے اللہ تعالی نے اپنے ان گناہ گار اور خطا کار بندوں کو اطمینان دلایا ہے جن کے گناہوں نے انھیں لپیٹ رکھا ہے۔ لہذا وہ اپنے گناہوں سے خلاصی حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں۔

❁ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ ٭ وَأَنِيْبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن

يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۞ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۞ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَى عَلَى مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ۞ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۞ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴾[الزمر:۵۳۔۵۸]

’’ آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنھوں نے (گناہوں کا ارتکاب کرکے) اپنے اوپر زیادتی کی ہے! تم اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو ، بے شک اللہ تعالٰی تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے ۔ یقیناً وہی تو ہے جو بڑا معاف کرنے والا اور بے حد مہربان ہے ۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کا حکم مان لو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے ، پھر تمھیں کہیں سے بھی مدد نہ مل سکے گی ۔ اور جو بہترین وحی تمھاری طرف تمھارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے تم اس کی اتباع کرو قبل اس کے کہ اچانک تم پر عذاب آئے اور تمھیں خبر بھی نہ ہو ۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وقت) کوئی کہنے لگے : افسوس میری اُس کوتاہی پر جو میں اللہ کے حق میں کرتا رہا اور میں مذاق اڑانے والوں میں سے تھا ۔ یا یوں کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیز گار لوگوں میں سے ہوتا ۔ یا جب عذاب دیکھے تو کہنے لگے : کاش مجھے ایک اور موقعہ مل جائے تو میں نیک کام کرنے والوں میں سے ہو جاؤں ۔ ‘‘

❁ اللہ آپ پر رحم کرے ، آپ ذرا غور کریں اللہ کی رحمت اور مغفرت کے بارے میں جو اس نے اپنے اِس فرمان میں ذکر کی ہے !

❁ پھر اس نے اپنی مغفرت کا ذکر کرنے کے بعد اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے بھی ڈرایا ہے اور اس بات سے بھی آگاہ کیا ہے کہ اچھے عمل کا دارومدار اچھے خاتمہ پر ہے۔

❁ اسی طرح ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کرتا۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف کھائے تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا۔ اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے تو میں اسے آخرت کے دن ضرور خوف میں مبتلا کرونگا۔'' [رواه ابن حبان في صحيحه وصححه الألباني]

❁ اور جو شخص کتاب وسنت میں غور کرتا ہے وہ ان میں یہ بات بکثرت پاتا ہے کہ اللہ تعالی نے جہاں جنت کے وعدے فرمائے ہیں وہاں جہنم سے ڈرایا بھی ہے۔ اسی لئے اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں ایک جلیل القدر اصول پایا جاتا ہے جو انھوں نے دو عظیم وحیوں (کتاب وسنت) سے اخذ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بندۂ مومن پر یہ بات لازم ہے کہ اس کا دل خوف اور امید کی درمیانی منزل پر ہو۔ اور انھوں نے دل کو پرندے سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اُس کے بھی دو پر ہوتے ہیں۔ ایک پر خوف کا اور دوسرا امید کا۔ اور وہ ایک ہی پر کے ذریعے نہیں اڑ سکتا۔ لہذا جو شخص خوف کھائے اور امید وار نہ ہو تو وہ یقیناً اللہ کی رحمت سے مایوس اور نا امید ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾ [يوسف : ۸۷]

''اللہ کی رحمت سے تو صرف کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔''

اسی طرح اس کا فرمان ہے:

﴿قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلاَّ الضَّآلُّونَ﴾ [الحجر : ٥٦]

(ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: اپنے رب کی رحمت سے تو صرف گمراہ لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔''

❁ اِس کے مقابلہ میں اللہ عز وجل نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو ایمان لائے اور اُس کی رحمت ومغفرت پر ہی توکل کر کے بیٹھ گئے اور رحمت ومغفرت کو طلب کرنے اور اس کیلئے تگ ودو کرنا ترک کردیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُواْ الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَـذَا الأدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيْثَاقُ الْكِتَابِ أَن لاَّ يِقُولُواْ عَلَى اللّهِ إِلاَّ الْحَقَّ وَدَرَسُواْ مَا فِيهِ وَالدَّارُ الآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُونَ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ﴾ [الأعراف : ١٦٩]

''پھران کے بعد نا خلف جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بن کر اسی دنیا کا مال سمیٹنے لگے اور کہتے تھے: ''ہمیں معاف کردیا جائے گا'' اور اگر ویسا ہی دنیا کا مال پھران کے سامنے آئے تو پھر اسے لے لیتے ہیں۔ کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ حق کے سوا اللہ سے کچھ نہ منسوب کریں گے؟ اور وہ پڑھتے بھی رہے جو کتاب میں مذکور تھا۔ اور دار آخرت تو اللہ تعالی سے ڈرنے والوں کیلئے بہتر ہے۔ کیا تمھیں اتنی بھی سمجھ نہیں؟''

❁ یہ اِس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ نیز اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُس شخص کا یہ دعوی غلط ہے

جو یہ کہتا ہو کہ ایمان موجود ہو تو جو مرضی گناہ کر لو، اُس سے ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں جو بنیادی اصول معروف ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل کرنا ضروری ہے۔ اور ایمان اطاعت وفرمانبرداری کرنے سے زیادہ ہوتا ہے جبکہ گناہ اور نافرمانی کرنے سے کم ہوتا ہے۔ اور ایمان تین چیزوں کا نام ہے: دل میں یقین، زبان سے اقرار اور اعضاء کا عمل۔

اہل السنۃ والجماعۃ دل کو ایک برتن یا گلاس سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب وہ دودھ سے بھر جائے تو دودھ کی جھاگ سے ہی چھلکنے لگتا ہے۔ اور جب کسی اور چیز سے بھر جائے تو اُسی چیز کی جھاگ سے چھلکتا ہے جس سے وہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

میرے والد جنھیں اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں خوشیاں نصیب کرے وہ کہا کرتے ہیں کہ جب کسی بندے کے دل میں ایمان زیادہ ہوتا ہے تو اُس کا اثر اس کے اعضاء پر ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کی ظاہری وضع قطع پر اِس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران: ۳۱]

''آپ کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اس طرح اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

❁ اسی طرح ایمان کا اثر بندے کے اخلاق وکردار اور دوسرے لوگوں سے معاملہ کرنے میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں: ''مومنوں

میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو۔''

[رواہ ابو داؤد و صححہ الألبانی]

❁ بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ ایک نہایت اہم بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لے اور وہ یہ ہے کہ کوئی بندہ محض اپنے عمل کے ساتھ اللہ ارحم الراحمین کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ اللہ تعالی کی رحمت پہلے اور عمل بعد میں کام آئے گا۔ اسی سلسلے میں آنحضور ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا تھا:

(قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَن يَّنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ)

''تم (راہِ اعتدال کے) قریب رہو اور حسب استطاعت درستگی کی کوشش کرو۔ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کے ساتھ نجات نہیں پائے گا۔''

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالی اپنی رحمت اور اپنے فضل وکرم کے ساتھ مجھے ڈھانپ لے۔'' [رواہ مسلم]

❁ میرے مسلمان اور معزز بھائی! جب آپ نے مذکورہ بات جان لی تو اب آپ اللہ کی توفیق سے یہ بھی جان لیں کہ رحمتِ الٰہی کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرنا ہم پر لازم ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے مومن بندوں سے رحمت کا جو وعدہ فرمایا اور اسے اُس نے جس طرح عمل صالح سے مربوط کر دیا اُس پر ذرا غور کریں۔ ارشاد ہے: ﴿ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا ﴾ [الإسراء: ۱۹]

''اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے اور اس کیلئے اپنی کوشش بھی کرے اور وہ

مومن ہوتو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔“

اسی طرح اُس کا فرمان ہے:﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِيْنَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ * الَّذِيْنَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ . . ﴾[الأعراف: ١٥٦۔ ١٥٧]

”اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ لہذا جو لوگ متقی ہیں، زکاۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ان کیلئے میں رحمت ہی لکھوں گا۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی امی ہیں۔“

تو کیا ہم متقین میں سے ہیں؟ اور کیا ہم نبی کریم ﷺ کی سنت کے پیروکار ہیں؟ جس نے یہ ارشاد فرمایا کہ

(كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَنْ أَبٰى ، قِيْلَ : مَنْ أَبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى)[البخاري: ٧٢٨٠]

”میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہونگے سوائے اس کے جس نے انکار کردیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! انکار کون کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کردیا۔“

❁ اللہ آپ پر رحم کرے، آپ ذرا (وأشهد أن محمدا رسول الله) کے معنی پر بھی غور کریں! علماء کا کہنا ہے کہ اس کا معنی ہے: آنحضور ﷺ کے احکامات پر عمل کرنا، جن چیزوں سے آپ ﷺ نے منع کیا ان سے پرہیز کرنا، جن

چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ان کی تصدیق کرنا اور اللہ تعالی کی عبادت آپ ﷺ کے طریقے پر کرنا۔

❁ بغیر عمل کے صرف رحمت الٰہی پر ہی بھروسہ کرنے اور اللہ تعالی کے احکامات پر عمل پیرا نہ ہونے والے حضرات کو قرآن مجید کی سورۃ العصر میں غور وفکر کرنا چاہیے جس میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَالْعَصْرِ ۞ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۞ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾

''قسم ہے زمانے کی ! بے شک ہر انسان یقیناً خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

یہاں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ہمارے شیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ نے اِس عظیم سورت کہ جس نے دنیا وآخرت کی ہر خیر وبھلائی کو جمع کر دیا ہے' کی جو تفسیر کی ہے اُسے ذکر کیا جائے۔ موصوف نے کہا:

''اللہ تعالی نے اِس سورت میں زمانے کی قسم اٹھائی ہے اور اسے اختیار ہے کہ وہ جس چیز کی چاہے قسم اٹھائے۔ جبکہ اُس کے بندوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائیں۔ کیونکہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائے تو اس نے کفر کیا یا شرک کا ارتکاب کیا۔'' [رواہ الترمذی]

اللہ تعالی نے اِس سورت میں واضح فرمایا ہے کہ تمام انسان یقینی طور پر خسارہ پانے والے ہیں سوائے اُن لوگوں کے جنھوں نے چار صفات اختیار کیں: پہلی

صفت ہے: ﴿ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا ﴾ اور ایمان کیلئے عمل صالح لازم ہے۔ اسی لئے دوسری صفت کے بارے میں فرمایا: ﴿وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ پھر تیسری صفت ذکر کی: ﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ﴾ اس میں تمام مومنوں پر لازم قرار دیا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کریں، اللہ کی یاد دلائیں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ اس کے بعد چوتھی صفت یوں ذکر کی: ﴿ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ جس کا مطلب یہ ہے کہ حق کے راستے میں ان پر جو مصیبتیں آئیں ان پر وہ صبر کریں۔ اگر لوگ ان سے اعراض کریں تو وہ تحمل کا مظاہرہ کریں۔ اور یہ سب کچھ اس بات کے ساتھ مشروط ہے کہ ان کا طریقہ وہی ہو جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے اور جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اختیار کیا۔"

میں نے شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سورۃ العصر کی یہ تفسیر براہ راست سنی تھی اور اسے ذہن نشین کر لیا تھا۔

❁ اسی طرح اس سلسلے میں اللہ تعالی کے یہ فرامین بھی مدنظر رکھیں:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾[النور : ٦٣]

"لہذا ان لوگوں کو جو اُس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اِس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی آزمائش یا دردناک عذاب نہ آ جائے۔"

﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَاللّٰهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴾[آل عمران : ٣٠]

"اور اللہ تمھیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالی بندوں پر ترس کھانے والا ہے۔"

﴿ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴾[البروج : ١٢]

"بے شک آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔"

﴿ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴾[هود : ١٠٢]

"اور جب بھی آپ کا رب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے۔ بلا شبہ اس کی گرفت تکلیف دینے والی اور سخت ہوتی ہے۔"

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴾[الفجر : ١٤]

"بے شک آپ کا رب تو گھات لگائے ہوئے ہے۔"

﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ * وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ ﴾[الزلزال :٧-٨] "چنانچہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔"

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی سخت وعید سنائی ہے اُس شخص کو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرے۔

فرمایا: "بے شک ایک بندہ ایک لفظ بولتا ہے جس کے بارے میں اسے پتہ نہیں ہوتا کہ اس میں کیا وبال ہے! لیکن وہ اُس کی وجہ سے مشرق ومغرب کے درمیان جو مسافت ہے اس سے بھی زیادہ جہنم میں نیچے چلا جاتا ہے۔" [متفق علیہ]

❁ نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ ، وَيْلٌ لَهُ ، وَيْلٌ لَهُ » [رواه أحمد وابو داؤد : ٤٩٩٠ واللفظ له وحسنه الألباني]

’’اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جو لوگوں کو کوئی جھوٹی بات بیان کرے تاکہ وہ ہنسیں۔اُس کیلئے ہلاکت ہے،اُس کیلئے ہلاکت ہے۔‘‘

❁ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:« مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ »[البخاری : ۵۷۸۷]

’’جو تہ بند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں ہے۔‘‘

❁ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ’’بے شک اللہ تعالی کو بھی غیرت آتی ہے۔اور اس کی غیرت یہ ہے کہ کوئی شخص اُس چیز کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالی نے حرام کردیا ہے۔‘‘[متفق علیہ]

❁ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ قیمتی سامان پر ایک شخص کو نگران مقرر کیا جسے ’کرکرہ‘ کہا جاتا تھا۔وہ جب فوت ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:’’وہ جہنم میں چلا گیا ہے۔‘‘ چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جب اس کے بارے میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اُس نے ایک چادر کی خیانت کی تھی۔[رواہ البخاری]

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

’’جو شخص کسی مسلمان کی حق تلفی کرے تو اللہ تعالی اس کیلئے جہنم کو واجب کردیتا ہے اور جنت کو حرام کردیتا ہے۔‘‘ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اگرچہ کوئی ہلکی سی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اگرچہ ایک کٹی ہوئی چھڑی کیوں نہ ہو۔‘‘[رواہ مسلم]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک ایک بندہ جب لعنت بھیجتا ہے تو وہ آسمان کی طرف جاتی ہے لیکن آسمان کے دروازے اُس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے لیکن زمین کے دروازے بھی اُس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ دائیں بائیں جاتی ہے لیکن جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اُس شخص کے پاس جاتی ہے جس کی طرف بھیجی گئی ہوتی ہے۔ اگر وہ اُس کا مستحق ہو تو ٹھیک ورنہ اُس کے پاس واپس لوٹ آتی ہے جس کی زبان سے نکلی ہوتی ہے۔"

[رواه أبو داؤد وحسنه الألباني]

❁ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "اللہ تعالی کے پاس جتنی زیادہ رحمت ہے اگر اس کا کسی کافر کو پتہ چل جائے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اور اللہ کے پاس جتنا زیادہ عذاب ہے اگر ایک مومن کو اس کا پتہ چل جائے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔" [رواه البخاري]

❁ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح کے بارے میں خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالی نے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور اگر ہم اس کی اطاعت وفرمانبرداری کریں تو اس نے ہم سے اچھے بدلے کا وعدہ فرمایا ہے اور اگر ہم اس کی نافرمانی کریں تو اس نے ہمیں اپنی دردناک سزا سے بھی ڈرایا ہے۔ لہذا ہم پر واجب ہے کہ ہم سنجیدگی سے ہدایت کی طرف لوٹ آئیں۔ اپنی حالت کے بارے میں غور وفکر کریں اور جس طرح ہم اللہ کے حق میں کمی وکوتاہی کرتے ہیں اور کئی چیزوں میں ہم حد سے تجاوز کر جاتے ہیں اور اللہ تعالی کے احکامات کی پرواہ نہیں کرتے

اس کا جائزہ لیں اور پھر اللہ تعالی کی طرف سچی توبہ کریں۔

ارشاد باری تعالی ہے :﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِيْ اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾[التحریم:٨]

''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی اور خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمھارا رب تمھارے گناہ مٹا دے اور تمھیں ان جنتوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اُس دن اللہ تعالیٰ نبی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہ کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہونگے کہ اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

❁ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :﴿ وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾[النور :٣١]

''اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

❁ لہذا وہ آدمی جسے اللہ تعالی نے اپنی توفیق سے مسلمان بنایا اسے اللہ کے اِس احسان پر شکر گذار ہونا چاہیۓ۔اور دنیا میں اسے اپنی زندگی کے خاتمے سے قبل ہی کارِ خیر کر لینا چاہیۓ کیونکہ جب اس کی روح اس کے حلق میں اٹک جائے گی اور اس کے نکلنے کے وقت وہ اسے دیکھ رہا ہوگا تو اُس وقت وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔

اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اُس وقت ہم کس حال میں ہونگے ! اور سارے کا سارا دار ومدار خاتمہ پر ہے اور انسان کو اسی عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت آئے گی ۔لہذا جو شخص حج کے دوران تلبیہ پڑھتے ہوئے فوت ہو جائے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔اور جو آدمی سجدہ کی حالت میں مر جائے اسے اللہ کی رحمت سے سجدہ ہی کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔اور جو شخص نافرمانی پر ڈٹا ہوا ہو اور بدستور گناہوں کا ارتکاب کر رہا ہو (اللہ تعالی ہم سب کو اس چیز سے محفوظ رکھے اور برے خاتمہ سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے) تو آپ کے خیال میں اُس کا خاتمہ کس حالت میں ہوگا ! اور وہ اللہ تعالی سے کس طرح ملاقات کرے گا ! جبکہ اُس دن شیطان کے دھوکے اور اس کی سازشیں سامنے آ جائیں گی ، دنیا کے سامانِ زینت اور اس کی دھوکہ دینے والی خوبصورتی کی حقیقت واضح ہو جائے گی اور انسان کو پتہ چل جائے گا کہ وہ تو ساری زندگی شیطان کا لقمہ بنا رہا۔اللہ تعالی ایسے ہی غافلوں اور دھوکے میں پڑے ہوئے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ﴾[الزمر : ٤٧]

''اُس دن اللہ کی طرف سے ان کیلئے وہ سب کچھ ظاہر ہوگا جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔''

❁ ہم پر لازم ہے کہ ہم عمل بھی کریں اور اللہ تعالی سے خوف بھی کھائیں۔ اور اِس کے ساتھ ساتھ اللہ سے امید اور اُس پر حسن ظن بھی رکھیں کیونکہ وہ درگذر کرنے اور اپنی رحمت کو پسند کرتا ہے۔امید کیوں نہ ہو جبکہ اس نے اپنا نام 'الرحمٰن' 'الرحیم' 'الغفور' 'التواب' اور 'الودود' رکھا ہے! امید کیوں نہ ہو جبکہ اسی کا فرمان

ہے کہ ﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيْلُواْ مَيْلاً عَظِيْمًا۞ يُرِيْدُ اللّٰهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وَخُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيْفًا﴾[النساء : ۲۷ ـ ۲۸]

''اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ تمھاری توبہ قبول کرے جبکہ وہ لوگ جو اپنی خواہشات کے پیروکار ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے بھٹک کر دور چلے جاؤ۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کرے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔''

❁ اگر کوئی سوال کرنے والا یہ سوال کرے کہ آخر کیا کرنا چاہئے؟ اور ان گناہوں سے خلاصی حاصل کرنے کیلئے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہئے جنھوں نے گناہگاروں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور ان کی عقلوں کو حیران وپریشان کر رکھا ہے؟ تو میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ ہم سب گناہگار ہیں اور ہم میں کون ہے جو خطارکار نہ ہو؟ اور خطاکاروں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اللہ کی طرف بہت زیادہ رجوع اور توبہ کرنے والا ہو۔لہذا ہم سب پر لازم ہے کہ ہم فورا توبہ کریں اور اللہ تعالی کی رجوع کرتے ہوئے اس سے معافی طلب کریں۔ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے آپ کو 'غفار' (بہت زیادہ معاف کرنے والا) کہا ہے:

﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى﴾[طه : ۸۲]

''میں یقیناً بہت زیادہ درگذر کرنے والا ہو اس سے جو توبہ کرے، ایمان لائے، اچھے عمل کرے اور پھر راہِ راست پر گامزن ہو جائے۔''

❁ لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ کی مغفرت کی طرف جلدی کریں اور اس سے اُسی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق جنت کا سوال کریں۔ بایں طور کہ

ہم اچھے کام کریں (اور برے کاموں سے پرہیز کریں)

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَسَارِعُواْ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۞ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۞ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُواْ أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللّهَ فَاسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَى مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۳۳ - ۱۳۵]

”اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑ کر چلو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ ان متقی لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگدستی (ہر حال) میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں۔ اور اللہ ایسے ہی نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ ایسے لوگوں سے جب کوئی برا کام ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انھیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔“

(۱۸۰) توبہ واستغفار کی فضیلت

❁ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّهَ يَجِدِ اللّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [النساء: ۱۱۰]

”جو شخص کوئی برائی کرے یا (گناہ کا ارتکاب کرکے) اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرلے تو وہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی بخشنے والا، بے حد

مہربان پائے گا۔"

❀ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الأنفال : ٣٣]

"اور جب تک وہ مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا۔"

❀ اسی طرح اس کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَّغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾[آل عمران : ١٣٥]

"جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں پر معافی طلب کرتے ہیں۔ اور فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔"

❀ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: (وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ)[مسلم : ٢٧٤٩]

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرتے (اور اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگتے) تو اللہ تعالیٰ تمھیں ختم کرکے دوسرے لوگوں کو لے آتا جو گناہ کرتے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تو وہ انھیں معاف کر دیتا۔"

❀ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "بے شک بائیں طرف والا فرشتہ چھ گھڑیوں تک اپنا قلم اُس مسلمان بندے سے روکے رکھتا ہے جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔ چنانچہ اگر وہ شرمندہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو وہ اپنا قلم رکھ دیتا

ہے (اور گناہ نہیں لکھتا) اور اگر وہ استغفار نہ کرے تو ایک ہی گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔'' [رواہ الطبرانی فی الکبیر وحسنه الألبانی]

❁ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهُ ، فَذٰلِكَ الرَّيْنُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾

''مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے، اس گناہ کو چھوڑ دیتا ہے اور معافی مانگ لیتا ہے تو اس کے دل کو دھو دیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ گناہ پر گناہ کئے جاتا ہے تو وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتی ہے۔ تو یہی وہ ''رَین'' (زنگ) ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تذکرہ کیا ہے۔ [رواہ الترمذی وقال :حسن صحیح وحسنه الألبانی]

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سید الاستغفار یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ ، خَلَقْتَنِيْ ، وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ ، وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ))[رواہ مسلم]

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں اپنے اوپر

تیری نعمتوں کا اعتراف اور اپنے گناہ گار ہونے کا اعتراف کرتا ہوں ۔ لہذا تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ۔"

آنحضور ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی اسے صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی دن اس کی موت آجائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا ۔ اور اسی طرح جو شخص اسے شام کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی رات میں اس کی موت آجائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا ۔"

(۱۸۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیان اور یہ کہ وہ اپنے بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ۞ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ . . . .﴾ [الأعراف: ١٥٦ـ ١٥٧]

"اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ۔ لہذا جو لوگ متقی ہیں ، زکاۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ان کیلئے میں رحمت ہی لکھوں گا ۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی امی ہیں ۔"

❁ نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۞ وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

تُنصَرُونَ ٭ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾[الزمر:۵۳۔۵۵]

'' آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنھوں نے (گناہوں کا ارتکاب کرکے) اپنے اوپر زیادتی کی ہے! تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو ، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے ۔ یقیناً وہی تو ہے جو بڑا معاف کرنے والا اور بے حد مہربان ہے ۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کا حکم مان لو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے ، پھر تمھیں کہیں سے بھی مدد نہ مل سکے گی ۔ اور جو بہترین وحی تمھاری طرف تمھارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے تم اس کی اتباع کرو قبل اس کے کہ اچانک تم پر عذاب آئے اور تمھیں خبر بھی نہ ہو ۔''

✿ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : '' جو شخص ایک نیکی کرے میں اسے اُس جیسی دس یا اُس سے بھی زیادہ نیکیاں دونگا۔ اور جو شخص ایک برائی کرے میں اُس کے بدلے میں ایک ہی برائی کا بوجھ اُس پر ڈالوں گا یا اسے معاف کر دونگا۔ اور جو شخص ایک بالشت کے برابر میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں ۔ اور جو آدمی ایک ہاتھ کے برابر میرے قریب آئے تو میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے بقدر اس کے قریب ہو جاتا ہوں ۔ اور جو شخص میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں ۔ اور جو شخص میرے پاس زمین کی مٹی کے برابر گناہ لے کر آئے گا لیکن اُس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا ہوگا تو میں زمین کی مٹی کے برابر مغفرت کے ساتھ ہی اس سے ملاقات کروں گا ۔'' [رواہ مسلم]

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ ، فَأَيِسَ مِنْهَا ، فَأَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا ، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ : اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِيْ وَأَنَا رَبُّكَ ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)[مسلم : ۲۷٤۷]

''اللہ کا بندہ جب توبہ کرتا ہے تو وہ اس کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بیابان زمین میں اپنی سواری پر جا رہا ہو، پھر وہ چپکے سے کہیں چلی جائے اور اس پر اُس آدمی کے کھانے پینے کا سامان بھی ہو، پھر وہ اسے تلاش کر کر کے مایوس ہو جائے اور ایک درخت کے سائے تلے آ کر لیٹ جائے اور وہ اپنی سواری سے بالکل مایوس ہو چکا ہو [بلکہ اسے اپنی موت کا یقین ہو چکا ہو] پھر اچانک وہ سواری اُس کے سامنے آ کر کھڑی ہو جائے اور وہ اس کی نکیل کو تھام لے اور فرطِ مسرت میں اس کے منہ سے یہ الفاظ نکل جائیں کہ اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب، یعنی شدید خوشی کے عالم میں وہ غلطی کر جائے۔''

❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے جن میں سے ایک عورت کو ہم نے دیکھا کہ وہ دوڑتی چلی آ رہی ہے۔ اُس نے قیدیوں میں ایک بچے کو دیکھا تو اسے اٹھایا اور اپنے پیٹ سے چمٹا کر دودھ پلانے لگی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے اِس بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟'' ہم نے کہا: ہرگز نہیں۔ تو آپ ﷺ نے

فرمایا: ''جس قدر یہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اُس سے کہیں زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔'' [متفق علیہ]

❁ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اس بات گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور وہ کلمہٴ (کُن) سے پیدا شدہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف پہنچا دیا تھا اور وہ اس کی طرف سے روح ہیں۔ اور جنت برحق ہے اور دوزخ بھی برحق ہے (جو شخص یہ گواہی دے گا) اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا، خواہ اس کا عمل جیسا بھی ہوگا۔'' [متفق علیہ]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ) [مسلم:۲۹]

''جس آدمی نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم حرام کردی ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(يَاابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلاَ أُبَالِيْ ، يَاابْنَ آدَمَ ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَ لاَ أُبَالِيْ ، يَا ابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقِرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لاَ تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقِرَابِهَا

مَغْفِرَةً)[رواہ الترمذی : ٣٥٤٠ وصححہ الألبانی]

’’اے ابن آدم! اگر تو صرف مجھے پکارتا رہے اور تمام امیدیں مجھ سے وابستہ رکھے تو میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا خواہ تم سے جو بھی گناہ سرزد ہوا ہو اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اور اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم مجھ سے معافی طلب کرلو تو میں تمھیں معاف کردونگا اور میں کوئی پرواہ نہیں کرونگا۔ اور اگر تو میرے پاس زمین کے برابر گناہ لیکر آئے، پھر تمھاری مجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے تھے تو میں زمین کے برابر تجھے مغفرت سے نوازوں گا۔‘‘

(۱۸۲) موت کی کیفیت کے متعلق

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث

میں اِس رسالے کا خاتمہ درج ذیل حدیث سے کرتا ہوں کیونکہ اس میں بہت بڑی نصیحت ہے۔ اِس امید کے ساتھ کہ شاید اللہ تعالی ہم سب کو اس سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنے کی توفیق دے!

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کا جنازہ لے کر نکلے، ہم قبرستان میں پہنچے تو ابھی اس کیلئے لحد تیار نہیں کی گئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد یوں پرسکون ہو کر بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین میں کچھ کرید رہے تھے۔ اِس

دوران آپ ﷺ کبھی آسمان کی طرف دیکھتے اور کبھی زمین پر دیکھتے۔ آپ ﷺ نے تین بار اوپر نیچے دیکھا۔ پھر فرمانے لگے: "تم عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔" آپ ﷺ نے تین بار فرمایا، پھر آپ ﷺ نے تین بار یہ دعا کی:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) "اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک بندۂ مومن جب دنیا سے منقطع ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے سفید چہرے والے فرشتے اس کی طرف نازل ہوتے ہیں۔ اُن کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ جنت کے کفنوں میں سے ایک کفن اور جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہوتی ہے۔ وہ اس سے حدِ نگاہ تک دور بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت (علیہ السلام) آتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتا ہے: اے پاک روح! تو اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا کی طرف نکل۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی روح یوں نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا ایک قطرہ بہہ نکلتا ہے۔ پھر وہ (فرشتہ) اسے وصول کر لیتا ہے۔[ایک روایت میں ہے کہ جب اس کی روح نکلتی ہے تو زمین و آسمان کے درمیان اور اسی طرح آسمان پر جتنے فرشتے ہوتے ہیں سب اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں، آسمان کے دروازے اس کیلئے کھول دئے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر متعین فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کے راستے سے اوپر لے جایا جائے] پھر جب ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو وہ فرشتے جو اس کیلئے جنت سے کفن اور خوشبو لے کر آتے ہیں اور دور بیٹھے

ہوتے ہیں وہ پلک جھپکتے ہی اس کے پاس آ جاتے ہیں اور ملک الموت سے اس کی روح کو لے لیتے ہیں اور اسے جنت کے کفن اور خوشبو میں لپیٹ دیتے ہیں۔ یہی معنی ہے اللہ کے اس فرمان کا:

﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لاَ يُفَرِّطُوْنَ﴾[الأنعام: ٦١] یعنی ''اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔''

اور اس کی روح سے زمین پر پائی جانے والی سب سے اچھی کستوری کی خوشبو پھوٹ نکلتی ہے.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ اسے لے کر (آسمان کی طرف) اوپر جاتے ہیں اور وہ جتنے فرشتوں کے پاس سے گذرتے ہیں سب کہتے ہیں: یہ کتنی پاکیزہ روح ہے! تو وہ جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے۔ وہ اسے سب سے اچھے نام کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جس کے ساتھ وہ اس کا دنیا میں تذکرہ کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتے اس کیلئے دروازہ کھلواتے ہیں ، چنانچہ ان کیلئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر ہر آسمان پر اللہ کے سب سے مقرب فرشتے اسے الوداع کہنے کیلئے دوسرے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے ساتویں آسمان تک لے جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے کی کتاب علیین میں لکھ دو:

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ٭ كِتَابٌ مَّرْقُوْمٌ ٭ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ﴾

[المطففين: ١٩۔٢١]

یعنی '' تجھے کیا پتہ کہ علیین کیا ہے! وہ تو لکھی ہوئی کتاب ہے، مقرب فرشتے

اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''

لہذا اس کی کتاب علیین میں لکھ دی جاتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اسے زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں نے انھیں اسی سے پیدا کیا ہے، میں انھیں اسی میں لوٹاؤں گا اور ایک بار پھر انھیں اسی سے اٹھاؤں گا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک کافر بندہ (ایک روایت میں فاجر کا لفظ ہے) جب دنیا سے منقطع ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے سخت دل اور مضبوط اور سیاہ چہروں والے فرشتے اس کی طرف نازل ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ جہنم کا ایک ٹاٹ ہوتا ہے۔ وہ اس سے حد نگاہ تک دور بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت (علیہ السلام) آتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتا ہے: اے ناپاک روح! تو اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف نکل۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں ادھر ادھر جاتی ہے تو ملک الموت اسے یوں کھینچتا ہے جیسے گوشت بھوننے والی سیخ کو تر اُون سے کھینچا جائے۔ اس سے اس کی رگیں اور آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ پھر زمین و آسمان کے درمیان اور اسی طرح آسمان پر جتنے فرشتے ہوتے ہیں سب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور آسمان کے دروازے اس کیلئے بند کر دئے جاتے ہیں۔ اور ہر دروازے پر متعین فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کے راستے سے اوپر نہ لے جایا جائے۔ پھر جب ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو وہ فرشتے جو اس کیلئے جہنم سے ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور دور بیٹھے ہوتے ہیں وہ پلک جھپکتے ہی اس کے پاس آ جاتے ہیں اور ملک الموت سے اس کی روح کو لے لیتے ہیں اور

اسے اس ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں۔ اس کی روح سے زمین پر پائی جانے والے کسی مردہ جانور کی سب سے گندی بد بو پھوٹ نکلتی ہے۔ پھر وہ اسے لے کر (آسمان کی طرف) اوپر جاتے ہیں اور وہ جتنے فرشتوں کے پاس سے گذرتے ہیں وہ سب کہتے ہیں: یہ کتنی ناپاک روح ہے! تو وہ جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے۔ وہ اسے سب سے برے نام کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جس کے ساتھ دنیا میں اس کا تذکرہ کیا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو فرشتے اس کیلئے دروازہ کھلواتے ہیں لیکن اس کیلئے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ﴾ [الأعراف: ۴۰]

یعنی "ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل ہو جائے۔"

چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے: اس کی کتاب سجین (سب سے نچلی زمین) میں لکھ دو۔ پھر کہا جاتا ہے: اسے زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں نے انھیں اسی سے پیدا کیا ہے، میں انھیں اسی میں لوٹاؤں گا اور ایک بار پھر انھیں اسی سے اٹھاؤں گا۔ تو اس کی روح کو آسمان سے زمین کی طرف پھینک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے جسم میں واپس آ جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴾ [الحج: ۳۱]

"اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا، اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز جگہ پر پھینک دے گی۔"

چنانچہ اس کی روح کو اس کے جسم میں واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔ تو اس کے ساتھی جب اسے دفن کرنے کے بعد واپس پلٹ رہے ہوتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے جھڑک کر بٹھا دیتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں: تمھارا رب کون ہے؟

وہ جواب دیتا ہے: ہائے مصیبت، ہائے مصیبت میں نہیں جانتا۔

پھر وہ پوچھتے ہیں: تمھارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے مصیبت، ہائے مصیبت میں نہیں جانتا۔

پھر وہ کہتے ہیں: وہ آدمی کون ہے جسے تم میں نبی بنا کر بھیجا گیا؟

تو اسے آپ ﷺ کا نام یاد نہیں آتا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں: محمد ﷺ؟

وہ کہتا ہے: ہائے مصیبت، ہائے مصیبت میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں سے سنا تھا کہ وہ آپ ﷺ کا تذکرہ کرتے تھے۔

تو کہا جاتا ہے: تم نے نہ معلوم کیا اور نہ قرآن پڑھا۔ پھر آسمان سے ایک نداء آتی ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے، لہذا اس کیلئے جہنم کا بستر بچھا دو اور اس کیلئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چنانچہ اسے جہنم کی بد بو اور گرم ہوا آتی ہے اور اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی دونوں طرف کی پسلیاں باہم مل جاتی ہیں۔ اس کے پاس ایک بدصورت شخص آتا ہے جس کا لباس انتہائی بدنما ہوتا ہے اور اس

سے بہت گندی بد بو پھوٹ رہی ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے: تمھیں اس چیز کی خوشخبری ہو جو تمھارے لئے بری ہے۔ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ تو وہ کہتا ہے: اور تمھیں بھی اللہ تعالی بدی ہی کی خوشبری دے۔ تم کون ہو؟ تمھارا چہرہ تو وہ چہرہ ہے جو شر ہی کو لاتا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے: میں تمھارا برا عمل ہوں اور اللہ کی قسم ہے میں نے تمھیں ہمیشہ اس حالت میں دیکھا کہ تم نیکی کے کام میں دیر کیا کرتے تھے اور اللہ کی نافرمانی بہت جلدی کرتے تھے۔ سو اللہ تعالی تمھیں برا بدلہ دے۔ پھر اس پر ایک اندھے، بہرے اور گونگے کی ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے جس کے ہاتھ میں ایک لوہے کی سلاخ ہوتی ہے۔ اگر وہ اسے ایک پہاڑ پر مارے تو وہ مٹی ہو جائے۔ پھر وہ اس کے ساتھ اسے مارتا ہے یہاں تک کہ وہ مٹی ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالی اسے پہلی حالت میں کر دیتا ہے۔ وہ پھر اسے اس کے ساتھ مارتا ہے جس سے وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ جسے جن وانس کے سوا کائنات کی ہر چیز سنتی ہے۔ بعد ازاں اس کیلئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جہنم ہی کا ایک بستر اس کیلئے بچھا دیا جاتا ہے۔ تو وہ دعا کرتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم نہ کر۔'' [رواه الإمام أحمد، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، وصححه ابن القيم في إعلام الموقعين، ووافقهم الألباني، وسقته هنا عن كتابه [أحكام الجنائز ص ۱۹۸ ط۔ مكتبة المعارف] كما ساقه رحمه الله من طرق متعددة]

تم بعون الله وفضله

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

ہماری دعوت

قرآنِ کریم اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت کی طرف رجوع اور سلف صالحین کے راستے پر چلتے ہوئے قرآن وسنت کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا

مسلمانوں کو ان کے دین حق سے آشنا کرانا، انھیں دین کے ارشادات اور احکامات پر عمل کرنے کی طرف بلانا، نیز ان مسائل وآداب سے آراستہ ہونے کی طرف دعوت دینا جو ان کے لیے رضائے الٰہی کی ضمانت دیتے ہیں اور ان کی خوش نصیبی اور عزت وعظمت کو یقینی بناتے ہیں

مسلمانوں کو شرک تمام صورتوں سے ڈرانا، بدعات، غیر اسلامی افکار ونظریات اور منکر وموضوع اَحادیث سے انھیں باخبر کرنا جن سے دین اسلام کا جمال بگڑ کر رہ گیا ہے اور مسلمانوں کی ترقی و پیش قدمی رک گئی ہے

اِسلامی قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے آزاد اسلامی سوچ کو زندہ کرنا، اسے فعال اور متحرک بنانا اور اس بے حسی اور کاہلی کو ختم کرنا جس نے بہت سارے مسلمانوں کی عقلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے اور انھیں اسلام کے صاف وشفاف چشمے سے دور کر دیا ہے

اِسلامی زندگی کی تجدید، اسلامی معاشرے کی تعمیر اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کے عملی نفاذ کی جدوجہد

یہی ہماری دعوت ہے:

اور ہم تمام مسلمانوں کو اس امانت کے اُٹھانے اور اسے ادا کرنے میں اپنی تائید وتقویت کی طرف بلاتے ہیں۔ اس طرح وہ خود بھی ان شاءاللہ ترقی سے ہمکنار ہوں گے اور اسلام کے عالمگیر مشن کی نشرواشاعت بھی ہوگی۔